

”قبرِ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یاد و زخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا“



قبر میں آنے والا دوست



- ❶ وفادار کون؟ 11
- ❷ موت کو یاد کرنے کا فائدہ 27
- ❸ قبر کو جہنم کا گڑھا بنانے والے اعمال 35
- ❹ عذابِ قبر سے محفوظ رہنے والے خوش نصیب 89
- ❺ سود خور کی ہلاکت 56
- ❻ لوٹ کے مال سے حج کرنے والے کا انجام 47

”قبرِ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یادِ دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا“

(التَّوْبَةُ وَالتَّوْبَةُ ج ۴ ص ۲۰۱، الحديث ۴۱۵)

قبر میں آنے والا دوست

پیش کش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ اصلاحی کتب)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

قبر میں آنے والا دوست

نام کتاب:

مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ اصلاحی کتب)

پیش کش:

۸ محرم الحرام ۱۴۳۲ھ بمطابق ۱۴ دسمبر ۲۰۱۰ء

سن طباعت:

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ (کراچی)

ناشر:

تصدیق نامہ

حوالہ:-----

تاریخ:-----

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد المرسلين وعلى آله واصحابه اجمعين

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب

”قبر میں آنے والا دوست“

(مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر مجلس تفتیش کتب و رسائل کی جانب سے نظر ثانی کی کوشش

کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے عقائد، کفریہ عبارات، اخلاقیات، فقہی مسائل اور عربی عبارات وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر ملاحظہ کر لیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذمہ مجلس پر نہیں۔

مجلس تفتیش کتب و رسائل (دعوت اسلامی)

2010 - 12 - 14

E.mail:ilmia26@dawateislami.net

مَدَنی التَّجَاوُز: کسی اور کو یہ کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

”عذاب قبر برحق ہے“ کے 13 حُرُوف کی نسبت سے اس کتاب

کو پڑھنے کی ”13 نیتیں“

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِهِ ۝ مسلمان کی نیت

اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (المعجم الكبير للطبرانی، الحديث: ۲۴۹۵، ج ۶، ص ۵۸۱)

دو مَدَنی پھول: ﴿۱﴾ بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

﴿۲﴾ جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

﴿۱﴾ ہر بار حمد و ﴿۲﴾ صلوٰۃ اور ﴿۳﴾ تَعُوْذُ و ﴿۴﴾ تَسْمِیَہ سے آغاز کروں

گا۔ (اسی صفحہ پر اوپر دی ہوئی دو عربی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیتوں پر عمل ہو جائے گا)

﴿۵﴾ حَتَّى الْوُسْعِ اس کا باؤ ضو اور ﴿۶﴾ قَبْلَهُ رُومُطْلَعہ کروں گا ﴿۷﴾ قرآنی آیات اور

﴿۸﴾ احادیثِ مبارکہ کی زیارت کروں گا ﴿۹﴾ جہاں جہاں ”اللہ“ کا نام پاک آئے

گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور ﴿۱۰﴾ جہاں جہاں ”سرکار“ کا اِسْمِ مبارک آئے گا وہاں صَلَّی اللہ تعالیٰ

علیہ والہ وسلم پڑھوں گا۔ ﴿۱۱﴾ شرعی مسائل سیکھوں گا۔ ﴿۱۲﴾ اگر کوئی بات سمجھ نہ آئی

تو علماء سے پوچھ لوں گا ﴿۱۳﴾ کتابت وغیرہ میں شرعی غلطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر

مُطَّلَع کروں گا (مصنف یا ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اغلاط صرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
 اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

المدینۃ العلمیۃ

از: بانی دعوتِ اسلامی، عاشقِ اعلیٰ حضرت، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرت علامہ
 مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الحمد لله على احسانه وبفضل رسوله صلى الله تعالى عليه وسلم
 تبليغ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ”دعوتِ اسلامی“ نیکی کی دعوت،
 احیائے سنت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مصمم رکھتی ہے،
 ان تمام امور کو بحسن و خوبی سرانجام دینے کے لئے متعدد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا
 ہے جن میں سے ایک مجلس ”المدینۃ العلمیۃ“ بھی ہے جو دعوتِ اسلامی
 کے علماء و مفتیانِ کرام کثرہم اللہ تعالیٰ پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی

اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

- | | |
|--|--------------------|
| (۱) شعبۂ کتبِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ | (۲) شعبۂ درسی کتب |
| (۳) شعبۂ اصلاحی کتب | (۴) شعبۂ تراجم کتب |
| (۵) شعبۂ تفتیش کتب | (۶) شعبۂ تخریج |

”المدینۃ العلمیۃ“ کی اولین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت

اِمَامِ اَہْلِ سُنَّتِ، عَظِیْمِ الْبَرَکَتِ، عَظِیْمِ الْمَرْتَبَةِ، پِر وَا نْہُ شَمْعِ رِسَالَتِ، مُجَدِّدِ دِیْنِ
وِ مِلَّتِ، حَامِیِ سُنَّتِ، مَاحِیِ بَدْعَتِ، عَالِمِ شَرِیْعَتِ، پِیْرِ طَرِیْقَتِ، بَاعِثِ خَیْرِ وَ بَرَکَتِ،
حَضْرَتِ عَلَآمَہِ مَوْلِیْنَا الْحَاجِ الْحَافِظِ الْقَارِی شَاہِ اِمَامِ اَحْمَد رَضَا خَان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ
الرَّحْمٰنِ کی گراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حَتّٰی الْوُسْعِ سہل
اُسْلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اس علمی، تحقیقی اور
اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی
کُتُب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیں۔

اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ ”دُعوتِ اسلامی“ کی تمام مجالس بِشُمُولِ ”الْمَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَّة“ کو
دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عمل خیر کو زیورِ
اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا
شہادت، جَنّتِ الْبَقِیْعِ میں مَدَن اور جَنّتِ الْفَرْدَوْس میں جگہ نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

فہرس

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
33	ابھی سے تیاری کر لیجئے	9	درویش شریف کی فضیلت
35	جنت کا باغ یا جہنم کا گڑھا	11	وفادار کون؟
35	قبر کو جہنم کا گڑھا بنانے والے اعمال	12	ہم کس پر مہربان ہیں؟
35	چغل خوری	13	پیچھے کیا چھوڑا؟
36	قبر میں آگ بھڑک رہی تھی	14	اہل و عیال کو اپنا سب کچھ سمجھنے والے
37	غیبت	14	اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے والا بد نصیب
38	غیبت کسے کہتے ہیں؟	15	قیامت کے دن اہل و عیال کا دعویٰ
38	اکثریت غیبت کی پلیٹ میں ہے	16	کیوں روتے ہو؟
39	نماز نہ پڑھنا	18	عمل نے کام آنا ہے
40	سیاہ خچر نما بچھو	19	مردے کی حسرت!
41	والدین کی نافرمانی	20	نیک و بد دونوں کو حسرت ہوگی
42	ریکنے والا لگدھا	21	ہم بھی تمہارے پیچھے آنے والے ہیں
43	کن باتوں میں اطاعت کی جائے گی؟	21	دھوکے میں نہ رہئے
43	زکوٰۃ نہ دینے کا وبال	23	قبر کی پکار
45	گنج سانسپ گلے میں ڈال دیا جائے گا	24	تنہائی ہی کافی ہے
45	عذابات کا دردناک نقشہ	25	دنیا سے جانے والوں کو یاد کیجئے
47	زکوٰۃ کس پر فرض ہے؟	26	ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
47	لوٹ کے مال سے حج کرنے والے کا انجام	27	موت کو یاد کرنے کا فائدہ
47	شراب، زنا، غیبت، جھوٹی قسمیں کھانا	27	اپنی موت کو یاد کیجئے
48	اور روزہ نہ رکھنا	29	ہم پر کیا گزرے گی؟
49	شرابی کا انجام	30	مردے کے صدمے
49	خزیر نما مردہ	32	قبر والے کس پر رشک کرتے ہیں؟

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
66	بدعتیگی سے توبہ	50	آگ کی کیلیں
69	مسجد روشن کرنے کی فضیلت	50	آگ کی پلیٹ میں
70	مریض کی عیادت	50	جوانی میں توبہ کا انعام
70	عیادت کے مدنی پھول	51	پیشاب سے نہ بچنا
71	مریض کے لئے ایک دعا	51	ملاوٹ کرنے کی سزا
71	مدنی انعامات اور عیادت	52	ملاوٹ کا شرعی حکم
73	سورۃ ملک پڑھنے کا انعام	54	غسل جنابت میں تاخیر
73	قبر میں سورۃ ملک پڑھی جا رہی تھی	54	غسل جنابت میں تاخیر کب حرام ہے؟
74	قبر میں فرشتہ قرآن پڑھائے گا	55	جنابت کی حالت میں سونے کے احکام
74	سورۃ بلس شریف کی برکت	56	سودخور کا انجام
74	سورۃ سجدہ شفاعت کرے گی	57	مردہ اٹھ بیٹھا
75	سورۃ زلزال پڑھنے کی برکتیں	58	ماں سے زنا کرنے والا
76	سورۃ اخلاص پڑھنے کا فائدہ	58	پیٹ میں سانپ
76	شب جمعہ کا دُرود	59	مسجد میں ہنسنا
76	قبر کی غم گسار	59	لذت پر نہیں ہلاکت پر نظر رکھئے
77	تہجد کا نور	61	قبر کو جنت کا باغ بنانے والے اعمال
78	ایک ہزار انوار	62	نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ وغیرہ
79	نیکی کی دعوت	63	مجھے نماز پڑھنے دو
	مُتَّبِعِينَ کی قبریں اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ	64	قبر میں نماز پڑھنے والے بزرگ
79	جگمگائیں گی	64	دو اندھیرے دور ہوں گے
80	دنیا میں مصیبت اٹھانا	65	خوشبودار قبر
80	لوگوں کو تکلیف نہ پہنچانے کا انعام	65	قبر میں تلاوت کرنے والے بزرگ
81	ایصالِ ثواب	66	صبر کے انوار

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
91	قبر میں خوشخبری پانے والوں کی حکایات	81	زندوں کا تحفہ
91	کلمہ شہادت کی تصدیق کرنے والے کی بخشش ہوگئی	82	”کرم“ کے تین حروف کی نسبت سے ایصالِ ثواب کی 3 حکایات
93	اذان کے جواب کی فضیلت	82	باغِ صدقہ کر دیا
93	3 کروڑ 24 لاکھ نیکیاں کمائیے	82	فسادی کی مغفرت
94	اذان و اقامت کے جواب کا طریقہ	83	روزانہ ایک قرآن پاک ایصالِ ثواب کرنے والا نوجوان
96	سورہ کہف کی تلاوت کی برکت	84	صدقہ دینے سے قبر کی گرمی دور ہوتی ہے
97	قبر میں لائبریری	84	راہِ خدا میں خرچ کیجئے
97	شیخین کے دیوانے کی نجات	85	اپنے صدقات و دعوتِ اسلامی کو دیجئے
97	اولیاء کے نام لیوا کی نجات	86	ختم نہ ہونے والے 7 اعمال
98	پیشک مجھے دو جنتیں عطا کی گئیں	86	علمِ قبر میں ساتھ رہے گا
100	درجات میں فرق	86	اولاد کو علمِ دین سکھانے کی برکت
101	مفتی دعوتِ اسلامی کی جب قبر کھلی	87	مسلمان کے دل میں خوشی داخل کرنے کا ثواب
104	قبر میں میت کے ساتھ تبرکات رکھئے	87	کسی کے دل میں خوشی داخل کرنے کے چند کام
	حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وصیت	88	عذابِ قبر سے محفوظ رہنے والے خوش نصیب
104	تبرکات رکھنے کا طریقہ	89	شہید عذابِ قبر سے محفوظ رہتا ہے
105	قبر پر تلقین کا طریقہ	90	پیٹ کے مرض میں مرنے والا
106	قبر پر اذان دیجئے	90	جمعہ کے دن فوت ہونے والا
107	کفن کیلئے تین انمول تحفے	91	قبر میں وحشت نہ ہوگی
109	ماخذِ مراجع		
111	المدينة العلمية کی کتب و رسائل		

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قبر میں آنے والا دوست

شیطان آپ کو لاکھ سُستی دلائے مگر آپ یہ کتاب پڑھ لیجئے،
قبر و حشر کی تیاری کا ذہن بنے گا، ان شاء اللہ عزَّوَجَلَّ

دُرود شریف کی فضیلت

بے چین دلوں کے چین، رحمتِ دارین، تاجدارِ حرمین، سرورِ کونین

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رحمتِ نشان ہے: جب جمعرات کا دن آتا ہے
اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فرشتوں کو بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم
ہوتے ہیں وہ لکھتے ہیں، کون یومِ جمعرات اور شبِ جمعہ مجھ پر کثرت

سے دُرود پاک پڑھتا ہے۔ (کنز العمال ج ۱ ص ۵۲۔ حدیث ۴۷۱۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مَزُوٰی

ہے کہ ایک دن ثور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، سلطانِ بحر و بر صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ
وَسَلَّم نے صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے دریافت فرمایا: ”تم جانتے ہو کہ تمہاری، تمہارے

اہل و عیال، مال اور اعمال کی مثال کیسی ہے؟“ عَرَضَ کِ: ”اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُوْا یعنی

اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اور اس کا رسول صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہتر جانتے ہیں۔“ ارشاد فرمایا:

”تمہاری تمہارے اہل و عیال، مال اور اعمال کی مثال اُس شخص کی طرح ہے جس کے تین بھائی ہوں، جب اُس کی موت کا وقت قریب آئے تو وہ اپنے تینوں بھائیوں کو بلائے اور ایک سے کہے: ”تم میری حالت دیکھ رہے ہو، یہ بتاؤ کہ تم میرے لئے کیا کر سکتے ہو؟“ وہ جواب دے: ”میں تمہارے لیے اتنا کر سکتا ہوں کہ فسی الحال تمہاری تیمارداری کروں، تمہارے ساتھ رہ کر تمہاری حاجات و ضروریات کو پورا کروں پھر جب تمہارا انتقال ہو جائے تو تمہیں غسل دے کر کفن پہناؤں اور لوگوں کے ساتھ مل کر تمہارا جنازہ اٹھاؤں کہ کبھی میں کندھا دوں تو کبھی کوئی اور شخص، جب (تمہیں دفن کر کے) واپس آؤں تو جو کوئی تمہارے بارے میں پوچھے اُس کے سامنے تمہاری بھلائی ہی بیان کروں۔“ یہ بھائی درحقیقت اُس شخص کے اہل و عیال ہیں۔ یہ فرمانے کے بعد سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے صحابہ کرام علیہم الرضوان سے پوچھا: ”اس کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟“ عرض کی: ”یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! ہم اس میں کوئی بھلائی نہیں پاتے۔“ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے کلام جاری رکھتے ہوئے ارشاد فرمایا: پھر وہ اپنے دوسرے بھائی سے کہے: ”تم بھی میری حالت دیکھ رہے ہو، میرے لئے کیا کر سکتے ہو؟ تو وہ جواب میں کہے: ”میں اُس وقت تک تمہارا ساتھ دوں گا جب تک تم زندہ ہو، جو نہی تم دُنیا سے رخصت ہو گے ہمارے راستے جدا ہو جائیں گے کیونکہ تم قبر میں پہنچ جاؤ گے اور میں یہیں دُنیا میں رہ جاؤں گا۔“ یہ بھائی اصل میں اُس شخص کا مال ہے، اس کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ صحابہ کرام

عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ نے عرض کی: ”یارسولَ اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! ہم اسے بھی اچھا نہیں سمجھتے۔“ مَدَنی آقا صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے مزید ارشاد فرمایا: پھر وہ شخص اپنے تیسرے بھائی سے کہے: ”یقیناً تم بھی میری حالت دیکھ رہے ہو اور تم نے میرے اہل و عیال اور مال کا جواب بھی سُن لیا ہے، بتاؤ تم میرے لئے کیا کر سکتے ہو؟“ وہ اُسے تسلی دیتے ہوئے کہے: ”میرے بھائی! میں تو قَبْر میں بھی تمہارے ساتھ رہوں گا اور تمہیں وحشت سے بچاؤں گا اور جب یومِ حساب آئے گا تو میں تیرے میزان میں جا بیٹھوں گا اور اُسے وَزَن دار کر دوں گا۔“ یہ اُس کا عمل ہے، اس کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ نے عرض کی: ”یارسولَ اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! یہ تو بہت اچھا دوست ہے۔“ خُصُورِ پُر نور، شَافِعِ یَوْمِ النُّشُورِ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”الْأَمْرُ هَكَذَا یعنی یہی حقیقت ہے۔“ (کنز العمال، کتاب الموت، ج ۱۵، ص ۳۱۸)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّی اللہ تعالیٰ علی محمد

وفادار کون؟

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ ہمارے آقا، مَکّی مَدَنی مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ایک آسان مثال کے ذریعے عمل کی اہمیت کو بیان فرمایا۔ یقیناً مال، اہل و عیال اور اعمال میں سے ہمارا سب سے وفادار دوست

”عمل“ ہے جو قبر و حشر میں بھی ہمارا مددگار ہوگا۔

تُو اپنی موت کو مت بھول کر سامان چلنے کا زمیں کی خاک پر سونا ہے اینٹوں کا سر ہانا ہے نہ بلی ہو سکے بھائی نہ بیٹا باپ تے مائی تُو کیوں پھرتا ہے سودائی عمل نے کام آنا ہے

ہم کس پر مہربان ہیں؟

انسان وفادار دوست کا قدر دان اور اُسی پر زیادہ مہربان ہوتا ہے، اسی بات کے پیشِ نظر ہمیں زیادہ اہمیت ”قبر و حشر میں کام آنے والے دوست“ یعنی عمل کو دینی چاہئے تھی مگر افسوس! ایسا نہیں ہے، ہم میں سے کچھ لوگ مال کو زیادہ اہم سمجھتے ہیں حالانکہ یہ اس وقت تک ہمارا ساتھ دیتا ہے جب تک ہماری سانسیں بحال ہیں، آنکھیں بند ہوتے ہی ہمیں چھوڑ کر ہمارے وارثوں کے پاس چلا جاتا ہے اور قبر میں ”پھوٹی گوڑی“ بھی ہمارے ساتھ نہیں جاتی کیونکہ کفن میں تھیلی ہوتی ہے نہ قبر میں تجوری! ضروریاتِ زندگی کی تکمیل کے لئے مال کی اہمیت سے انکار نہیں مگر آج ہماری غالب اکثریت مال و دولت کی مَحَبَّت میں ایسی گرفتار ہے کہ زیادہ سے زیادہ مال کمانے کی دُھن میں حرام و ناجائز ذرائع بے دریغ استعمال کئے جاتے ہیں مثلاً رشوت اور سود کا لین دین کیا جاتا ہے، ذخیرہ اندوزی کی جاتی ہے، زمینوں پر قبضے کئے جاتے ہیں، لوگوں کے قرضے دبائے جاتے ہیں، امانت میں خیانت کی جاتی ہے، وقف کے اموال میں خُر و برد کی جاتی ہے، چوری کی جاتی ہے، ڈاکہ مارا جاتا ہے، چٹھیاں بھیج کر لوگوں سے مَحَبَّت وصول کیا جاتا ہے، مالداروں کو تالوان کی خاطر اغوا کیا جاتا ہے، اَلْغَرَضِ تجوری کو روپے پیسے اور سونا چاندی سے بھرنے کے لئے نامہ اعمال کو خوب

گناہوں سے بھرا جاتا ہے۔ ایسا کرنے والوں کے دل و دماغ پر حرص و لالچ کا اتنا غلبہ ہو جاتا ہے کہ انہیں یہ احساس تک نہیں ہوتا کہ ایک دن سب یہیں چھوڑ جانا ہے، جیسا کہ

پیچھے کیا چھوڑا؟

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے: ”جب کوئی شخص مر جاتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں کہ اس نے آگے کیا بھیجا؟ اور لوگ پوچھتے ہیں: اس نے پیچھے کیا چھوڑا؟“ (شعب الایمان، الحدیث ۱۰۴۷۵، ج ۷، ص ۳۲۸)

مُفَسِّرِ شَہِیْرِ حَکِیْمُ الْأُمّتِ حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: ”یعنی مرتے وقت اُس کے وارثین تو چھوڑے ہوئے مال کی فکر میں ہوتے ہیں کہ کیا چھوڑے جا رہا ہے؟ اور جو ملائکہ (یعنی فرشتے) اس کی قبضِ رُوح وغیرہ کے لیے آتے ہیں وہ اُس کے اعمال و عقائد کا حساب لگاتے ہیں۔“ (مراۃ المناجیح، ج ۷، ص ۸۴)

دولتِ دنیا کے پیچھے تُو نہ جا آخرت میں مال کا ہے کام کیا
دل سے دنیا کی مَحَبّت دور کر دل نبی کے عشق سے معمور کر
لندن و پیرس کے سنے چھوڑ دے
بس مدینہ ہی سے رشتہ جوڑ لے

(وسائلِ بخشش، ص ۳۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اہل و عیال کو اپنا سب کچھ سمجھنے والے

ہم دُنیا میں تھا آئے تھے اور تنہا ہی لوٹ جائیں گے، لیکن اس دنیا میں ہم تنہا نہیں رہتے بلکہ بہت سے افراد مثلاً ماں باپ، بہن بھائی، بیوی بچے، عزیز واقارب اور دوست احباب وغیرہ ہماری زندگی کا حصہ ہوتے ہیں، وہ ہمارا اور ہم ان کا خیال رکھتے ہیں اور رکھنا بھی چاہئے کیونکہ شریعت نے بھی ان کے حقوق بیان کئے ہیں۔ فطری طور پر ہمیں ان سے مَحَبَّت ہوتی ہے مگر اکثر لوگ اپنے اہل و عیال کی مَحَبَّت میں ایسا گم ہو جاتے ہیں کہ پھر انہیں قبر یاد رہتی ہے نہ میدانِ محشر، جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ مُؤَدِّنِ نَمَاز کے لئے بُلَا رہا ہوتا ہے مگر یہ گھر والوں سے خوش گپیوں میں ایسے مگن ہوتے ہیں کہ بھری حُفْل چھوڑ کر مسجد کا رُخ کرنے کو ان کا جی نہیں چاہتا، ان کے بچوں کا کسی کے بچوں سے جھگڑا ہو جائے تو اپنی اولاد کا قُصُور ہونے کے باوجود معافی مانگنے کے بجائے تُو تکار بلکہ مار دھاڑ پر اُتر آتے ہیں، شریعت عورت سے پردے کا تقاضا کرتی ہے مگر یہ اپنے شوہر کو راضی رکھنے کے لئے بے پردگی کا اشتہار بن کر رہ جاتی ہے، اسی طرح بعض نادان اپنے گھر والوں کی فرمائشیں اور ضرورتیں پوری کرنے کے لئے مالِ حرام کا وبال بھی اپنے سر لے لیتے ہیں جو کہ سراسر خسارے کا سودا ہے، چنانچہ

اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے والا بدنصیب

ہمارے پیارے آقا، تمام نبیوں کے سُرُور، دو جہاں کے تاجِوِ رِصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ مومن کو اپنا دین

بچانے کے لئے ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ اور ایک غار سے دوسری غار کی طرف بھاگنا پڑے گا تو اس وقت روزی اللہ عزَّوَجَلَّ کی ناراضی ہی سے حاصل کی جائے گی پھر جب ایسا زمانہ آجائے گا تو آدمی اپنے بیوی بچوں کے ہاتھوں ہلاک ہوگا، اگر اس کے بیوی بچے نہ ہوں تو وہ اپنے والدین کے ہاتھوں ہلاک ہوگا، اگر اس کے والدین نہ ہوئے تو وہ رشتہ داروں اور پڑوسیوں کے ہاتھوں ہلاک ہوگا۔“ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ نے عرض کی: ”یا رسول اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! وہ کیسے؟“ فرمایا: ”وہ اُسے مال کی کمی کا طعنہ دیں گے تو آدمی اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے والے کاموں میں مصروف کر دے گا۔“ (تو گویا انہیں کے ہاتھوں ہلاک ہوا)

(الترغیب والترہیب، کتاب الادب، باب فی العزلة لمن لایا من... الخ رقم ۱۶، ج ۳، ص ۲۹۹)

اپنے گھر والوں کو حرام کما کر کھلانے والوں کو سنبھل جانا چاہئے کہ میدانِ محشر میں کہ جہاں ایک ایک نیکی کی سخت حاجت ہوگی، یہی ”اپنے“ اس سے کیا سلوک کریں گے؟ یہ جاننے کے لئے نیچے دی گئی روایت بار بار پڑھئے، چنانچہ

قیامت کے دن اہل و عیال کا دعویٰ

مروی ہے کہ مرد سے تعلق رکھنے والوں میں پہلے اس کی زوجہ اور اس کی اولاد ہے، مگر یہ سب (یعنی بیوی، بچے قیامت میں) اللہ عزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کریں گے: ”اے ہمارے رب عزَّوَجَلَّ! ہمیں اس شخص سے ہمارا حق لے کر دے، کیونکہ اس نے کبھی ہمیں دینی اُمور نہیں سکھائے اور یہ ہمیں حرام کھلاتا تھا جس کا ہمیں علم نہیں

تھا۔“ چنانچہ اُس شخص سے اُن کا بدلہ لیا جائے گا۔“ ایک اور روایت میں ہے کہ ”بندے کو میزبان کے پاس لایا جائے گا، فرشتے پہاڑ کے برابر اس کی نیکیاں لائیں گے تو اس سے اس کے عیال کی خبر گیری اور خدمت کے بارے میں سوال ہوگا اور مال کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ کہاں سے حاصل کیا؟ اور کہاں خرچ کیا؟ حتیٰ کہ اُس کے تمام اعمال اُن کے مطالبات میں خرچ ہو جائیں گے اور اس کے لئے کوئی نیکی باقی نہیں رہے گی، اُس وقت فرشتے آواز دیں گے: ”یہ وہ شخص ہے جس کی نیکیاں اس کے اہل و عیال لے گئے اور وہ اپنے اعمال کے ساتھ گروی ہے۔“

(قوت القلوب، باب ذکر التزویج الخ، ج ۲ ص ۴۷۸، ۴۷۹)

ہماری بگڑی ہوئی عادتیں نکل جائیں ملے گناہوں کے امراض سے شفا یارب
 رہیں بھلائی کی راہوں میں گامزن ہر دم کریں نہ رُخ مرے پاؤں گناہ کا یارب
 (وسائلِ بخشش، ص ۵۶)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

کیوں روتے ہو؟

ایک شخص شدید بیمار تھا، ایسا لگتا تھا کہ دنیا میں کچھ ہی دیر کا مہمان ہے۔ اس کے بچے، زوجہ اور ماں باپ اور گرد کھڑے آنسو بہا رہے تھے۔ اس نے اپنے والد سے پوچھا: ”ابا جان! آپ کو کس چیز نے رُلا یا؟“ کہنے لگے: ”میرے جگر کے ٹکڑے! جدائی کا غم رُلا رہا ہے، تمہارے مرنے کے بعد ہمارا کیا بنے گا؟“ اس شخص

نے اپنی والدہ سے پوچھا: ”پیاری امی جان! آپ کیوں رو رہی ہیں؟“ ماں نے جواب دیا: ”میرے لال! دنیا سے تیری رخصتی کا سوچ کر رو رہی ہوں، میں تیرے بغیر کیسے رہ پاؤں گی؟“ پھر اپنی بیوی سے پوچھا: ”تمہیں کس چیز نے رونے پر مجبور کیا؟“ اس نے بھی کہا: ”میرے سرتاج! آپ کے بغیر ہماری زندگی اچیرن ہو جائے گی، جدائی کا غم میرے دل کو گھائل کر رہا ہے، آپ کے بعد میرا کیا بنے گا؟“ پھر اپنے روتے ہوئے بچوں کو قریب بلایا اور پوچھا: ”میرے بچو! تمہیں کس چیز نے رُلایا ہے؟“ بچے کہنے لگے: ”آپ کے وصال کے بعد ہم یتیم ہو جائیں گے، ہمارے سر سے باپ کا سایہ اٹھ جائے گا، آپ کے بعد ہمارا کیا بنے گا؟“ ان سب کی یہ باتیں سن کر وہ شخص کہنے لگا: ”تم سب اپنی دنیا کے لئے رو رہے ہو تم میں سے ہر شخص میرے لئے نہیں بلکہ اپنا نفع ختم ہو جانے کے خوف سے رو رہا ہے، کیا تم میں سے کوئی ایسا بھی ہے جسے اس بات نے رُلایا ہو کہ مرنے کے بعد قبر میں میرا کیا حال ہوگا، عنقریب مجھے وحشت ناک، تنگ و تاریک قبر میں چھوڑ دیا جائے گا، کیا تم میں سے کوئی اس بات پر بھی رویا کہ مجھے مرنے کے بعد مُنْكَرِ نَکِیْر (یعنی قبر میں سوالات کرنے والے فرشتوں) سے واسطہ پڑے گا! کیا تم میں سے کوئی اس خوف سے بھی رویا کہ مجھے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کے سامنے حساب و کتاب کے لئے کھڑا کیا جائے گا! آہ! تم میں سے کوئی بھی میری اُخروی پریشانیوں کی وجہ سے نہیں رویا بلکہ ہر ایک اپنی دنیا کی وجہ سے رو رہا ہے۔“ اس گفتگو کے کچھ ہی دیر بعد اس کی رُوحِ قَقْسِ عُنْصَرِی سے پرواز کر گئی۔

(عیون الحکایات ص ۸۹ ملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت میں ہمارے لئے عبرت ہی عبرت ہے کہ وہ اہل و عیال جن کے عیش و آرام کے لئے ہم اپنی نیندیں قربان کر دیتے ہیں، جنہیں آسائش دینے کے لئے ہم بڑی خوشی سے مشقتیں برداشت کرتے ہیں، جن کی راحتوں کے لئے ہم خود کو غموں کے حوالے کر دیتے ہیں، جو نہی ہمارا سفر زندگی ختم ہوتا ہے انہیں ہماری نہیں اپنی فکر ستانے لگتی ہے کہ اس کے جانے کے بعد ہمارا کیا بنے گا؟ کاش وہ یہ بھی سوچتے کہ مرنے کے بعد اس کا کیا بنے گا؟ اور ہمارے لئے دعائے مغفرت والیصالِ ثواب کی کثرت کرتے۔

جبکہ پیکِ اجل روح لے جایگا جسم بے جاں تڑپ کر ٹھہر جایگا
لحد میں کوئی تیری نہیں آئے گا تجھ کو دفنا کے ہر اک پلٹ جائے گا
(وسائلِ بخشش، ص ۳۵۵)

عمل نے کام آنا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دوسروں کی دُنیاروشن کرنے کے لئے اپنی قبر میں اندھیرا مت کیجئے، دولت و مال اور اہل و عیال کی مَحَبَّت میں نیکیاں چھوڑیئے نہ گناہوں میں پڑیئے کہ ان سب کا ساتھ تو آنکھ بند ہوتے ہی چھوٹ جائے گا جبکہ نیکیاں ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ قَبْر و آخرت بلکہ دنیا میں بھی کام آئیں گی، مگر افسوس! کہ آج ہماری اکثریت کی تو انا نیاں صبح سے لے کر شام تک اپنی دُنیوی زندگی کو ہی بہتر سے بہتر اور مزیدار بنانے کی دوڑ دھوپ میں صرف ہو رہی ہیں، سامانِ آخرت کی فکر بہت کم دکھائی

دیتی ہے، یاد رکھئے! نیک اعمال کی قدر آج نہیں تو کل ضرور معلوم ہو جائے گی مگر اس وقت سوائے حسرت کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا، جیسا کہ

مُردے کی حسرت!

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 32 صفحات پر مشتمل رسالے ”قبر کا امتحان“ کے صفحہ 4 پر شیخِ طریقت امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ نقل کرتے ہیں: حضرت سیدنا عطاء بن یسار رَضِیَ اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ”جب میت کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو سب سے پہلے اُس کا عمل آ کر اسکی بائیں ران کو حرکت دیتا اور کہتا ہے: میں تیرا عمل ہوں۔ وہ مُردہ پوچھتا ہے: ”میرے بال بچے کہاں ہیں؟ میری نعمتیں، میری دولتیں کہاں ہیں؟“ تو عمل کہتا ہے: ”یہ سب تیرے پیچھے رہ گئے اور میرے سوا تیری قبر میں کوئی نہیں آیا۔“ وہ مُردہ حسرت سے کہتا ہے: ”اے کاش! میں نے اپنے بال بچوں، اپنی نعمتوں اور دولتوں کے مقابلے میں تجھے ترجیح دی ہوتی کیونکہ تیرے سوا میرے ساتھ کوئی نہیں آیا۔“

(شرح الصدور، باب ضمة القبر لکل احد، ص ۱۱۱، ۱۱۲)

گھپ اندھیری قبر میں جب جائے گا بے عمل! بے انتہا گھبرائے گا
کام مال و زر وہاں نہ آئے گا غافلِ انساں یاد رکھ کچھتائے گا

(وسائلِ بخشش، ص ۳۷۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نیک و بد دونوں کو حسرت ہوگی

محبوبِ ربِّ ذوالجلال، صاحبِ جو دو نوال، پیکرِ حسن و جمال صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جو بھی یہاں سے مر کر جاتا ہے نادیم ضرور ہوتا ہے۔ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ نے عرض کی: ”یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! ندامت کس بات کی؟ فرمایا: اگر وہ نیک ہو تو نادیم ہوتا ہے کہ کاش کچھ اور نیکی کر لیتا اور اگر خطا کار ہو تو ندامت اور حسرت کرتا ہے کہ وہ (گناہوں سے) کیوں باز نہ آیا۔

(جامع الترمذی، کتاب الزہد، باب ما جاء فی ذہاب البصر، الحدیث ۲۴۱۱، ج ۴، ص ۱۸۱)

مُفَسِّرِ شَہِیرِ حَکِیمِ الْأُمَمَاتِ حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان ”مراۃ المناجیح“ جلد 7 کے صفحہ 378 پر اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: لہذا ہر شخص کو چاہیے کہ موت سے پہلے زندگی کو، بیماری سے پہلے تندرستی کو، مشغولیت سے پہلے فراغت کو غنیمت جانے جتنا موقع ملے (نیکی) کر گزرے۔

اُترتے چاند ڈھلکی چاندنی جو ہو سکے کر لے اندھیرا پا کھاتا ہے یہ دودن کی اُجالی ہے
اس دنیا کا ایک ہی پھیرا مڑ نہیں آنا دُوبی وار جو کرنا ہے کر لے یار! ہو جا سمجھدار
حتیٰ کہ اگر کوئی شخص اپنی ساری زندگی سجدہ سُجود میں گزار دے وہ یہ کہے گا کہ
میری عمر اور زیادہ کیوں نہ ہوئی کہ میں سجدے سُجود اور زیادہ کر لیتا اور آج اس سے بھی
او نچا درجہ پاتا! اس فرمان میں کفار اور گنہگار سب داخل ہیں، کفار کو شرمندگی ہوگی کہ
ہم مسلمان کیوں نہ بنے؟ گنہگاروں کو شرمندگی ہوگی، ہم نیکو کار پر ہیزگار کیوں نہ

بنے؟ گناہوں سے باز کیوں نہ آئے، مگر کفار کو اس وقت کی یہ ندامت کام نہ دے گی۔ (مراۃ المناجیح، ج ۷، ص ۳۷۸)

ہم بھی تمہارے پیچھے آنے والے ہیں

ٹیٹھے ٹیٹھے اسلامی بھائیو! اس دُنیا میں روزانہ متعدد دُپے پیدا ہوتے ہیں تو کچھ انسان یہاں سے رخصت بھی ہوتے ہیں، یوں آنا جانا لگا رہتا ہے، اس لئے یہ سمجھنا نادانی ہے کہ ہم ہمیشہ دوسروں کے جنازے ہی دیکھتے رہیں گے، بھولے مت! ایک دن وہ بھی آئے گا کہ ہمارا بھی جنازہ اٹھایا جائے گا۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہ تعالیٰ عنہ جب کوئی جنازہ دیکھتے تو فرماتے: ”چلو ہم بھی تمہارے پیچھے آئیے“ ہیں۔“ (البدایۃ والنہایۃ، سنۃ ستین من الهجرة، ج ۸، ص ۶۱۶) واقعی آئے دن اُٹھنے والے

جنازے ہمارے لئے خاموش مبلغ کی حیثیت رکھتے ہیں۔

جنازہ آگے آگے کہہ رہا ہے اے جہاں والو

مرے پیچھے چلے آؤ تمہارا رہنما میں ہوں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دھوکے میں نہ رہئے

بُجوں بُجوں دن، مہینے اور سال گزرتے جا رہے ہیں زندگی ہم سے دور اور موت

قریب تر ہوتی چلی جا رہی ہے، لہذا اپنی سانسوں کو غنیمت جانئے اور گناہوں سے توبہ

کر کے نیکیاں کمانے میں مصروف ہو جائیے، کتنے ہی لوگ ایسے ہیں جو آنے والے

کل کے مُنتَظِر ہوتے ہیں کہ ”یہ کریں گے وہ کریں گے“ پھر وہ ”کل“ تو آتا ہے مگر اس کا انتظار کرنے والے اپنی قُبُر میں اُتر چکے ہوتے ہیں، جیسا کہ حضرت سیدنا منصور بن عمار علیہ رحمۃ اللہ الغفار نے ایک نو جوان کو نصیحت کرتے ہوئے کہا: ”اے نو جوان! تجھے تیری جوانی دھوکے میں نہ ڈالے، کتنے ہی جوان ایسے تھے جنہوں نے توبہ میں تاخیر کی اور لمبی لمبی اُمیدیں باندھ لیں، موت کو بھلا کر یہ کہتے رہے کہ کل توبہ کر لیں گے، پرسوں توبہ کر لیں گے یہاں تک کہ اسی غفلت کی حالت میں انہیں موت آ گئی اور وہ اندھیری قُبُر میں جاسوئے، انہیں ان کے مال، غلاموں، اولاد اور ماں باپ نے کوئی فائدہ نہ دیا، فرمانِ الہی ہے:

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ ﴿٩٨﴾ ترجمہ کنز الایمان: جس دن نہ مال کام آئے گا نہ بیٹے مگر وہ جو اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے حضور حاضر ہوا سلامت دل لے کر۔ (پ ۱۹، اشعراء: ۹۸)

(مکاشفۃ القلوب، باب فی العشق، ص ۴۳)

آہ! ہر لمحہ گنہ کی کثرت و بھرمار ہے غلبہٴ شیطان ہے اور نفسِ بد اطوار ہے زندگی کی شام ڈھلچکی جا رہی ہے ہائے نفس! گرم روز و شب گناہوں کا ہی بس بازار ہے

(وسائلِ بخشش، ص ۴۷)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

قبر کی پُکار

محترم نبی، مکی مدنی، محبوب ربّ غنی صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ”قبر روزانہ پکار کر کہتی ہے کہ میں مسافرت کا گھر ہوں، میں تنہائی کا گھر ہوں، میں مٹی کا گھر ہوں اور میں کیڑوں کا گھر ہوں۔“ جب مؤمن بندہ دنیا جاتا ہے تو قبر کہتی ہے: ”مَرْحَبَا! تُو اپنے ہی گھر آیا! میری پیٹھ پر چلنے والوں میں سے تم مجھے زیادہ محبوب ہو، آج جب تم میرے حوالے کر دیئے گئے ہو تو تم عنقریب دیکھو گے میں تم سے کیا (اچھا) سلوک کرتی ہوں۔“ چنانچہ قبر اس کے لئے حدِ نگاہ تک کُشادہ ہو جاتی ہے اور اس کیلئے جنت کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ مگر جب گنہگار یا کافر آدمی دفن کیا جاتا ہے تو قبر کہتی ہے: ”نہ تو تجھے مبارک ہو اور نہ ہی یہ تیرا گھر ہے۔ میری پیٹھ پر چلنے والوں میں سے میرے نزدیک تو سب سے بُرا ہے، آج جب کہ تو میرے سپرد کیا گیا تو عنقریب تُو دیکھے گا میں تیری کیسی خبر لیتی ہوں!“ یہ کہہ کر قبر اُسے اس طرح دباتی ہے کہ مُردے کی پسلیاں ایک دوسرے میں پیوست ہو جاتی ہیں۔ راوی کہتے ہیں: یہ بات فرماتے ہوئے رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں ڈالا، پھر فرمایا: ”اس کیلئے ستر اُڑدھے مُسلَّط کر دیئے جاتے ہیں کہ اگر ان میں سے ایک بھی زمین پر پھونک مار دے تو رہتی دنیا تک زمین سے کچھ نہ اُگے، یہ اُڑدھے اُسے دُستے اور نوچتے رہیں گے یہاں تک کہ اسے حساب کے لئے لے جایا جائے۔“

(جامع الترمذی، کتاب صفة القيامة، الحديث ۸۶۴۲، ج ۴، ص ۸۰۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہائے ہمارا کیا بنے گا! ہم تو اپنی قبر کو یکسر بھولے ہوئے ہیں۔ فَتَحُ الْبَارِی میں ہے: ”إِنَّ الْبِرْزَخَ مُقَدَّمَةُ الْآخِرَةِ“ یعنی بے شک برزخِ آخرت کی پیش گوئی ہے۔“ (فتح الباری، کتاب الادب، تحت الحدیث ۶۰۵۵، ج. ۱، ۳۹۹، آہ!) ہماری غفلت کہ نزع کی سختیوں، قبر کے اندھیروں، اس میں موجود کیڑے مکوڑوں، منکر نکیر کے سخت لہجے میں کئے جانے والے سوالوں، بوسیدہ ہو جانے والی ہڈیوں، عذابِ قبر کی شدتوں سے آگاہ ہونے کے باوجود نیکیاں کمانے کی جستجو نہیں کرتے!

گو پیش نظر قبر کا پُر ہول گڑھا ہے افسوس مگر پھر بھی یہ غفلت نہیں جاتی
اے رحمتِ کونین! کہینے پہ کرم ہو ہائے! نہیں جاتی بُری خصلت نہیں جاتی

(وسائلِ بخشش، ص ۱۳۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تنہائی ہی کافی ہے

بالفرض اگر قبر میں کوئی عذاب نہ بھی ہو تو تنگ و تاریک قبر میں طویل عرصے تک تنہا رہنا ہی شدید آزمائش ہے کیونکہ ہماری نازک مزاجی کا تو یہ عالم ہے کہ اگر ہمیں تمام تر سہولیات و آسائشات سے آراستہ و پیراستہ عالیشان بنگلے یا کوٹھی میں کچھ دنوں کے لئے تنہا قید کر دیا جائے تو گھبرا جائیں۔

کہہ رہی ہے شاہوں سے قبر کی یہ تنہائی
تاج و تخت کے مالک آج کیوں اکیلے ہیں

دُنیا سے جانے والوں کو یاد کیجئے

شیخ طریقت امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں: ”میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کبھی کبھی تنہائی میں دل کو ہر طرح کے دُنیاوی خیالات سے پاک کر کے اپنے اُن دوستوں، رشتے داروں کو یاد کیجئے جو وفات پا چکے ہیں، اپنے قُرب و جوار میں رہنے والے فوت شدگان میں سے ایک ایک کو یاد کیجئے اور تصوّر رہی تصوّر میں ان کے چہرے سامنے لائیے اور خیال کیجئے کہ وہ کس طرح دنیا میں اپنے اپنے منصب و کام میں مشغول تھے، لمبی لمبی اُمیدیں باندھے دُنیاوی تعلیم کے ذریعے مستقبل کی بہتری کیلئے کوشاں تھے اور ایسے کاموں کی تدبیر میں لگے تھے جو شاید سالہا سال تک مکمل نہ ہو سکیں، دُنیاوی کاروبار کیلئے وہ طرح طرح کی تکلیفیں اور مشقتیں برداشت کیا کرتے تھے، وہ صرف اِس دنیا ہی کیلئے کوششوں میں مصروف تھے، اِسی کی آسائشیں انہیں محبوب اور اِسی کا آرام انہیں مرغوب تھا۔ وہ یوں زندگی گزار رہے تھے گویا انہیں کبھی مرنا ہی نہیں، چُنانچہ وہ موت سے غافل، خوشیوں میں بدمست اور کھیل تماشوں میں مگن تھے۔ ان کے گفن بازار میں آچکے تھے لیکن وہ اس سے بے خبر دنیا کی رنگینوں میں گم تھے۔ آہ! اِسی بے خبری کے عالم میں انہیں یکا یک موت نے آلیا اور وہ قبروں میں پہنچا دیئے گئے۔ اُن کے ماں باپ غم سے بڑھال ہو گئے، اُن کی بیوائیں بے حال ہو گئیں، اُن کے بچے پلکتے رہ گئے، مستقبل کے حسین خوابوں کا آئینہ چکنا چور ہو گیا۔ اُمیدیں ملیا میٹ ہو گئیں، اُن کے کام اَدھورے رہ گئے، دنیا کے لئے اُن کی سب محنتیں رائیگاں گئیں۔ وُرشاء اُن کے اموال تقسیم کر کے مزے سے کھا رہے ہیں اور

اُن کو بھول چکے ہیں۔

جب اس بزم سے اٹھ گئے دوست اکثر اور اٹھتے چلے جا رہے ہیں برابر
یہ ہر وقت پیش نظر جب ہے منظر یہاں پر تڑا دل بہلتا ہے کیونکر
جلہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے

یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

(دورانِ محل، ص ۱۷)

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دن اور رات گویا دو سواریاں ہیں جن پر ہم باری
باری سوار ہوتے ہیں، یہ سواریاں مسلسل اپنا سفر جاری رکھے ہوئے ہیں اور ہمیں موت کی
منزل پر پہنچا کر ہی دم لیں گی، کیا کبھی آپ نے غور کیا کہ ہم دن کے گزرنے اور رات
کے کٹنے پر بہت خوش ہوتے ہیں حالانکہ ہماری زندگی کا ایک دن یا ایک رات کم ہو جاتی
ہے اور ہم موت کے مزید قریب ہو جاتے ہیں، ہماری حیثیت تو اُس بلب کی سی ہے جس
کی ساری چکا چوند اور توانائی پلاسٹک کے ایک بٹن میں چھپی ہوتی ہے، اُس بٹن پر پڑنے
والا انگلی کا ہلکا سا دباؤ اس کی روشنیاں گل کر دیتا ہے، اسی طرح موت کا وقت آنے پر ہمارا
چاک چوبند جسم اتنا بے بس ہو جاتا ہے کہ ہم اپنی مرضی سے ہاتھ بھی نہیں ہلا سکتے، اگرچہ
یہ طے ہے کہ ایک دن ہمیں بھی مرنا ہے مگر ہم نہیں جانتے کہ موت میں کتنا وقت باقی ہے؟
کیا معلوم کہ آج کا دن ہماری زندگی کا آخری دن یا آنے والی رات ہماری زندگی کی

آخری رات ہو! بلکہ ہمارے پاس تو اس کی بھی ضمانت نہیں کہ ایک کے بعد دوسرا سانس لے سکیں گے یا نہیں؟ کیونکہ سانس پھینچنے والوں میں جاتے اور باہر نکلتے وقت انسان کے اختیار میں نہیں ہوتا اور نہ ہی اس پر اعتبار کیا جاسکتا ہے، عین ممکن ہے کہ جو سانس ہم لے رہے ہیں وہی آخری ہو دوسرا سانس لینے کی نوبت ہی نہ آئے! کیا خبر یہ سطور پڑھنے کے دوران ہی ملک الموت علیہ السلام ہماری رُوح قبض فرمائیں! آئے دن یہ خبریں ہمیں سُننے کو ملتی ہیں کہ فلاں اسلامی بھائی اچھے خاصے تھے، بظاہر انہیں کوئی مرض بھی نہ تھا، لیکن اچانک ہارٹ فیل ہو جانے کی وجہ سے چند منٹ کے اندر اندر اُن کا انتقال ہو گیا، یونہی کسی بھی لمحے ہمیں اس دُنیا سے رخصت ہونا پڑ سکتا ہے کیونکہ جو رات قبر میں گزرنی ہے وہ باہر نہیں گزر سکتی۔

بوقتِ نزعِ سلامت رہے مرا ایماں

مجھے نصیب ہو کلمہ ہے التجا یارب (وسائلِ بخشش، ص ۵۵)

موت کو یاد کرنے کا فائدہ

حضرت سیدنا انس بن مالک رَضِيَ اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جسے موت کی یاد خوفزدہ کرتی ہے قبر اس کے لئے جنت کا باغ بن جائے گی۔“

(جمع الجوامع، الحدیث ۳۵۱۶، ج ۲، ص ۱۴)

اپنی موت کو یاد کیجئے

ذرا تھوڑی نگاہ سے دیکھئے کہ میری موت کا وقت آن پہنچا ہے، مجھ پر غش

طاری ہو چکی ہے، لوگ بے بسی کے عالم میں مجھے موت کے منہ میں جاتا ہوا دیکھ رہے ہیں مگر کچھ کر نہیں سکتے، نزع کی سختیاں بھی شروع ہو گئیں مگر میں اپنی تکلیف کسی کو بتا نہیں سکتا کیونکہ ہر وقت چہکنے والی زبان اب خاموش ہو چکی ہے، سخت پیاس محسوس ہو رہی ہے مگر کسی سے دو گھونٹ پانی نہیں مانگ سکتا، اسی دوران کوئی مجھے تلقین کرنے (یعنی میرے سامنے کلمہ پاک پڑھنے) لگا، پھر رفتہ رفتہ سامنے کے مناظر دُھندلے ہونے لگے، گلے سے خرخر اہٹ کی آوازیں آنا شروع ہو گئیں اور بالآخر روح نے جسم کا ساتھ چھوڑ دیا یعنی میرا انتقال ہو گیا۔ عزیز واقارب پر گریہ طاری ہو گیا۔ اہل و عیال مثلاً بیوی بچوں، بہن بھائی، ماں باپ وغیرہ کی آنکھیں شدت غم سے نم ہیں۔ کسی نے آگے بڑھ کر میری آنکھیں بند کر دیں، پاؤں کے دونوں انگوٹھے اور دونوں جبروں کو کپڑے کی پٹی سے باندھ کر مجھ پر چادر اوڑھادی گئی۔ میری موت کے اعلانات ہونے لگے، رشتہ داروں اور دوستوں کو اطلاعات دی جانے لگیں۔ کچھ لوگ میری تکفین و تدفین کے انتظامات میں لگ گئے۔ غسل کا انتظام ہونے پر مجھے تختہ غسل پر لٹا کر غسل دیا گیا اور کفن پہنا کر میری میت آخری دیدار کے لئے رکھ دی گئی۔ میرے چاہنے والوں نے آخری مرتبہ مجھے دیکھا کہ یہ چہرہ اب دنیا میں دوبارہ ہمیں دکھائی نہ دے گا، گھر کی فضا سو گوار ہے اور درودیوار پر اُداسی چھائی ہوئی ہے۔ پھر میرے ناز اٹھانے والوں نے میرا جنازہ اپنے کندھوں پر اٹھا لیا اور جنازہ گاہ کی طرف بڑھنا شروع ہو گئے۔ وہاں پہنچ کر میری نماز جنازہ ادا کی گئی اور میرے جنازے کا رخ اُس قبرستان کی طرف کر دیا گیا جہاں مجھے اپنی زندگی میں رات کے وقت تنہا آنے کی ہمت نہیں ہوتی تھی مگر اب نہ جانے کتنی راتیں اس

قبرستان میں گزاری ہو گی! یہ وہی قبرستان ہے جو اپنے نئے مکینوں کا منتظر ہوتا ہے، جہاں پر انسانوں کے ساتھ ان کی خواہشات بھی دفن ہو جاتی ہیں۔ لوگوں نے میری لاش کو چار پائی سے اٹھا کر اُس قبر میں منتقل کر دیا جس کے بارے میں حدیث پاک میں آیا کہ جنت کا ایک باغ ہے.. یا.. دوزخ کا گڑھا! (التَّزْهِيبُ وَالتَّزْهِيبُ ج ۴ ص ۲۰۱، الحدیث ۴۱۱۵) قبر پر مٹی ڈال کر جب میرے ساتھ آنے والے لوٹ کر چلے تو میں نے اُن کے قدموں کی چاپ سنی، اُن کے جانے کے بعد قبر مجھ سے ہم کلام ہوئی اور کہنے لگی: اے آدمی! کیا تُو نے میرے حالات نہ سُنے تھے؟ کیا میری تنگی، بدبو، ہولناکی اور کیڑوں سے تجھے نہیں ڈرایا گیا تھا؟ اگر ایسا تھا تو پھر تُو نے کیا تیاری کی؟

قبر میں مجھ کو لٹا کر اور مٹی ڈال کر چل دیئے ساتھی نہ پاس اب کوئی رشتے دار ہے خواب میں بھی ایسا اندھیرا کبھی دیکھا نہ تھا جیسا اندھیرا ہماری قبر میں سرکار ہے (وسائلِ بخشش، ص ۷۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہم پر کیا گزرے گی؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! انسان کے دو گھر ہوتے ہیں: ایک زمین کے اوپر اور ایک زمین کے اندر (یعنی قبر)، آج ہم اپنے گھر کو آرام دہ و پرسکون بنانے کے لئے کیسے کیسے جتن کرتے ہیں، اندھیرے کو دور کرنے کے لئے جگہ جگہ بلب روشن کرتے ہیں، گرمی میں ٹھنڈک کے لئے ریئر کنڈیشنر (Air conditioner) اور سردی کے موسم میں سردی سے بچنے کے لئے ہیٹر (Heater) تک لگواتے ہیں، بجلی چلی جائے تو متبادل

انتظام کے طور پر جزیٹر اور یو۔ پی۔ ایس (ups) تیار رکھتے ہیں، مگر ایک دن سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر خالی ہاتھ دوسرے گھر یعنی قبر میں منتقل ہو جائیں گے۔ سوچئے تو سہی اُس وقت ہم پر کیا گزرے گی جب قبر کی وحشتوں، گہری تاریکیوں اور اجنبی ماحول کی اداسیوں میں تنہا ہوں گے، کوئی ہمدرد نہ مددگار، کسی کو بلا سکیں نہ خود کہیں جاسکیں، ہم پر کیسی گھبراہٹ طاری ہوگی! ۱۔

اندھیرا کاٹ کھاتا ہے اکیلے خوف آتا ہے تو تنہا قبر میں کیونکر رہوں گا یا رسول اللہ
 نکیرین امتحان لینے کو جب آئیگیے ثُبت میں جوابات اُن کو آقا کیسے دوں گا یا رسول اللہ
 برائے نام درو سر سہا جاتا نہیں مجھ سے عذاب قبر کیسے سہ سکوں گا یا رسول اللہ
 یہاں چیونٹی بھی تڑپا دے مجھے تو قبر کے اندر شہا پچھو کے ڈنک کیسے سہوں گا یا رسول اللہ
 (وسائلِ بخشش، ص ۱۴۰)

مُر دے کے صدمے

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ ”فیضانِ سنت“ جلد 2 کے 499 صفحات پر مشتمل باب، ”غیبت کی تباہ کاریاں“ صفحہ 67 پر ہے:
 :اول تو موت کے صدمے کا تصوّر ہی جان کو گھلانے والا ہے اور اوپر سے خدا و مصطفیٰ
 عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ناراضی کی صورت میں عذاب ہوا تو کیسے
 برداشت ہو سکے گا! مُر دے کے صدمے کا نقشہ کھینچتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ
 حضرت، امامِ اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے

ہیں: وہ موت کا تازہ صدمہ اٹھائے ہوئے رُوح (کہ نکلنے وقت) جس کا ادنیٰ جھٹکا سُو
 ضربِ شمشیر (یعنی تلوار کے سوار) کے برابر، جس کا صدمہ ہزار ضربِ تیغ (یعنی تلوار کے
 ہزار وار) سے سخت تر، بلکہ ملک الموت (علیہ السلام) کا دیکھنا ہی ہزار تلوار کے صدمے
 سے بڑھ کر۔ وہ نئی جگہ، وہ نئی تنہائی، وہ ہر طرف بھیا نک بے کسی چھائی، اس پر وہ
 نکیرِین (یعنی منکر نکیر) کا اچانک آنا، وہ سخت ہیبت ناک صورتیں دکھانا کہ آدمی دن کو
 ہزاروں کے مجمع میں دیکھے تو حواسِ بجا نہ رہیں، کالا رنگ، نیلی آنکھیں دیگوں کے
 برابر بڑی، اَبَرَق (چمکیلی دھات) کی طرح شعلہ زن، سانس جیسے آگ کی لپٹ، بیل
 کے سینگوں کی طرح لمبے نوک دار کیلے (یعنی اگلے دانت)، زمین پر گھسٹنے سر کے
 پیچیدہ بال، قد و قامت جسم و جسامت بلا و قیامت کہ ایک شانے (یعنی کندھے) سے
 دوسرے (کندھے) تک منزلوں (یعنی بے شمار کلومیٹرز) کا فاصلہ، ہاتھوں میں لوہے کا وہ
 گرز (یعنی ہتھوڑا) کہ اگر ایک بستی کے لوگ بلکہ جن و انس جمع ہو کر اٹھانا چاہیں نہ اٹھا
 سکیں، وہ گرج کرک کی ہولناک آوازیں، وہ دانتوں سے زمین چیرتے ظاہر ہونا، پھر
 ان آفات پر آفت یہ کہ سیدھی طرح بات نہ کرنا، آتے ہی جھنجھوڑ ڈالنا، مُہلّت نہ دینا
 ، کَرَوْتُ جَہْرًا کَتٰی آوازوں میں امتحان لینا۔ وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ اِرْحَمُ
 ضَعْفَنَا يَا كَرِيمُ يَا جَمِيلُ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی نَبِيِّ الرَّحْمَةِ وَاٰلِهِ الْکِرَامِ وَ
 سَاِئِرِ الْاُمَّةِ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ (ترجمہ: اور اللہ (عَزَّ وَجَلَّ) ہمارے لئے کافی
 ہے اور وہ سب سے بڑا کارساز ہے۔ اے کرم فرمانے والے! ہماری کمزوری پر رحم و کرم فرما، اے

رَبِّ جَمِيل! دُرُود وسلام بھیج نئی رحمت (صَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) پر اور ان کی عزت والی آل اور بَقِیَّہ تمام اُمت پر قبول فرما، قبول فرما، اے سب سے زیادہ رحم و کرم فرمانے والے!

(فتاویٰ رضویہ ج ۹ ص ۹۳۴ تا ۹۳۷)

گھُپ اندھیرا ہی کیا وحشت کا بسیرا ہوگا قبر میں کیسے اکیلا میں رہوں گا یا رب!
گر کفن پھاڑ کے سانپوں نے جمایا قبضہ ہائے بربادی! کہاں جا کے چھپوں گا یا رب!
ڈنک مچھر کا بھی مجھ سے تو سہا جاتا نہیں قبر میں نکھو کے ڈنک کیسے سہوں گا یا رب!
گر ٹو ناراض ہوا میری ہلاکت ہوگی ہائے! میں ناچِ تہم میں جلوں گا یا رب!
عفو کر اور سدا کے لئے راضی ہو جا

گر کرم کر دے تو بخت میں رہوں گا یا رب!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہ تعالیٰ علی محمد

(غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۶۷)

قبر والے کس پر رشک کرتے ہیں؟

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے: ”کوئی دن ایسا نہیں کہ جس میں ملک الموت (علیہ السلام) قبرستان میں یہ اعلان نہ کرتے ہوں: ”اے قبر والو! آج تمہیں کن لوگوں پر رشک ہے؟“ تو وہ جواب دیتے ہوئے کہتے ہیں: ”ہمیں مسجد والوں پر رشک ہے کہ وہ مسجدوں میں نماز پڑھتے ہیں اور ہم نماز نہیں پڑھ سکتے۔ وہ روزے رکھتے ہیں اور ہم نہیں رکھ سکتے۔ وہ صدقہ کرتے ہیں اور ہم نہیں کر

سکتے۔ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرتے ہیں اور ہم نہیں کر سکتے۔“ پھر اہل قبر اپنے گزشتہ زمانے پر نادم (یعنی شرمسار) ہوتے ہیں۔“

(الروض الفائق، المجلس الثالث فی ذکر الموت الخ، ص ۲۷)

وہ ہے عیش و عشرت کا کوئی محل بھی جہاں تاک میں ہر گھڑی ہوا بجل بھی
بس اب اپنے اس پہل سے ٹوٹکل بھی یہ جینے کا انداز اپنا بدل بھی
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ابھی سے تیاری کر لیجئے

شیخ طریقت امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ ہمیں قبر و حشر کی تیاری کا ذہن عطا کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! واقعی عَقَلْمُنْد وہی ہے جو موت سے قبل موت کی تیاری کرتے ہوئے نیکیوں کا ذخیرہ اکٹھا کر لے اور سُنتوں کا مَدَنی چراغ قبر میں ساتھ لے جائے اور یوں قبر کی روشنی کا انتظام کر لے، ورنہ قبر ہرگز یہ لحاظ نہ کرے گی کہ میرے اندر کون آیا؟ امیر ہو یا فقیر، وزیر ہو یا اُس کا مُشر، حاکم ہو یا محکوم، افسر ہو یا چیر اسی، سیٹھ ہو یا مُلا زِم، ڈاکٹر ہو یا مریض، ٹھیکیدار ہو یا مزدور۔ اگر کسی کے ساتھ بھی توشہ آخرت میں کمی رہی، نمازیں قصداً اقصاء کیں، رَمَہان شریف کے روزے بلا عذرِ شرعی نہ رکھے، فرض ہوتے ہوئے بھی زکوٰۃ نہ دی، حج فرض تھا مگر ادا نہ کیا، باؤ جو قدرتِ شرعی پردہ نافذ نہ کیا، ماں باپ کی نافرمانی

کی، جھوٹ، غیبت، پُغلی کی عادت رہی، فلمیں، ڈرامے دیکھتے رہے، گانے باجے سنتے رہے، داڑھی منڈواتے یا ایک مٹھی سے گھٹاتے رہے۔ اَلْغَرَضُ خُوبٌ گناہوں کا بازار گرم رکھا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رسول صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ناراضگی کی صورت میں سوائے خسرت و ندامت کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ جس نے فرائض کے ساتھ ساتھ نوافل کی بھی پابندی کی، رَمَضَانُ الْمُبَارَك کے علاوہ نفلی روزے بھی رکھے، کُوپہ کُوپہ، گلی گلی نیکی کی دعوت کی دھو میں چائیں، قرآن پاک کی تعلیم نہ صرف خود حاصل کی بلکہ دوسروں کو بھی دی، چوک دَرَس دینے میں ہچکچاہٹ محسوس نہ کی، گھر دَرَس جاری کیا، سُنّتوں کی تربیت کے مَدَنی قَافِلوں میں باقاعدگی سے سَفَر کرنے کے ساتھ ساتھ دیگر مسلمانوں کو بھی اسکی ترغیب دلائی، روزانہ مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر ماہ اپنے ذمہ دار کو جَمْع کروایا اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے رسول صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے فضل و کرم سے ایمان سلامت لیکر دنیا سے رخصتی ہوئی تو ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی قبر میں حُشر تک رُحْموں کا دریا موجیں مارتا رہے گا اور نورِ مُصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے چشمہ لہراتے رہیں گے۔

قبر میں لہرائیں گے تاحشر چشمہ نور کے

جلوہ فرما ہوگی جب طَلَعَتْ رَسُوْلُ اللہ کی (حدائقِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہ تعالیٰ علی محمد

(بادشاہوں کی بُدایاں، ص ۱۷)

جنت کا باغ یا جہنم کا گڑھا

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مَزَّةٌ عَنِ الْعُیُوبِ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: قبر یا تو جہنم کا گڑھا ہے یا جنت کے باغوں میں سے ایک باغ۔
(الترغیب والترہیب ج ۴ ص ۱۱۸ دارالفکر بیروت)

قبر کو جہنم کا گڑھا بنانے والے اعمال

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یوں تو ہر گناہ عذابِ قبر کا سبب بن سکتا ہے مگر چند ایسی روایات و حکایات ملاحظہ کیجئے جن میں عذابِ قبر میں مبتلا کرنے والے گناہوں کا خصوصیت کے ساتھ ذکر ہے:

(۱) چُفْل خوری

حضرت سیدنا ابن عباس رَضِیَ اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ سرکارِ دو عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے (تو غیب کی خبر دیتے ہوئے) فرمایا: یہ دونوں قُبَرِ والے عذاب دیئے جا رہے ہیں اور کسی بڑی چیز میں (جس سے بچنا دشوار ہو) عذاب نہیں دیئے جا رہے بلکہ ایک تو پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چُفْل خوری کیا کرتا تھا پھر آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کھجور کی تازہ ٹہنی منگوائی اور اسے آدھوں آدھ چیرا اور ہر ایک کی قُبَر پر ایک ایک حصہ گاڑ دیا اور فرمایا: جب تک یہ خشک نہ ہوں تب تک ان دونوں کے عذاب میں تخفیف ہوگی۔

(سُنَنِ النَّسَائِي ص ۱۳ حدیث ۳۱ صَحِيحُ الْبُخَارِي ج ۱ ص ۹۵ حدیث ۲۱۶)

قبر میں آگ بھڑک رہی تھی

حضرت سیدنا عمرو بن دینار علیہ رحمۃ اللہ الفقار کہتے ہیں کہ مدینہ طیبہ میں ایک شخص رہتا تھا جس کی بہن مدینہ کے نواح میں رہتی تھی۔ وہ بیمار ہوئی تو یہ شخص اس کی تیمارداری میں لگا رہا مگر وہ اسی مرض میں انتقال کر گئی۔ اس شخص نے اپنی بہن کی تجہیز و تکفین کا انتظام کیا، جب دفن کر کے واپس آیا تو اُسے یاد آیا کہ وہ رقم کی ایک تھیلی قبر میں بھول آیا ہے۔ اس نے اپنے ایک دوست سے مدد طلب کی دونوں نے جا کر اس کی قبر کھود کر تھیلی نکال لی۔ تو اس نے دوست سے کہا: ”ذرا ہٹنا میں دیکھوں تو سہی میری بہن کس حال میں ہے؟“ اس نے لحد میں جھانک کر دیکھا تو وہاں آگ بھڑک رہی تھی، وہ چپ چاپ واپس چلا آیا اور ماں سے پوچھا: ”کیا میری بہن میں کوئی خراب عادت تھی؟“ ماں نے کہا: تیری بہن کی عادت تھی کہ وہ ہمسایوں کے دروازوں سے کان لگا کر ان کی باتیں سنتی تھی اور چغل خوری کیا کرتی تھی۔“

(مکاشفة القلوب، ص ۷۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لوگوں میں فساد کروانے کے لئے اُن کی باتیں ایک

دوسرے تک پہنچانا چغلی ہے۔ (شرح مسلم للنووی ج ۱، ص ۳۱۱) **چغل خور محبتوں کا چور**

ہے، آج ہمارے معاشرے میں محبتوں کی فضا آلودہ ہونے کا ایک بڑا سبب چغل خوری بھی ہے، لوگوں کے درمیان چغلیاں کھا کر فساد برپا کر کے اپنے کلیجے میں ٹھنڈک محسوس کرنے والے کو کل جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ میں جلنا پڑے گا، اگر کبھی زندگی میں یہ گناہ ہوا ہو تو بہ

کر کے یہ نیت کر لیجئے کہ ہم چغلی کھائیں گے نہ سنیں گے، ان شاء اللہ عزَّوَجَلَّ۔

سنوں نہ فُحش کلامی نہ غیبت و چغلی

تری پسندی باتیں فقط سنا یارب

(وسائلِ بخشش، ص ۵۴)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

(2) غِیْبَت

حضرت سیدنا ابی بکرہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نبیِّ

کریم، رَءُوفٌ رَحِیمٌ عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ التَّسْلِیْمِ کے ساتھ چل رہا تھا اور آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی

عَلِیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میرا ہاتھ تھاما ہوا تھا۔ ایک آدمی آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے

بائیں طرف تھا۔ اسی دوران ہم نے اپنے سامنے دو قبریں پائیں تو نُبُوءَت کے آفتاب

، جناب رسالت مآب صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”ان دونوں کو عذاب ہو رہا

ہے اور کسی بڑے امر کی وجہ سے نہیں ہو رہا، تم میں سے کون ہے جو مجھے ایک ٹہنی لادے۔“

ہم نے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کی تو میں سبقت لے گیا اور ایک

ٹہنی (یعنی شاخ) لے کر حاضر خدمت ہو گیا۔ آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس

کے دو ٹکڑے کر دیئے اور دونوں قبروں پر ایک ایک ٹکڑا رکھ دیا پھر ارشاد فرمایا: ”یہ جب تک

تر (یعنی سبز و تازہ) رہیں گے ان پر عذاب میں کمی رہے گی اور ان دونوں کو غیبت اور

پیشاب کی وجہ سے عذاب ہو رہا ہے۔“ (مسند امام احمد ج ۷ ص ۳۰۴ حدیث ۲۰۳۹۵)

غیبت کسے کہتے ہیں؟

صدر الشریعہ، بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے غیبت کی تعریف اس طرح بیان کی ہے: ”کسی شخص کے پوشیدہ عیب کو اس کی برائی کرنے کے طور پر ذکر کرنا۔“ (بہار شریعت حصہ ۱۶ ص ۱۷۵)

اکثریت غیبت کی لپیٹ میں ہے

شیخ طریقت امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی لکھتے ہیں: ماں باپ، بھائی بہن، میاں بیوی، ساس بہو، سسر داماد، نند بھانج بلکہ اہل خانہ و خاندان نیز استاد و شاگرد، سیٹھ و نوکر، تاجر و گاہک، افسر و مزدور، مالدار و نادار، حاکم و محکوم، دنیا دار و دیندار، بوڑھا ہو یا جوان الغرض تمام دینی اور دنیوی شعبوں سے تعلق رکھنے والے مسلمانوں کی بھاری اکثریت اس وقت غیبت کی خوفناک آفت کی لپیٹ میں ہے، افسوس! صد کروڑ افسوس! بے جا بک بک کی عادت کے سبب آج کل ہماری کوئی مجلس (بیٹھک) عموماً غیبت سے خالی نہیں ہوتی۔

غیبت و پچھلی کی آفت سے بچیں یہ کرم یا مصطفیٰ فرمائیے

ظاہر و باطن ہمارا ایک ہو یہ کرم یا مصطفیٰ فرمائیے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد تُوْبُوْا اِلَی اللہ! اسْتَغْفِرُ اللہ

(غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۲۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غیبت کے بارے میں مزید معلومات اور اس سے

بچنے کا ذہن بنانے کے لئے امیر اہلسنت وامت برکاتہم العالیہ کی کتاب ”غیبت کی تباہ کاریاں“ کا ضرور مطالعہ کیجئے، غیبت کے خلاف اعلانِ جنگ بھی کیجئے کہ ”غیبت کریں گے نہ سُنیں گے، ان شاء اللہ عزَّوَجَلَّ۔“

(3) نماز نہ پڑھنا

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے ”مکتبۃ المدینہ“ کی مطبوعہ 853 صفحات پر مشتمل کتاب ”جہنم میں لے جانے والے اعمال“ جلد اوّل کے صفحہ 444 پر ہے: ”بے نمازی کو قبر میں دی جانے والی سزائیں یہ ہیں (۱) اس کی قبر کو اتنا تنگ کر دیا جائے گا کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں پیوست ہو جائیں گی (۲) اس کی قبر میں آگ بھڑکا دی جائے گی پھر وہ دن رات انگاروں پر لوٹ پوٹ ہوتا رہے گا اور (۳) قبر میں اس پر ایک اثر دھا مسلط کر دیا جائے گا جس کا نام الشَّجَاعُ الْاَقْرَعُ ہے، اس کی آنکھیں آگ کی ہوں گی جبکہ ناخن لوہے کے ہوں گے، ہر ناخن کی لمبائی ایک دن کی مسافت تک ہوگی، وہ میت سے کلام کرتے ہوئے کہے گا: ”میں الشَّجَاعُ الْاَقْرَعُ یعنی گنجا سانپ ہوں۔“ اس کی آواز کڑک دار بجلی کی سی ہوگی، وہ کہے گا: ”میرے رب عزوجل نے مجھے حکم دیا ہے کہ نمازِ فجر ضائع کرنے پر طلوعِ آفتاب کے بعد تک مارتا رہوں اور نمازِ ظہر ضائع کرنے پر عصر تک مارتا رہوں اور نمازِ عصر ضائع کرنے پر مغرب تک مارتا رہوں اور نمازِ مغرب ضائع کرنے پر عشاء تک مارتا رہوں اور نمازِ عشاء تک مارتا رہوں اور نمازِ فجر ضائع کرنے پر فجر تک مارتا رہوں۔“ جب بھی وہ اسے مارے گا تو وہ 70 ہاتھ تک

زمین میں دھنس جائے گا اور وہ قیامت تک اس عذاب میں مبتلا رہے گا۔

(الزواجر عن الکبائر، ج ۱، ص ۲۹۵)

اے فجر کے وقت غفلت کی چادر تان کر گہری نیند سونے والو! ہوش میں آؤ، اے ظہر کے وقت مسجد کا رخ کرنے کے بجائے اپنے کاروبار اور نوکری میں مگن رہنے والو! مرنے کے بعد تمہارے پاس فرصت ہی فرصت ہوگی مگر نیکیاں کرنے کی مہلت ختم ہو چکی ہوگی! عصر اور مغرب کی نماز پر اپنے کام کاج کو ترجیح دینے والو! ایک دن تمہاری زندگی کی شام ڈھل جائے گی، گھر والوں اور یار دوستوں کی بیٹھک میں دل لگا کر عشاء کی نماز چھوڑ دینے والو! گناہوں کی تاریکی تمہاری قبر کو مزید تاریک کر دے گی، اے دنیا کا ہر کام پابندی سے کرنے مگر سالہا سال سے نمازوں سے منہ موڑنے والو! اپنی آخرت کی فکر کرو، اس سے پہلے کہ موت تم سے زندگی چھین لے، جلدی کرو جتنی نمازیں قضا ہوئی ہیں، توبہ بھی کرو اور ان کا حساب لگا کر ادا کر لو۔

سیاہ خَجَرِ نَمَا بِجُھو

منقول ہے، جہنم میں ایک وادی ہے جس کا نام ”لَمْلَم“ ہے، اس میں اونٹ کی گردن کی طرح موٹے موٹے سانپ ہیں، ہر سانپ کی لمبائی ایک ماہ کی مسافت کے برابر ہے۔ جب یہ سانپ بے نمازی کو ڈسے گا تو اُس کا زہر اس کے جسم میں ستر سال تک جوش مارتا رہے گا اور جہنم میں ایک وادی ہے جس کا نام ”جَبُّ الْحُزْنِ“ ہے اس میں کالے خَجَر کی مانند پتھر ہیں۔ اس کے ستر ٹنک ہیں اور

ہر ڈنک میں زہر کی تھیلی ہے۔ وہ پچھو جب بے نمازی کو ڈنک مارتا ہے تو اُس کا زہر اس کے سارے جسم میں سرایت کر جاتا ہے اور اس زہر کی گرمی ایک ہزار سال تک رہتی ہے۔ اس کے بعد اس کی ہڈیوں سے گوشت جھڑتا ہے اور اس کی شرمگاہ سے پیپ بہنے لگتی ہے اور تمام جہنمی اُس پر لعنت بھیجتے ہیں۔

(فُرَّةُ الْعُيُونِ مَعَ الرَّوْضِ الْفَائِقِ ص ۳۸۵، کوئٹہ)

بے نمازی تیری شامت آئیگی قبر کی دیوار بس مل جائیگی
توڑ دیگی قبر تیری پسلیاں دونوں ہاتھوں کی ملیں جوں انگلیاں
عمر میں چھوٹی ہے گر کوئی نماز جلد ادا کر لے تو آ غفلت سے باز
(وسائلِ بخشش، ص ۳۷۷)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ
نماز کے تفصیلی مسائل جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ
499 صفحات پر مشتمل کتاب ”نماز کے احکام“ کا مطالعہ کیجئے۔

(4) والدین کی نافرمانی

حضور نبی پاک، صاحبِ لؤلؤ لاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ”جس نے والدین کی نافرمانی کی اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نافرمانی کی، اور والدین کے نافرمان کو جب قبر میں دفن کر دیا جائے گا تو قبر اس کو اس طرح دبا دے گی کہ اس

کی پسلیاں ٹوٹ پھوٹ کر ایک دوسرے میں پیوست ہو جائیں گی۔“

(حاشیہ اعانة الطالبین، فصل فی الشہادات، ج ۴، ۴۶۲)

رینکنے والا گدھا

حضرت سیدنا عوام بن کوشب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ میں ایک قبیلہ میں گیا، وہاں پر ایک طرف کچھ قبریں تھیں، عصر کے بعد اس قبرستان کی ایک قبر پھٹی اور اس سے ایک شخص نمودار ہوتا جس کا سر گدھے اور جسم انسان کی طرح ہوتا تھا وہ تین بار گدھے کی سی آواز نکال کر پھر قبر میں غائب ہو جاتا تھا۔ میں نے اس بارے میں لوگوں سے دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ یہ شراب کا عادی تھا، جب یہ شراب پیتا تو اس کی ماں کہتی کہ ”بیٹے! اللہ عزوجل سے ڈر!“ تو وہ جواب دیتا: ”تو گدھے کی طرح رینکتی رہتی ہے۔“ پھر عصر کے بعد وہ مر گیا، اب ہر روز عصر کے بعد نکلتا ہے اور تین مرتبہ رینکتا ہے اور پھر غائب ہو جاتا ہے۔

(شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور، باب عذاب القبر، ص ۱۷۲)

اپنے والدین کی شفقتیں، محبتیں اور عنایتیں بھلا کر ان کے سامنے زبان درازی بلکہ دست درازی کی جرأت کرنے والے اس روایت سے عبرت پکڑیں اور قبر و حشر اور دنیا کی پریشانیوں سے بچنے کے لئے جتنی جلدی ہو سکے اپنے والدین سے معافی مانگیں، ہاتھ جوڑ کر پاؤں پکڑ کر رو کر ان کو منالیں اور اگر ماں باپ دونوں یا ان میں سے کوئی ایک فوت ہو چکا ہو تو ہر جمعہ کو ان کی قبر پر حاضری دینے کی کوشش کریں، سرکارِ نامدار، دو عالم کے مالک و مختار، شہنشاہِ ابراہیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کافر مان خوشگوار ہے، جو اپنے ماں باپ دونوں یا ایک کی قبر پر ہر جُمُعہ کے دن زیارت کو حاضر ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے گناہ بخش دے اور ماں باپ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے والا لکھا جائے۔ (نوا در الاصول للترمذی، ص ۴۲ دار صادر بیروت)

کن باتوں میں اطاعت کی جائے گی؟

یاد رہے کہ اطاعت صرف جائز باتوں میں کی جائے گی جیسا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: جائز باتوں میں والدین کی اطاعت فرض ہے اور اگر وہ کسی ناجائز بات کا حکم دیں تو اس میں اُن کی اطاعت جائز نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۲ ص ۷۵۱) مثلاً اگر والدین نماز نہ پڑھنے، فرض روزہ بلا عذر شرعی ترک کرنے یا داڑھی منڈانے کا حکم دیں تو اب اُن کی بات نہ ماننے والے کو نافرمان نہیں کہا جائے گا بلکہ ایسی باتیں ماننے والا شریعت کا نافرمان قرار پائے گا۔

گناہوں سے مجھ کو بچا یا الہی بُری عادتیں بھی چھڑا یا الہی
مطیع اپنے ماں باپ کا کر میں اُنکا ہر اک حکم لاؤں بجا یا الہی
(وسائلِ بخشش ص ۴۷، ۴۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(5) زکوٰۃ نہ دینے کا وبال

حضرت سیدنا محمد بن یوسف فریابی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْہَادِی کہتے ہیں: ”ہم حضرت سیدنا ابی سنان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ساتھ ان کے ہمسائے کی تَعْزِیَّت کے لئے گئے تو دیکھا کہ اس کا بھائی بہت آہ و بکا کر رہا تھا، ہم نے اسے کافی تسلیاں دیں،

صُبْر کی تلقین کی مگر اس کی گریہ وزاری برابر جاری رہی۔“ ہم نے کہا: ”کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ہر شخص کو آخر مر جانا ہے؟“ وہ کہنے لگا: ”یہ صحیح ہے، مگر میں اپنے بھائی کے عذاب پر روتا ہوں۔“ ہم نے پوچھا: ”کیا اللہ تعالیٰ نے تمہیں غیب سے تمہارے بھائی کے عذاب کی خبر دی ہے؟“ کہنے لگا: ”نہیں، بلکہ ہوا یوں کہ جب سب لوگ میرے بھائی کو دفن کر کے چل دیئے تو میں وہیں بیٹھا رہا، میں نے اس کی قبر سے آواز سنی وہ کہہ رہا تھا ”آہ! وہ مجھے تنہا چھوڑ گئے اور میں عذاب میں مبتلا ہوں، میری نمازیں اور روزے کہاں گئے؟“ مجھ سے برداشت نہ ہو سکا، میں نے اس کی قبر کھودنا شروع کر دی تاکہ دیکھوں کہ میرا بھائی کس حال میں ہے؟ جو نہی قبر کھلی، میں نے دیکھا اس کی قبر میں آگ دہک رہی ہے اور اُس کی گردن میں آگ کا طوق پڑا ہوا ہے، میں مَحَبَّت میں دیوانہ وار آگے بڑھا اور اس طوق کو اتارنا چاہا مگر ناکام رہا اور میرا یہ ہاتھ انگلیوں سمیت جل گیا ہے۔“ راوی کا کہنا ہے کہ ہم نے دیکھا واقعی اس کا ہاتھ بالکل سیاہ ہو چکا تھا۔ اس نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا: میں نے اس کی قبر پر مٹی ڈالی اور واپس لوٹ آیا، اب اگر میں نہ روؤں تو اور کون روئے گا؟ ہم نے پوچھا: ”تیرے بھائی کا کوئی ایسا کام بھی تھا جس کے باعث اسے یہ سزا ملی؟“ اس نے کہا: شاید اس لئے کہ وہ اپنے مال کی زکوٰۃ نہیں دیتا تھا۔ (مکاشفۃ القلوب، ص ۷۳ بتصرف)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زکوٰۃ اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک ہے، زکوٰۃ کی ادائی میں مال کی حفاظت، نجاتِ آخرت اور رزق میں برکت جیسے فوائد بھی

پوشیدہ ہیں، مگر کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو ہر وقت مال، مال اور مال کی رٹ لگانے والے فرض ہونے کے باوجود زکوٰۃ ادا نہیں کرتے، ایسوں کو خوب سمجھ لینا چاہئے کہ کل بروز قیامت یہی مال ان کے لئے وبالِ جان بن جائے گا، چنانچہ

گنجا سانپ گلے میں ڈال دیا جائے گا

اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنْزَہٌ عَنِ الْعُیُوبِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جس کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مال دیا اور وہ اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو قیامت کے دن وہ مال گنجے سانپ کی صورت میں کر دیا جائے گا جس کے سر پر دو چتیاں ہوں گی (یعنی دو نشان ہوں گے)، وہ سانپ اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈال دیا جائے گا۔ پھر اس (یعنی زکوٰۃ نہ دینے والے) کی باجھیں پکڑے گا اور کہے گا: ”میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔“

(صحیح البخاری، کتاب الزکوٰۃ، باب اثم مانع الزکوٰۃ، الحدیث ۴۰۳، ج ۱، ص ۴۷۴)

عذابات کا دردناک نقشہ

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن قرآن و حدیث میں بیان کردہ عذابات کا نقشہ کھینچتے ہوئے فرماتے ہیں: ”خلاصہ یہ ہے کہ جس سونے چاندی کی زکوٰۃ نہ دی جائے، روزِ قیامت جہنم کی آگ میں تپا کر اُس سے اُن کی پیشانیاں، کروٹیں، پٹھیں داغی جائیں گی۔ اُن کے سر، پستان پر جہنم کا گرم پتھر رکھیں گے کہ چھاتی توڑ کر شانے سے نکل جائیگا اور شانے کی ہڈی پر رکھیں

گے کہ ہڈیاں توڑتا سینے سے نکل آئے گا، پیٹھ توڑ کر کروٹ سے نکلے گا، گڈی توڑ کر پیشانی سے اُبھرے گا۔ جس مال کی زکوٰۃ نہ دی جائے گی روز قیامت پُرانا خبیث خونخوار اژدہا بن کر اُس کے پیچھے دوڑے گا، یہ ہاتھ سے روکے گا، وہ ہاتھ چبائے گا، پھر گلے میں طوق بن کر پڑے گا، اس کا منہ اپنے منہ میں لے کر چبائے گا کہ میں ہوں تیرا مال، میں ہوں تیرا خزانہ۔ پھر اس کا سارا بدن چبا ڈالے گا۔“ والعیاذ باللہ رب العلمین (فتاویٰ رضویہ تخریج شدہ ج ۱۰ ص ۱۵۳) میرے آقا علی حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ زکوٰۃ نہ دینے والے کو قیامت کے عذاب سے ڈرا کر سمجھاتے ہوئے فرماتے ہیں:

اے عزیز! کیا خدا اور رسول عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرمان کو یونہی ہنسی ٹھٹھا سمجھتا ہے یا (قیامت کے ایک دن یعنی) پچاس ہزار برس کی مدت میں یہ جانکاہ مُصِیبتیں جھیلنی سہل جانتا ہے، ذرا یہیں کی آگ میں ایک آدھ روپیہ (چھوٹا ساسلہ) گرم کر کے بدن پر رکھ کر دیکھ، پھر کہاں یہ خفیف (ہلکی سی) گرمی، کہاں وہ قہر آگ، کہاں یہ ایک ہی روپیہ کہاں وہ ساری عمر کا جوڑا ہوا مال، کہاں یہ منٹ بھر کی دیر کہاں وہ ہزار دن برس کی آفت، کہاں یہ ہلکا سا چپکا (یعنی معمولی ساداغ) کہاں وہ ہڈیاں توڑ کر پار ہونے والا غضب۔ اللہ تعالیٰ مسلمان کو ہدایت بخشنے۔ (ایضاً ص ۱۷۵)

ایک اور مقام پر اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت لکھتے ہیں: غرض زکوٰۃ نہ دینے کی جانکاہ (یعنی انتہائی تکلیف دہ) آفتیں وہ نہیں جن کی تاب آسکے (یعنی طاقت رکھی جاسکے)، نہ دینے والے کو ہزار سال ان سخت عذابوں میں گرفتاری کی اُمید رکھنا چاہئے کہ ضعیف البُنیان (یعنی بہت کمزور) انسان کی کیا جان، اگر پہاڑوں پر ڈالی جائیں سُر مہ ہو کر خاک

میں مل جائیں۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۰ ص ۸۷۱)

نماز و روزہ و حج و زکوٰۃ کی توفیق

عطا ہو اُمتِ محبوب کو سودا یارب

(وسائلِ بخشش، ص ۵۵)

زکوٰۃ کس پر فرض ہے؟

زکوٰۃ دینا ہر اُس عاقل، بالغ اور آزاد مسلمان پر فرض ہے جس میں یہ

شرائط پائی جائیں: (۱) نصاب کا مالک ہو۔ (۲) یہ نصاب نامی ہو۔ (۳) نصاب

اس کے قبضے میں ہو۔ (۴) نصاب اس کی حاجتِ اصلیہ (یعنی ضروریاتِ زندگی) سے

زائد ہو۔ (۵) نصاب دین سے فارغ ہو (یعنی اس پر ایسا قرض نہ ہو جس کا مطالبہ بندوں

کی جانب سے ہو، کہ اگر وہ قرض ادا کرے تو اس کا نصاب باقی نہ رہے۔) (۶) اس نصاب پر

ایک سال گزر جائے۔ (ملخصاً، بہارِ شریعت، ج ۱ حصہ ۵، ص ۸۷۵ تا ۸۸۳)

ان شرائط کی تفصیل اور زکوٰۃ کے بارے میں مزید معلومات کے لئے دعوتِ

اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی ۱۴۹ صفحات پر مشتمل کتاب ”فیضانِ

زکوٰۃ“ کا ضرور مطالعہ کیجئے۔

نوٹ کے مال سے حج کرنے والے کا انجام

ایک قافلہ حج کو جا رہا تھا کہ راستے میں ایک مسافر چل بسا۔ قافلے والوں

نے کسی سے ایک پھاوڑا اُدھار لیا اور اس سے قبر کھود کر اسے وہیں دفن کر دیا۔ جب قبر

بند کر چکے تو انہیں یاد آیا کہ پھاوڑ ابھی قبر ہی میں رہ گیا۔ انہوں نے اسے نکالنے کے لئے قبر کھودی۔ اب جو اندر دیکھا تو اس شخص کے ہاتھ پیر پھاوڑے کے حلقہ میں جکڑے ہوئے ہیں۔ یہ خوفناک منظر دیکھ کر قبر فوراً بند کر دی اور پھاوڑے والے کو کچھ پیسے دے کر جان چھڑائی۔ حج سے واپسی پر اس کی بیوی سے اس کے اعمال کے بارے میں سوال کیا تو اس نے بتایا کہ ایک مرتبہ اس کے ہمراہ ایک مال دار شخص نے سفر کیا۔ راستے میں اس نے اس کو مار ڈالا، اب تک یہ حج اور جہاد سب کچھ اسی کے مال سے کرتا رہا ہے۔“ (شرح الصدور، ص ۱۷۴)

مٹا دے ساری خطائیں مری مٹا یا رب بنادے نیک بنا نیک دے بنا یا رب
اندھیری قبر کا دل سے نہیں نکلتا ڈر کروں گا کیا جو تو ناراض ہو گیا یا رب
گناہ گار ہوں میں لائق جہنم ہوں کرم سے بخش دے مجھ کو نہ دے سزا یا رب
(وسائلِ بخشش، ص ۵۴)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

(10۳6) شراب، زنا، غیبت، جھوٹی قسمیں

کھانا اور روزہ نہ رکھنا

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 32 صفحات پر مشتمل رسالے ”کفن چوروں کے انکشافات“ میں ہے: ایک بار خلیفہ عبد الملک کے پاس ایک شخص گھبرایا ہوا حاضر ہوا اور کہنے لگا: عالی جاہ! میں بے حد گنہگار ہوں اور جاننا چاہتا ہوں کہ میرے لئے معافی بھی ہے یا نہیں؟ خلیفہ نے کہا: کیا تیرا گناہ زمین

وآسمان سے بھی بڑا ہے؟ اُس نے کہا: بڑا ہے۔ خلیفہ نے پوچھا: کیا تیرا گناہ لوح و قلم سے بھی بڑا ہے؟ جواب دیا: بڑا ہے۔ پوچھا: کیا تیرا گناہ عرش و کرسی سے بھی بڑا ہے؟ جواب دیا: بڑا ہے۔ خلیفہ نے کہا: بھائی یقیناً تیرا گناہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے تو بڑا نہیں ہو سکتا۔ یہ سن کر اس کے سینے میں تھا ہوا طوفان آنکھوں کے ذریعے اُمٹا آیا اور وہ دھاڑیں مار مار کر رونے لگا۔ خلیفہ نے کہا: بھئی آخر مجھے پتا بھی تو چلے کہ تمہارا گناہ کیا ہے؟ اس پر اُس نے کہا: حضور! مجھے آپ کو بتاتے ہوئے بے حدِ امت ہو رہی ہے تاہم عرض کیے دیتا ہوں، شاید میری توبہ کی کوئی صورت نکل آئے۔ یہ کہہ کر اس نے اپنی داستانِ دہشت نشان سنانی شروع کی۔ کہنے لگا: عالی جاہ! میں ایک کفن چور ہوں۔ آج رات میں نے پانچ قبروں سے عبرت حاصل کی اور توبہ پر آمادہ ہوا۔

شرابی کا انجام

کفن چُرانے کی غرض سے میں نے جب پہلی قبر کھودی تو مُردے کا منہ قبلہ سے پھرا ہوا تھا۔ میں خوفزدہ ہو کر جوں ہی پلٹا کہ ایک غیبی آواز نے مجھے چونکا دیا۔ کوئی کہہ رہا تھا: ”اس مُردے سے عذاب کا سبب تو دریافت کر لے۔“ میں نے گھبرا کر کہا: مجھ میں ہمت نہیں، تم ہی بتاؤ! آواز آئی: یہ شخص شرابی اور زانی تھا۔

خنزیر نما مردہ

دوسری قبر کھودی تو ایک دل ہلا دینے والا منظر میری آنکھوں کے سامنے تھا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ مُردے کا منہ خنزیر جیسا ہو چکا ہے اور طوق وزنجیر میں جکڑا ہوا ہے۔ غیب سے آواز آئی: یہ جھوٹی قسمیں کھاتا اور حرام روزی کھاتا تھا۔

آگ کی کیلیں

تیسری قبر کھودی تو اس میں بھی ایک بھیانک منظر تھا۔ مردہ گدی کی طرف زبان نکالے ہوئے تھا اور اس کے جسم میں آگ کی کیلیں ٹھکی ہوئی تھیں۔ غیبی آواز نے بتایا: یہ غیبت کرتا، چغلی کھاتا اور لوگوں کو آپس میں لڑواتا تھا۔

آگ کی لیٹ میں

چوتھی قبر کھودی تو میری نگاہوں کے سامنے ایک بے حد سنسنی خیز منظر تھا! مردہ آگ میں الٹ پلٹ ہو رہا تھا اور فرشتے اس کو آگ کے گرزوں (یعنی آتشیں ہتھوڑوں) سے مار رہے تھے۔ مجھ پر ایک دم دہشت طاری ہو گئی اور میں بھاگ کھڑا ہوا مگر میرے کانوں میں ایک غیبی آواز گونج رہی تھی کہ یہ بدنصیب نماز اور روزہ رمضان میں سستی کیا کرتا تھا۔

جوانی میں توبہ کا انعام

پانچویں قبر جب کھودی تو اسکی حالت گزشتہ چاروں قبروں سے بالکل برعکس تھی۔ قبر حد نظر تک وسیع تھی، اندر ایک تخت پر خوب نو جوان بیٹھا ہوا تھا۔ غیبی آواز نے بتایا: اس نے جوانی میں توبہ کر لی تھی اور نماز و روزہ کا سختی سے پابند تھا۔

(ماخوذ از تذکرۃ الواعظین ص ۲۱۶ کوئٹہ) (کفن چوروں کے انکشافات، ص ۲۳)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

(11) پیشاب سے نہ بچنا

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِيَ اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نَبِيِّ مُعْظَمٍ، رَسُولِ مُحْتَرَمٍ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”عذاب قبر عموماً پیشاب سے (نہ بچنے کی وجہ سے) ہوتا ہے۔“

(ابن ماجہ، کتاب الطہارت، باب التشدید فی البول، الحدیث ۳۴۸، ج ۱، ص ۲۱۹)

(12) ملاوٹ کرنے کی سزا

ایک مرتبہ حضرت سیدنا ابن عباس رَضِيَ اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کی: ”حضور! ہم بہت سے لوگ حج کرنے آئے ہیں۔ صفا و مروہ کی سعی کے دوران ہمارے ایک دوست کا انتقال ہو گیا۔ غسل و تکفین وغیرہ کے بعد اسے قبرستان لے جایا گیا۔ جب اس کے لئے قبر کھودی تو ہم یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ ایک بہت بڑا **اژدہا** قبر میں موجود ہے۔ ہم نے اسے چھوڑ کر دوسری قبر کھودی۔ وہاں بھی وہی اژدہا موجود تھا۔ پھر تیسری قبر کھودی تو اس میں بھی وہی خوفناک سانپ کنڈلی مارے بیٹھا تھا۔ ہمیں بڑی پریشانی لاحق ہوئی۔ اب میں اس میت کو وہیں چھوڑ کر آپ کی بارگاہ میں مسئلہ دریافت کرنے آیا ہوں کہ اس خوفناک صورت حال میں کیا کریں؟“ حضرت سیدنا ابن عباس رَضِيَ اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ”وہ اژدہا اس کا بُرا عمل ہے جو وہ دنیا میں کیا کرتا تھا، تم جاؤ اور ان تین قبروں میں سے کسی ایک میں اسے دفن کر دو، اگر تم اس شخص کے لئے ساری زمین بھی کھود ڈالو تب

بھی وہاں اس اثر دہے کو ضرور پاؤ گے۔“ وہ شخص واپس چلا گیا اور اس فوت شدہ شخص کو ان کھودی ہوئی قبروں میں سے ایک قبر میں دفن کر دیا گیا اور اثر دہا بدستور اس قبر میں موجود تھا۔ پھر جب ہمارا قافلہ حج کے بعد اپنے علاقے میں پہنچا تو لوگوں نے اس شخص کی زوجہ سے پوچھا: ”تمہارا شوہر ایسا کون سا گناہ کرتا تھا جس کی وجہ سے اس کو ایسی دردناک سزا ملی؟“ اس عورت نے افسوس کرتے ہوئے کہا: ”میرا شوہر غلے کا تاجر تھا اور وہ غلے میں ملاوٹ کیا کرتا تھا۔ روزانہ گھر والوں کی ضرورت کے مطابق گندم نکال لیتا اور اتنی مقدار میں جو کا بھوسا گندم میں ملا دیتا، یہ اس کا روز کا معمول تھا، لگتا ہے اسے اسی (یعنی ملاوٹ کے) گناہ کی سزا دی گئی ہے۔“

(عیون الحکایات: الحکایة الرابعة عشرة بعد المائة، ص ۱۳۲)

ملاوٹ کا شرعی حکم

ملاوٹ والا مال بیچنے کی جائز صورتیں بھی ہیں اور ناجائز بھی، چنانچہ اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن سے ملاوٹ والے گھی کی خرید و فروخت کے بارے میں سوال ہوا تو فتاویٰ رضویہ جلد 17 صفحہ 150 پر فرمایا: اگر یہ مصنوع جعلی (یعنی نقلی) گھی وہاں عام طور پر بکتا ہے کہ ہر شخص اس کے جعل (یعنی نقلی) ہونے پر مطلع ہے اور باوجود اطلاع خریدتا ہے تو بشرطیکہ خریدار اسی بلد (یعنی بستی) کا ہو، نہ غریب الوطن تازہ وارد ناواقف (یعنی مسافر) نیا آنے والا اور انجان نہ ہو) اور گھی میں اس قدر میل (یعنی ملاوٹ) سے جتنا وہاں عام

طور پر لوگوں کے ذہن میں ہے اپنی طرف سے اور زائد نہ کیا جائے نہ کسی طرح اس کا جعلی (یعنی نقلی) ہونا چھپایا جائے۔ خلاصہ یہ کہ جب خریداروں پر اس کی حالت مَکْشُوف (یعنی ظاہر) ہو اور فریب و مغالطہ راہ نہ پائے (یعنی دھوکہ دینے کی کوئی صورت نہ پائی جائے) تو اس (یعنی ملاوٹ والے گھی) کی تجارت جائز ہے، گھی بیچنا بھی جائز اور جو چیز اس میں ملائی گئی اُس کا بیچنا بھی، جیسے بازاری دودھ کہ سب جانتے ہیں کہ اس میں پانی ہے اور باوصفِ علم (یعنی جاننے کے باوجود) خریدتے ہیں، یہ (یعنی ناجائز ہونا تو) اس صورت میں ہے جبکہ بائع (یعنی بیچنے والا) وقتِ بَیْع (یعنی بیچتے وقت) اصلی حالت خریدار پر ظاہر نہ کر دے اور اگر خود بتا دے تو ظاہر الرِّوایۃ و مذہبِ امامِ عظیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں مطلقاً جائز ہے خواہ (گھی میں) کتنا ہی مِل (یعنی ملاوٹ) ہو، اگرچہ خریدار غریب الوطن (یعنی پردیسی) ہو کہ بعدِ بیان فریب (یعنی دھوکہ) نہ رہا۔ بالجملہ مدارِ کار ظہورِ امر (یعنی ہر چیز کا دار و مدار ظاہر) پر ہے خواہ خود ظاہر ہو جیسے گیہوں میں جو (نظر آ رہے ہوں)، یا بجمہتِ عرف و اشتہار (یعنی عرف و شہرت کے اعتبار سے) مشتری (یعنی خریدار) پر واضح ہو جیسے (کہ) دودھ کا معمولی پانی، خواہ یہ (بیچنے والا) خود حالتِ واقعی (یعنی حقیقت حال) تمام و کمال (یعنی اچھی طرح) بیان کرے۔“ (فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۱۵۰)

مدینہ

۱: فقہ حنفی میں ظاہر الرِّوایۃ و مذہبِ امامِ محمد بن حَسَن شیبانی
قُدس سرُّہ الرِّیائی کی چھ کتابوں (1) جَامِع صَغِير (2) جَامِع کَبِير (3) سِير کَبِير (4) سِير
صَغِير (5) زِيَادَات (6) مَبْسُوط میں مذکور ہوں

(13) غَسْلِ جَنَابَتِ میں تاخیر

حضرت سیدنا ابان بن عبد اللہ بَجَلی علیہ رحمۃ اللہ الولی فرماتے ہیں: ہمارا ایک پڑوسی مر گیا تو ہم کفن و دفن میں شریک ہوئے۔ جب قَبْر کھودی گئی تو اس میں پلے کی مثل ایک جانور تھا، ہم نے اس کو مارا مگر وہ نہ ہٹا۔ چنانچہ دوسری قَبْر کھودی گئی تو اس میں بھی وہی ہڈا موجود تھا! اس کے ساتھ بھی وہی کیا گیا جو پہلے کے ساتھ کیا گیا تھا لیکن وہ اپنی جگہ سے نہ ہلا۔ اس کے بعد تیسری قَبْر کھودی گئی تو اس میں بھی یہی معاملہ ہوا، آخر لوگوں نے مشورہ دیا کہ اب اس کو اسی قَبْر میں دفن کر دو، جب اس کو دفن کر دیا گیا تو قَبْر میں سے ایک خوفناک آواز سنی گئی! تو ہم اس شخص کی بیوہ کے پاس گئے اور اس سے مرنے والے کے بارے میں دریافت کیا کہ اس کا عمل کیا تھا؟ بیوہ نے بتایا: ”وہ غَسْلِ جَنَابَتِ (یعنی فرض غسل) نہیں کرتا تھا۔“

(شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور، ص ۱۷۹)

غَسْلِ جَنَابَتِ میں تاخیر کب حرام ہے

شیخ طریقت امیر اہلسنت وامت برکاتہم العالیہ اپنی کتاب ”اسلامی بہنوں کی نماز“ کے صفحہ 48 پر اس روایت کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں: دیکھا آپ نے! وہ بدنصیب غَسْلِ جَنَابَتِ کرتا ہی نہیں تھا۔ غَسْلِ جَنَابَتِ میں دیر کر دینا گناہ نہیں البتہ اتنی تاخیر حرام ہے کہ نماز کا وقت نکل جائے۔ چنانچہ بہار شریعت میں ہے: ”جس پر غَسْلِ واجب ہے وہ اگر اتنی دیر کر چکا کہ نماز کا آخر وقت آ گیا تو اب فوراً نہانا فرض

ہے، اب تاخیر کرے گا گنہگار ہوگا۔“ (بہار شریعت ج ۲ ص ۵۲۱)

جَنَابَت کی حالت میں سونے کے احکام

حضرت سیدنا ابوسلمہ رَضِيَ اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا گیا، کیا نئی رحمت، شفیق امت، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جنابت کی حالت میں سوتے تھے؟ انہوں نے بتایا: ”ہاں اور وضو فرما لیتے تھے۔“ (صَحِيحُ الْبُخَارِي ج ۱ ص ۱۱۷ حدیث ۲۸۶)

امیرِ الْمُؤْمِنِينَ حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رَضِيَ اللہ تعالیٰ عنہ نے رسولِ اکرم، نُورِ مَجَسَّم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے تذکرہ کیا: رات میں کبھی جنابت ہو جاتی ہے (تو کیا کیا جائے؟) رَسُوْلُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: وضو کر کے غُضُوْ کر سو جایا کرو۔ (ایضاً ص ۱۱۸ حدیث ۲۹۰)

شارحِ بخاری حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوِیٰ مذکورہ احادیثِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: جُنُبِی ہونے (یعنی غسل فرض ہونے) کے بعد اگر سونا چاہے تو مُسْتَحَب ہے کہ وضو کرے، فوراً غسل کرنا واجب نہیں البتہ اتنی تاخیر نہ کرے کہ نماز کا وقت نکل جائے۔ یہی اس حدیث کا مَحْمَل (یعنی معنی) ہے۔

حضرت علی رَضِيَ اللہ تعالیٰ عنہ سے ابو داؤد و نسائی وغیرہ میں مروی ہے کہ فرمایا: اُس گھر میں فرشتے نہیں جاتے جس میں تصویر یا کتیا جُنُبِی (یعنی بے غُسل) ہو۔ (سُنَنِ ابی داؤد، ج ۱ ص ۱۰۹ حدیث ۲۲۷) اس حدیث سے مراد یہی ہے کہ اتنی دیر تک غسل نہ کرے کہ نماز کا وقت نکل جائے اور وہ جُنُبِی (یعنی بے غُسل) رہنے کا عادی ہو اور یہی

مطلب بُرگوں کے اس ارشاد کا ہے کہ حالتِ جنابت میں کھانے پینے سے رِزق میں تنگی ہوتی ہے۔ (نُزْہَةُ الْقَارِی ج ۱ ص ۷۷۰-۷۷۱)

(14) سُود خور کا انجام

حضرت علامہ ابن حجر مکی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ جب میں چھوٹا تھا تو پابندی سے اپنے والد ماجد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی قُبْر پر حاضری دیتا اور قرآن پاک کی تلاوت کیا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ رمضان المبارک میں نماز فجر کے فوراً بعد قبرستان گیا۔ اس وقت قبرستان میں میرے علاوہ کوئی نہ تھا۔ میں نے اپنے والد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی قُبْر کے قریب بیٹھ کر قرآن پاک کی تلاوت شروع کر دی، کچھ ہی دیر گزری تھی کہ اچانک مجھے کسی کے زور زور سے رونے کی آواز سنائی دی۔ یہ آواز ایک قُبْر سے آرہی تھی۔ میں گھبرا گیا اور تلاوت چھوڑ کر قُبْر کی طرف دیکھنے لگا، ایسا لگتا تھا جیسے قُبْر کے اندر کسی کو عذاب دیا جا رہا ہو، قُبْر میں دفن مردے کی آہ وزاری سن کر مجھے خوف محسوس ہونے لگا۔ جب دن خوب چڑھ گیا تو وہ آواز سنائی دینا بند ہو گئی۔ ایک شخص میرے قریب سے گزرا تو میں نے اس سے قُبْر کے بارے میں پوچھا، اس نے مجھے بتایا کہ یہ فلاں کی قُبْر ہے۔ میں اس شخص کو پہچان گیا، یہ بڑا ایکا نمازی تھا اور بے جا گفتگو سے پرہیز کیا کرتا تھا۔ ایسے نیک شخص کی قُبْر سے رونے پینے کی آوازیں سن کر میں بڑا حیران تھا۔ میں نے معلومات کیں تو پتا چلا کہ وہ سُود خور تھا، شاید اسی وجہ سے

اسے قُبْر میں عذاب ہو رہا تھا۔ (الزَّوْجَر عَنْ اقْتِرَافِ الْکِبَارِ، ج ۱ ص ۲۳۰، ۱۳)

اس حکایت سے چند سکّوں کی خاطر اپنے آپ کو جہنم کے شعلوں کی نذر کرنے کی جسارت کرنے والے سودخوروں کو عبرت پکڑنی چاہئے کہ کہیں مرنے کے بعد ان کا بھی یہی انجام نہ ہو!

مُردہ اُٹھ بیٹھا

جوہر آباد (ٹنڈو آدم) کے ایک کپڑے کے تاجر کی لرزہ خیز داستان سنئے اور کانپئے: اخباری اطلاع کے مطابق قبرستان میں ایک جنازہ لایا گیا۔ امام صاحب نے جُوس ہی نمازِ جنازہ کی نیت باندھی مُردہ اُٹھ کر بیٹھ گیا! لوگوں میں بھگدڑ مچ گئی۔ امام صاحب نے بھی نیت توڑ دی اور کچھ لوگوں کی مدد سے اس کو پھر لٹا دیا۔ تین مرتبہ مُردہ اُٹھ کر بیٹھا۔ امام صاحب نے مرحوم کے رشتہ داروں سے پوچھا: کیا مرنے والا سودخور تھا؟ انہوں نے اثبات (یعنی تصدیقاً ہاں) میں جواب دیا۔ اس پر امام صاحب نے نمازِ جنازہ پڑھانے سے انکار کر دیا! لوگوں نے جب لاشِ قَبْرِ میں رکھی تو قَبْرِ زمین کے اندر دھنس گئی۔ اس پر لوگوں نے لاش کو مٹی وغیرہ سے دبا کر بغیر فاتحہ ہی گھر کی راہ لی۔ ہم قَهْرِ قَهّار اور غَضَبِ جَبّار سے اُسی کی پناہ کے طلبگار ہیں۔

سُود و رِشوت میں نحوست ہے بڑی

اور دوزخ میں سزا ہوگی کڑی

(پراسرار بھکاری ص ۱۲)

ماں سے زنا کرنے والا

نبی اکرم، نور مجسم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں:

”سو وہ ترگناہوں کا مجموعہ ہے، ان میں سب سے ہلکا یہ ہے کہ آدمی اپنی ماں سے زنا

کرے۔“ (سنن ابن ماجہ ج ۳ ص ۲۷ حدیث ۴۷۲۲، ۵۷۲۲ مُلْتَقَطًا مِنَ الْحَدِيثَيْنِ)

پیٹ میں سانپ

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، جنابِ احمد مختار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

نے فرمایا: معراج کی رات میرا گزر کچھ ایسے لوگوں پر ہوا، جن کے پیٹ مکانوں کی

طرح تھے، ان میں سانپ تھے، جو پیٹوں کے باہر سے بھی نظر آتے تھے۔ میں نے

پوچھا کہ اے جبریل! (علیہ السلام) یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے عرض کی: ”سو دکھانے

والے۔“ (سنن ابن ماجہ ج ۳ ص ۷۱، ۷۲ حدیث ۷۳ ۲۲)

مُفَسِّرِ شَہِیْرِ حَکِیْمُ الْأُمّتِ حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان اس

حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: آج اگر ایک معمولی کیڑا پیٹ میں پیدا ہو جائے،

تو تندرستی بگڑ جاتی ہے، آدمی بیقرار ہو جاتا ہے، تو سمجھ لو! کہ جب اُس کا پیٹ

سانپوں بچھوؤں سے بھر جائے، تو اُس کی تکلیف و بیقراری کا کیا حال ہوگا، رب

(عَزَّوَجَلَّ) کی پناہ۔ (مرآۃ المناجیح ج ۴ ص ۹۵۲ ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیاء لاہور)

(15) مسجد میں ہنسنا

حضرت سیدنا انس رَضِيَ اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خَاتَمُ النَّبِيِّینَ،
صاحبِ قرآنِ مُبِین صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: مسجد میں ہنسنا قُبْر میں
تاریکی کا باعث ہے۔ (مسند الفردوس، الحدیث ۳۷۰۶، ج ۲، ص ۴۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسجد میں سنجیدہ رہنے کے لئے مسجد سے باہر بھی
بے جا ہنسی مذاق اور فُضول گوئی کی عادت ترک کر دیجئے۔

مسجدوں کا کچھ ادب ہائے! نہ مجھ سے ہوسکا
درگزر فرما الہی بہر شاہِ بحر و بر

(وسائلِ بخشش، ص ۷۴۳)

لذت پر نہیں ہلاکت پر نظر رکھئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج گناہوں میں لذت ضرور محسوس ہوتی ہے مگر
ان کی ہلاکت خیزیاں ہمیں اُس جہان میں بھگتنی ہوں گی جہاں سے واپسی کی کوئی
صورت نہیں ہے! ان گناہوں کو چھوڑنا کڑوی گولی کی مثل سہی مگر صحت کا خواہشمند دوا
کی کڑواہٹ کی پرواہ نہیں کرتا بلکہ شفا کو اپنا مقصود جانتا ہے۔ اس بات کو ایک حکایت
سے سمجھنے کی کوشش کیجئے، پُٹانچہ

ایک شخص جسے دال بڑی پسند تھی اور وہ کسی دوسرے کھانے حتیٰ کہ گوشت کو بھی

خاطر میں نہ لاتا تھا۔ اس کا دوست اسے مرغی کھانے کی دعوت دیتا لیکن وہ یہ کہہ کر اس دعوت کو ٹھکرا دیتا کہ اس دال میں جولذت ہے کسی اور کھانے میں کہاں؟ آخر کار ایک دن جب اس کے دوست نے اسے مرغی کھانے کی دعوت دی تو اس نے سوچا کہ آج مرغی بھی کھا کر دیکھ لیتے ہیں کہ اس کا ذائقہ کیسا ہے اور مرغی کھانے لگا۔ جب اس نے پہلا لقمہ منہ میں رکھا تو اسے اتنی لذت محسوس ہوئی کہ اپنی من پسند دال کو بھول گیا اور کہنے لگا: ”ہٹاؤ اس دال کو، اب میں مرغی ہی کھایا کروں گا۔“ بلاشبہ جب تک کوئی شخص محض گناہوں کی لذت میں مبتلا اور نیکیوں کے سکون سے نا آشنا ہوتا ہے، اسے یہ گناہ ہی رونق زندگی محسوس ہوتے ہیں لیکن جب اسے نیکیوں کا نور حاصل ہو جاتا ہے تو وہ گناہوں کی لذت کو بھول جاتا ہے اور نیکیوں کے ذریعے سکون قلب کا متلاشی ہو جاتا ہے۔

نیکیوں میں یا رسول اللہ دل لگ جائے کاش! اور گناہوں سے مجھے ہو جائے نفرت یا رسول لمحہ لمحہ بڑھ رہی ہیں ہائے! نافرمانیاں اور گناہوں کی نہیں جاتی ہے عادت یا رسول (وسائل بخشش، ص ۷۷)

تَوْبُوا إِلَى اللَّهِ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں توبہ کرو)

اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ (میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

قبر کو جنت کا باغ بنانے والے اعمال

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ دُنیا دارُ الْعَمَل (یعنی عمل کرنے کی جگہ) اور آخرت دارُ الْجَزَاء (یعنی بدلہ ملنے کی جگہ) ہے، جو ہم یہاں بوسئیں گے وہی آخرت میں کاٹیں گے، گندم بو کر چاول کی فصل حاصل کرنے کی چاہت کو دیوانے کا خواب ہی کہا جاسکتا ہے۔ اس لئے سمجھداری کا تقاضا یہی ہے کہ جو آپ کا ثنا چاہتے ہیں اُسی کا بیج بویئے۔ لہذا جنت میں جانے کے لئے جنت میں لے جانے والے اعمال کرنے ہوں گے، وہ جنت جہاں ایک انتہائی خوب صورت جہان آباد ہے، جس میں موت کا آزار نہیں، بیماریاں اور قرض داریاں نہیں، جس میں بڑھاپے کی کمزوری نہیں، غریبی، ناداری، معذوری اور مجبوری نہیں بلکہ یہ وہ مقام ہے جہاں زندگی کی ساری رعنائیاں جمع کر دی گئی ہیں۔ حسین خُوریں، مزیدار کھانے اور پھل ایسے کہ لوگ تصور نہیں کر سکتے، بستر اور لباس ایسے عمدہ کہ آج بادشاہوں کو نصیب نہیں، کمرے اور محل ایسے شاندار کہ دُنیا کے بڑے بڑے محلات ان کے سامنے چھوٹے دکھائی دیں۔ پھر یہ سب کچھ ہمیشہ کے لئے ملے گا، اس میں کمی کا اندیشہ ہے نہ چھن جانے کا کھٹکا، لیکن نیکیاں کمانے کے لئے کچھ تو محنت کرنی پڑے گی، انسان روزگار میں بھی تو مشقت اٹھاتا ہے کہ اس کے نتیجے میں روزی ملتی ہے۔ آج ہم مال کو بہت اہم سمجھتے ہیں مگر یاد رکھئے کہ بالفرض ہماری قبر سونے سے بھر دی جائے، ہمارا سارا سرمایہ اس میں منتقل کر دیا جائے تو بھی ہمیں راحت کا ایک لمحہ نہیں دلواسکتا، یہ زمین یہ پلاٹ بھی ہمارے کسی کام نہ آئیں

گے، ہم سمجھتے ہیں کہ یہ زمین ہماری ہے؟ نہیں! بلکہ ہم اس کے ہیں کہ ایک دن اسی میں سَما جائیں گے۔ اولاد و احباب اور رشتہ دار صرف خاک میں لٹانا جانتے ہیں، پھر صرف اعمال ہی ہمارے رفیقِ قبر ہوں گے۔ دنیا والوں کی اَشک باریاں اور اُداسیاں بَرزخ میں ہمارے کیا کام آئیں گی، سو گواروں کی کثرت کیا فائدہ دے گی! کبھی آپ نے سوچا؟ اے کاش! فکرِ آخرت ہم پر ایسی غالب ہو جائے کہ جب تاریکی دیکھیں تو قَبْر کا اندھیرا یاد آجائے، کوئی تکلیف پہنچے تو قبر و حشر کی پریشانیاں سامنے آجائیں، سونے لگیں تو موت اور قَبْر میں لیٹنا یاد آجائے، اے کاش! ہمارا دل نیکیوں میں ایسا لگ جائے کہ گناہ کے خیال سے بھی دُور بھاگیں! آئیے! قَبْر کو رونق بخشنے اور اسے آرام دہ بنانے والے چند اعمال کے بارے میں جانتے ہیں: چنانچہ

﴿1 تا 5﴾ نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ وغیرہ

حضرت سیدنا کعب رَضِيَ اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب نیک آدمی کو قَبْر میں رکھا جاتا ہے تو اس کے اعمالِ صالحہ، نماز، روزہ، حج، جہاد اور صدقہ وغیرہ اس کے پاس جمع ہو جاتے ہیں، جب عذاب کے فرشتے اس کے پیروں کی طرف سے آتے ہیں تو نماز کہتی ہے: اس سے دور رہو، تمہارا یہاں کوئی کام نہیں، یہ ان پیروں پر کھڑا ہو کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کیا کرتا تھا۔ پھر وہ فرشتے سر کی طرف سے آتے ہیں تو روزہ کہتا ہے: تمہارے لئے اس طرف کوئی راہ نہیں ہے کیونکہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے اس نے بہت روزے رکھے اور طویل بھوک پیاس برداشت کی،

فرشتے اس کے جسم کے دوسرے حصوں کی طرف سے آتے ہیں تو حج اور جہاد کہتے ہیں کہ ہٹ جاؤ، اس نے اپنے جسم کو تکلیف میں ڈال کر اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے حج اور جہاد کیا تھا لہذا تمہارے لئے یہاں کوئی جگہ نہیں ہے۔ پھر وہ ہاتھوں کی طرف سے آتے ہیں تو صدقہ کہتا ہے: میرے دوست سے ہٹ جاؤ، ان ہاتھوں سے کتنے صدقات نکلے ہیں جو محض اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے دیئے گئے اور ان ہاتھوں سے نکل کر وہ بارگاہِ الہی میں مقبولیت کے درجے پر فائز ہوئے لہذا یہاں تمہارا کوئی کام نہیں ہے۔ پھر اس میت کو کہا جاتا ہے کہ تیری زندگی اور موت دونوں بہترین ہیں اور رحمت کے فرشتے اس کی قبر میں جنت کا فرش بچھاتے ہیں، اس کے لئے جنتی لباس لاتے ہیں، حدنگاہ تک اس کی قبر کو فراخ کر دیا جاتا ہے اور جنت کی ایک قندیل اس کی قبر میں روشن کر دی جاتی ہے جس سے وہ قیامت کے دن تک روشنی حاصل کرتا رہے گا۔ (مکاشفۃ القلوب، باب فی بیان القبر وسؤالہ، ص ۱۷۱)

مجھے نماز پڑھنے دو

حدیث مبارکہ میں ہے کہ جب میت قبر میں داخل کی جاتی ہے تو اُسے (یعنی میت کو) سورج ڈوبتا (یعنی غروب ہوتا) ہوا معلوم ہوتا ہے تو وہ آنکھیں ملتا ہوا بیٹھتا ہے اور کہتا ہے: مجھے چھوڑ دو میں نماز پڑھ لوں۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب الزہد، الحدیث ۴۲۷۲، ج ۴، ص ۵۰۳)

حضرت ملا علی قاری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْبَارِی لکھتے ہیں: ”گویا وہ اس وقت اپنے آپ کو دنیا ہی میں تصور کرتا ہے کہ سوال و جواب رہنے دو مجھے فرض ادا کرنے دو، وقت

ختم ہوا جارہا ہے، میری نماز جاتی رہے گی۔“ پھر لکھتے ہیں: ”یہ بات وہی کہے گا جو دنیا میں نماز کا پابند تھا اور اس کو ہر وقت نماز کا خیال لگا رہتا تھا۔“

(مرقاۃ المفاتیح، تحت الحدیث: ۱۳۸، ج ۱، ص ۳۶۱)

قبر میں نماز پڑھنے والے بزرگ

حضرت سیدنا ثابت بنانی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْغَنِی نے ایک مرتبہ دعا مانگی: ”اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اگر تو کسی کو قبر میں نماز پڑھنے کی اجازت دے تو مجھے ضرور دینا۔“ جب ان کا انتقال ہوا تو قبر میں اُتارنے والوں کا بیان ہے کہ جب ہم اینٹیں رکھ چکے تو اچانک ایک اینٹ گر پڑی، ہم نے دیکھا کہ حضرت ثابت بنانی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْغَنِی اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔ حضرت سیدنا ابراہیم بن صمہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے آپ کے مزار کے قریب سے گزرنے والے کئی لوگوں نے بتایا کہ جب ہم حضرت ثابت بنانی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْغَنِی کی قبر کے پاس سے گزرتے ہیں تو قرآن پڑھنے کی آواز سُنائی دیتی ہے۔ (شرح الصدور، ص ۱۸۸)

دواندھیرے دور ہوں گے

شیخ طریقت امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ ”فیضانِ سنت“ جلد 1 کے صفحہ 872 پر لکھتے ہیں: منقول ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیدنا مُوسٰی کَلِیْمُ اللہ علی نَبِیْنَاوَعَلِیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے فرمایا کہ میں نے اُمّتِ مُحَمَّدِیہ علی صاحبِہا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو دو نور عطا کئے ہیں تاکہ وہ دواندھیروں کے ضُرر (یعنی نقصان) سے محفوظ

رہیں۔ سَيِّدُنا مُوسَى کَلِيمُ اللہ علی نَبِیِّنا وَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ نے عَرَض کی: یَا اللہ عَزَّوَجَلَّ! وہ دو نور کون کون سے ہیں؟ ارشاد ہوا: ”نورِ مَضان اور نورِ قُرآن۔“ عَرَض کی: دو اندھیرے کون کون سے ہیں؟ فرمایا، ”ایک قَبْر کا اور دوسرا قیامت کا۔“
(دُرَّةُ النَّاصِحِينَ ص ۹)

خوشبودار قبر

حضرت سیدنا عبد اللہ بن غالب حدانی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْعَنِی کو جب دُفن کیا گیا تو ان کی قَبْر سے مشک کی مہک آنے لگی۔ ایک مرتبہ کسی نے ان کو خواب میں دیکھا تو پوچھا: ”آپ کی قَبْر سے خوشبو کیسی آتی ہے؟“ فرمایا: ”تِلْكَ رَائِحَةُ التَّلَاوَةِ وَالظَّمَاءِ یعنی یہ تلاوت اور روزے کی برکت ہے۔“ (حلیۃ الاولیاء، الحدیث ۸۵۵۳، ج ۶، ص ۲۶۶)

نماز و روزہ و خَجّ و زکوٰۃ کی توفیق

عطا ہو اُمّتِ محبوب کو سدا یا رب

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قبر میں تلاوت کرنے والے بزرگ

حضرت علامہ جلال الدین سیوطی الشَّافِعی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی نقل کرتے ہیں کہ کسی نے حضرت سیدنا ابوبکر بن مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْوَاحِد کو خواب میں دیکھا کہ وہ قرآن پڑھ رہے ہیں۔ پوچھا: آپ تو انتقال فرما چکے ہیں، کیسے پڑھ رہے ہیں؟ جواب دیا: ”اس لئے کہ میں ہر نماز اور ختم قرآن کے بعد دعا کیا کرتا تھا: ”اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تو مجھے قَبْر میں تلاوتِ قرآن کی توفیق دینا۔“ (شرح الصدور، ص ۹۱)

﴿6﴾ صَبْر کے انوار

ایک طویل حدیث پاک میں یہ بھی ہے کہ جب مرنے والے کو قَبْر میں رکھا جاتا ہے تو نماز اس کی دائیں طرف آتی ہے اور روزے بائیں طرف اور قرآن و ذکر و اذکار اس کے سر کے پاس اور اس کا نمازوں کی طرف چلنا قدموں کی طرف اور صَبْر قَبْر کے ایک گوشہ میں آتا ہے۔ پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ عذاب بھیجتا ہے تو نماز کہتی ہے: ”پیچھے ہٹ کہ یہ تمام زندگی تکالیف برداشت کرتا رہا، اب آرام سے لیٹا ہے۔“ پھر عذاب بائیں طرف سے آتا ہے تو روزے بھی جواب دیتے ہیں، سر کی جانب سے آتا ہے تو یہی جواب ملتا ہے۔ پس عذاب کسی جانب سے بھی اس کے پاس نہیں پہنچتا۔ جس راہ سے جانا چاہتا ہے اُسی طرف سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دوست کو محفوظ پاتا ہے لہذا وہاں سے چلا جاتا ہے۔ اس وقت صَبْر تمام اعمال سے کہتا ہے کہ میں اس لیے نہ بولا کہ اگر تم سب عاجز ہو جاتے تو میں بولتا، لیکن میں اب پل صراط اور میزان پر کام آؤں گا۔ (الموسوعة لابن ابی الدنيا، الحديث ۲۵۴، ج ۵، ص ۴۷۲)

بدعقیدگی سے توبہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کامل مسلمان بننے، غیبت کرنے سننے کی عادت نکالنے، نمازوں اور سنتوں کی عادت ڈالنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، سنتوں کی تربیت کیلئے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر کیجئے اور کامیاب زندگی گزارنے اور آخرت سنوارنے کیلئے مدنی انعامات کے مطابق عمل کر کے روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے رسالہ پُر کیجئے اور ہر مدنی ماہ کی 10 تاریخ کے اندر اندر اپنے ذمے دار کو جمع کروائیے اور ہفتہ وار سنتوں

بھرے اجتماع میں اوّل تا آخر شرکت کیجئے۔ آپ کی ترغیب کیلئے ایمان افروز مَدَنی بہار پیش کی جاتی ہے چنانچہ لطیف آباد و حیدر آباد (باب الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی نے کچھ اس طرح بتایا: بعض لوگوں کی صحبت میں بیٹھنے کی بنا پر میرا ذہن خراب ہو گیا اور میں تین سال تک نیاز شریف اور میلاد شریف وغیرہ پر گھر میں اعتراض کرتا رہا مجھے پہلے دُرود شریف سے بہت شَغَف تھا (یعنی بے حد دلچسپی و رغبت تھی) مگر غلط صحبت کے سبب دُرود پاک پڑھنے کا جذبہ ہی دم توڑ گیا۔ اتفاق سے ایک بار میں نے دُرود شریف کی فضیلت پڑھی تو وہ جذبہ دوبارہ جاگا اور میں نے کثرت کے ساتھ دُرود پاک پڑھنے کا معمول بنالیا۔ ایک رات جب دُرود شریف پڑھتے پڑھتے سو گیا تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مجھے خواب میں سبز گنبد کا دیدار ہو گیا اور بے ساختہ میری زبان سے الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُولَ اللّٰہ جاری ہو گیا۔ صبح جب اُٹھا تو میرے دل کے اندر ہل چل مچی ہوئی تھی، میں اس سوچ میں پڑ گیا کہ آخر حق کا راستہ کون سا ہے؟ حُسنِ اتفاق سے دعوتِ اسلامی والے عاشقانِ رسول کاسٹوں کی تربیت کا مَدَنی قافلہ ہمارے گھر کی قریبی مسجد میں آیا تو کسی نے مجھے مَدَنی قافلے میں سفر کی دعوت دی، میں چونکہ مُتَذَبِّذ (Confuse) تھا اس لئے تلاشِ حق کے جذبے کے تحت مَدَنی قافلے کا مسافر بن گیا۔ میں نے سفید عمامہ باندھا تھا مگر سبز عمامے والے مَدَنی قافلے والوں نے سفر کے دوران مجھ پر نہ کسی قسم کی تنقید کی نہ ہی طعن کیا بلکہ اجنبیت ہی محسوس نہ ہونے دی۔ امیرِ قافلہ نے مَدَنی انعامات کا تعارف کروایا اور اسکے مطابق معمول رکھنے کا مشورہ دیا۔ میں نے مَدَنی انعامات کا بغور مطالعہ کیا

تو چونک اٹھا کیوں کہ میں نے اتنے زبردست تربیتی مَدَنی پھول زندگی میں پہلی ہی بار پڑھے تھے۔ عاشقانِ رسول کی صحبت اور مَدَنی انعامات کی بَرَکت سے مجھ پر رَبِّ لَمْ يَزَلْ عَزَّوَجَلَّ کا فضل ہو گیا۔ میں نے مَدَنی قافلے کے تمام مسافروں کو جمع کر کے اعلان کیا کہ کل تک میں بد عقیدہ تھا آپ سب گواہ ہو جائیے کہ آج سے توبہ کرتا ہوں اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہنے کی نیت کرتا ہوں۔ اسلامی بھائیوں نے اس پر فرحت و مسرت کا اظہار کیا۔ دوسرے دن 30 روپے کی نُکستی (بُسن کی مٹھائی جو موتی کے دانوں کی طرح بنی ہوتی ہے) منگوا کر میں نے سرکارِ بغداد و خُصو رِ غوثِ اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی قُدس سرُّہ الرِّبَّانی کی نیاز دلوائی اور اپنے ہاتھوں سے تقسیم کی۔ میں 35 سال سے سانس کے مَرَض میں مبتلا تھا، کوئی رات بغیر تکلیف کے نہ گزرتی تھی، نیز میری سیدھی داڑھ میں تکلیف تھی جس کے باعث صحیح طرح کھا بھی نہیں سکتا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے دورانِ سفر مجھے سانس کی کوئی تکلیف نہ ہوئی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں سیدھی داڑھ سے بغیر کسی تکلیف کے کھانا بھی کھا رہا ہوں۔ میرا دل گواہی دیتا ہے کہ عقائدِ اہلسنت حق ہیں اور میرا حُسنِ ظن ہے کہ دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں مقبول ہے۔

چھائے گر شیطنت، تو کریں دیر مت قافلے میں چلیں، قافلے میں چلو

صحبتِ بد میں پڑ، کر عقیدہ بگڑ گر گیا ہو چلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہ تعالیٰ علی محمد

(غیبت کی تباہ کاریاں ص ۶۰)

﴿7﴾ مسجد روشن کرنے کی برکت

حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مرفوعاً روایت کی کہ ”جس نے اللہ عزوجل کی مسجد کو روشن کیا اللہ عزوجل اس کی قبر کو روشن فرمائے گا اور جس نے اس میں خوشبوئیں رکھیں تو اللہ عزوجل جنت میں اس کے لئے خوشبو مہیا کرے گا۔“

(شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور، ص ۱۵۹)

امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ اس روایت کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

معلوم ہوا مسجد میں بنانا اور انہیں عود، لوبان اور اگر بتی وغیرہ سے خوشبودار رکھنا کا ثواب ہے۔ مگر مسجد میں دیا سلامی (یعنی ماچس کی تیلی) نہ جلائیے کہ اس سے بارود کی بدبو نکلتی ہے اور مسجد کو بدبو سے بچانا واجب ہے۔ بارود کا بدبودار ڈھواں اندر نہ آنے پائے اتنی دُور باہر سے لوبان یا اگر بتی وغیرہ سلگا کر مسجد میں لائیے۔ اگر بتیوں کو کسی بڑے طشت وغیرہ میں رکھنا ضروری ہے تاکہ اس کی راکھ مسجد کے فرش وغیرہ پر نہ گرے۔ اگر بتی کے پیکٹ پر اگر جاندار کی تصویر بنی ہوئی ہو تو اُس کو گھر چڑھائے۔

مسجد (نیز گھروں اور کاروں وغیرہ) میں ”ایئر فریشنر“ (AIR FRESHNER) سے خوشبو کا چھڑکاؤ مت کیجئے کہ اُس کے کیمیاوی مادے فضاء میں پھیل جاتے اور سانس کے ذریعے پھیپھڑوں میں پہنچ کر نقصان پہنچاتے ہیں۔ ایک طبی تحقیق کے مطابق ایئر فریشنر کے استعمال سے جلد کا سرطان یعنی (SKIN CANCER) ہو سکتا ہے۔ (مسجد میں خوشبودار رکھئے، ص ۳۲)

مزید معلومات کے لئے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ رسالہ ”مسجدیں خوشبودار رکھئے“ کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿8﴾ مریض کی عیادت

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پاک، صاحبِ نَواک، سیّاحِ افلاک صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”حضرت سیدنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے عرض کی کہ ”مریض کی عیادت کرنے والے کو کیا اجر ملے گا؟“ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ”اس کے لئے دو فرشتے مقرر کئے جائیں گے جو قیامت تک اس کی قبر میں روزانہ اس کی عیادت کریں گے۔“ (شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور، ص ۱۵۹)

عیادت کے مَدَنی پھول

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 310 صفحات پر مشتمل کتاب ”بہارِ شریعت“ کے حصہ 16 صفحہ 148 پر صدر الشریعہ بدرُ الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: مریض کی عیادت کرنا سنت ہے ﴿﴾ اگر معلوم ہے کہ عیادت کو جائے گا تو اس بیمار پر گراں گزرے گا ایسی حالت میں عیادت نہ کرے ﴿﴾ عیادت کو جائے اور مرض کی سختی دیکھے تو مریض کے سامنے یہ ظاہر نہ کرے کہ تمہاری حالت خراب ہے اور نہ سر

ہلائے جس سے حالت کا خراب ہونا سمجھا جاتا ہے ❀ اس کے سامنے ایسی باتیں کرنی چاہئیں جو اس کے دل کو بھلی معلوم ہوں ❀ اس کی مزاج پُرسی کرے ❀ اس کے سر پر ہاتھ نہ رکھے مگر جبکہ وہ خود اس کی خواہش کرے۔ ❀ فاسق کی عیادت بھی جائز ہے کیونکہ عیادت حقوقِ اسلام سے ہے اور فاسق بھی مُسلم ہے۔

(بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۴۸)

مریض کے لئے ایک دُعا

حضرت سیدنا ابن عباس رَضِيَ اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ”جس نے کسی ایسے مریض کی عیادت کی جس کی موت کا وقت قریب نہ آیا ہو اور سات مرتبہ یہ الفاظ کہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اس مرض سے شفا عطا فرمائے گا: اَسْأَلُ اللہَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ اَنْ يَشْفِيكَ یعنی میں عظمت والے، عرشِ عظیم کے مالک یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ سے تیرے لئے شفاء کا سوال کرتا ہوں۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الجنائز، باب الدعاء للمریض عند العیادة، الحدیث ۶۰۱۳، ج ۳، ص ۱۵۲)

مَدَنی انعامات اور عیادت

امیرِ اہلسنت وامت بکاہم العالیہ نے اس پُر فتن دور میں آسانی سے نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقہ کار پر مشتمل شریعت و طریقت کا جامع مجموعہ بنام ”مَدَنی انعامات“ بصورتِ سوالات مُرتب کیا ہے۔ اسلامی بھائیوں کیلئے 72، اسلامی بہنوں کیلئے 63، طلبہِ علم دین کیلئے 92، دینی طالبات کیلئے 83، مَدَنی

مُتُون اور مَدَنی مُتُون کیلئے 40 جبکہ مُصَوِّصی اسلامی بھائیوں (یعنی گونگے بہروں) کے لئے 27 مَدَنی اِنعامات ہیں۔ بے شمار اسلامی بھائی، اسلامی بہنیں اور طلبہ مَدَنی اِنعامات کے مطابق عمل کر کے روزانہ سونے سے قبل ”فکرِ مدینہ کرتے ہوئے“ یعنی اپنے اعمال کا جائزہ لے کر مَدَنی اِنعامات کے جیسی سائزر سالے میں دیئے گئے خانے پر کرتے ہیں۔ ان مَدَنی اِنعامات کو اخلاص کے ساتھ اپنا لینے کے بعد نیک بننے اور گناہوں سے بچنے کی راہ میں حاکل رُکاوٹیں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اکثر دُور ہو جاتی ہیں اور اس کی بَرَکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ پابندِ سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے گڑھنے کا ذہن بھی بنتا ہے۔ ان مَدَنی اِنعامات میں سے ایک مَدَنی انعام مریض کی عیادت بھی ہے، چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 23 صفحات پر مشتمل رسالے ”مَدَنی اِنعامات“ کے صفحہ 17 پر مَدَنی انعام نمبر 53 ہے: کیا آپ نے اس ہفتہ کم از کم ایک مریض یا دُکھی کی گھریا اسپتال جا کر سنت کے مطابق غمخواری کی اور اسکو تحفہ (خواہ مکتبۃ المدینہ کا شائع کردہ رسالہ یا پمفلٹ) پیش کرنے کے ساتھ ساتھ **تعویذاتِ عطاریہ** کے استعمال کا مشورہ دیا؟

اُتار دے مری نُس میں ”مَدَنی اِنعامات“

نصیب ہوتا رہے ”مَدَنی قافلہ“ یا رب

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

9 ﴿سورۃ مُلک پڑھنے کا انعام﴾

حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ”جب بندہ قبر میں جائے گا تو عذاب اس کے قدموں کی جانب سے آئے گا تو اس کے قدم کہیں گے: ”تیرے لئے میری طرف سے کوئی راستہ نہیں، کیونکہ یہ رات میں سورۃ مُلک پڑھا کرتا تھا۔“ پھر عذاب اس کے سینے یا پیٹ کی طرف سے آئے گا تو وہ کہے گا کہ ”تمہارے لئے میری جانب سے کوئی راستہ نہیں، کیونکہ یہ رات میں سورۃ مُلک پڑھا کرتا تھا۔“ پھر وہ اس کے سر کی طرف سے آئے گا تو سر کہے گا کہ ”تمہارے لئے میری طرف سے کوئی راستہ نہیں، کیونکہ یہ رات میں سورۃ مُلک پڑھا کرتا تھا۔“ تو یہ سورت روکنے والی ہے، عذاب قبر سے روکتی ہے، توراۃ میں اس کا نام سورۃ مُلک ہے۔ جو اسے رات میں پڑھتا ہے بہت زیادہ اور اچھا عمل کرتا ہے۔

(المستدرک، کتاب التفسیر، باب المانعة من عذاب القبر، الحدیث ۳۸۹۲، ج ۳، ص ۳۲۲)

قبر میں سورۃ مُلک پڑھی جا رہی تھی

خطیب سامرہ حضرت سیدنا ابوالحسن سامری علیہ رحمۃ اللہ الباری بہت پرہیزگار بزرگ تھے، انہوں نے لوگوں کو سامرہ کے قبرستان میں ایک قبر دکھائی کہ مجھے یہاں سے مسلسل سورۃ مُلک پڑھنے کی آواز سنائی دی تھی۔ (شرح الصدور، ص ۱۹۰)

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! سورۃ مُلک کی تلاوت کرنا ایک مد فی النعم بھی ہے چنانچہ مدنی النعم نمبر 3 ہے: کیا آج آپ نے نماز پنجگانہ کے بعد نیر سوتے وقت

کم از کم ایک ایک بار آیتُ الْکُرْسِ، سورۃُ الْإِخْلَاصِ اور تَسْبِيحِ فَاطِمَہ رَضِیَ اللہ تعالیٰ عنہا پڑھی؟ نیز روزِ انہ رات میں سورۃُ الْمَلِکِ پڑھ یا سُن لی؟

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قبر میں فرشتہ قرآن پڑھائے گا

رسولِ ثَقَلَیْن، سلطانِ کونین صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”جو شخص قرآن پڑھنا شروع کرے اور اسے اُذْبَر کرنے سے پہلے ہی مرجائے تو اس کی قَبْرِ میں ایک فرشتہ اسے قرآن شریف سکھاتا ہے تو اس حال میں وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ملاقات کرے گا کہ اسے پورا قرآن حَفَظ ہوگا۔“ (کنز العمال، الحدیث ۶۴۴۲، ج ۱، ص ۳۷۲)

﴿10﴾ سورۃ یٰس شریف کی برکت

مُلکِ یمن میں جب لوگ ایک مُردے کو دفن کر کے واپس ہونے لگے تو انہوں نے قَبْرِ میں مارنے پینے کی آواز سنی۔ پھر اچانک قَبْرِ سے ایک کالا کتا نمودار ہوا۔ ایک شخص نے پوچھا: ”تو کون ہے؟“ اس نے جواب دیا: ”میں میت کا بُر اَمل ہوں۔“ پوچھا: ”پٹائی تمہاری ہو رہی تھی یا اس مُردے کی؟“ اس نے کہا: ”میری ہی ہو رہی تھی، سورۃ یٰس اور دوسری سورتیں اس کے پاس تھیں، وہ میرے اور اس کے درمیان حائل ہو گئیں اور مجھ کو مار بھگا یا۔“ (شرح الصدور ص ۱۸۶)

﴿11﴾ سورۃ سجدہ شفاعت کرے گی

حضرت خالد بن مَعْدَانَ تابعی رَضِیَ اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سورۃ

سجدہ قبر میں اپنے پڑھنے والے کے بارے میں جھگڑا کرے گی اور عرض کرے گی:
 ”يَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ! اگر میں تیری کتاب میں سے ہوں تو اس کے بارے میں میری
 سفارش قبول فرمالے اور اگر میں تیری کتاب میں سے نہیں ہوں تو مجھے اپنی کتاب سے
 مٹا دے۔“ سورۃ سجدہ پرندے کی مانند ہوگی اور اپنے پروں کو پڑھنے والے پر
 پھیلا دے گی، اس کے حق میں شفاعت کرے گی اور اسے قبر کے عذاب سے بچائے
 گی۔ (درمنثور ج ۶ ص ۵۳۵)

﴿12﴾ سورۃ زلزال پڑھنے کی برکتیں

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: جس نے جمعہ
 کے دن مغرب کے بعد دو رکعت نماز پڑھی اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد اِذَا
 زُلْزِلَتْ “ (یعنی سورۃ زلزال) پندرہ مرتبہ پڑھی تو اللہ تعالیٰ اس پر سکرات موت کی سختی
 نرم کر دے گا، اسے عذاب قبر سے محفوظ فرما دے گا اور پُل صراط پر ثابت قدمی عطا
 فرمائے گا۔ (شرح الصدور ص ۱۸۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب میت قبر میں دفن کی جاتی ہے تو قبر اسے
 دباتی ہے، قبر کے دبانے سے نہ مؤمن بچتا ہے نہ کافر، نہ نیک نہ بد، بچہ نہ جوان، فرق
 صرف یہ ہے کہ کافر سخت دباؤ میں پکڑا جاتا ہے اس کی پسلیاں ادھر ادھر ہو جاتی ہیں اور
 مؤمن کے لئے دباؤ ایسا ہوتا ہے جس طرح ماں اپنے بچے کو پیار سے دباتی ہے، بلی
 اپنے بچے کو بھی منہ میں دباتی ہے اور چوہے کو بھی مگر دونوں میں فرق ہے۔

(ماخوذ از مرآۃ المناجیح ج ۱ ص ۱۴۱ اوج ۲ ص ۲۵۷، ۲۵۶)

﴿13﴾ سورہ اخلاص پڑھنے کا فائدہ

حضور اکرم، نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے مرض الموت میں سورۃ الاخلاص پڑھی تو وہ قبر کے فتنے اور اس کے دبانے سے محفوظ رہے

گا۔ (المعجم الاوسط ج ۴ ص ۲۲۲ حدیث ۵۷۸۵)

﴿14﴾ شبِ جمعہ کا دُرود

یُورگان دین علیہم رحمۃ اللہ المبین نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) اِس دُرود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْحَبِيْبِ

اَلْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

وہ موت کے وقت سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زیارت کرے گا اور قبر میں داخل ہوتے وقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اسے قبر میں اپنے رحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔

(أَفْضَلُ الصَّلَوَاتِ عَلَى سَيِّدِ السَّادَاتِ ص ۵۱ مملخصاً)

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِيْبِ ! صَلِّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

﴿15﴾ قبر کی غم گسار

حضرت سیدنا ابراہیم بن ادہم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم فرماتے ہیں کہ میں نے ایک جنازہ کو کندھا دینے کے بعد کہا کہ اللہ عزَّ وَّجَلَّ میرے لیے موت میں برکت

دے۔ تو ایک غیبی آواز سنائی دی: ”اور موت کے بعد بھی۔“ یہ سن کر مجھ پر بہت خوف طاری ہوا۔ جب لوگ اسے دفن کر چکے تو میں قبر کے پاس بیٹھ کر احوالِ آخرت پر غور و فکر کرنے لگا۔ اچانک قبر سے ایک حسین و جمیل شخص باہر نکلا، اس نے صاف ستھرے کپڑے پہن رکھے تھے جن سے خوشبو مہک رہی تھی۔ اس نے مجھ سے کہا کہ: ”اے ابراہیم!“ میں نے کہا: ”کیسک۔“ پھر میں نے ان سے پوچھا: ”خدا عزَّ وَّجَلَّ آپ پر رحم فرمائے، آپ کون ہیں؟“ انہوں نے جواب دیا: تخت پر سے ”موت کے بعد بھی“ کہنے والا میں ہی ہوں۔ میں نے کہا کہ آخر آپ کا نام کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ میرا نام سُنّت ہے میں دنیا میں انسان کی ہمدرد ہوتی ہوں اور قبر میں نور و مونس و غم گسار اور قیامت میں جنت کی طرف رہنما اور قائد بنتی ہوں۔ (شرح الصدور، ص ۲۰۴)

﴿16﴾ تَهَجُّد کا نور

تَا جَدَّارِ حَرَمٍ ، سَرَّ اِیَا جُود و کرم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ایک مرتبہ حضرت ابوذر غفاری رَضِیَ اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: ”جب تم کہیں سفر پر روانہ ہوتے ہو تو کتنی تیاری کرتے ہو! قیامت کی تیاری کا عالم کیا ہوگا! اے ابوذر (رَضِیَ اللہ تعالیٰ عنہ)! کیا میں تم کو ایسی شے کی خبر نہ دوں جو تمہیں قیامت کے دن نفع دے؟“ حضرت سیدنا ابوذر غفاری رَضِیَ اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر قربان ضرور ارشاد فرمائیے تو آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”سخت گرمی کے موسم میں حَشْر کے لئے روزہ رکھو اور رات کی تاریکی میں دو

رکعتیں پڑھو تا کہ قبر میں روشنی ہو۔“

(موسوعة لابن ابی الدنيا، کتاب التہجد و قیام اللیل، الحدیث ۱۰، ج ۱، ص ۲۴۷)

حضرت سیدنا شفیع بنی علیہ رحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں، ہم نے پانچ چیزوں کو پانچ میں پایا (۱) گناہوں کے علاج کو نمازِ چاشت میں (۲) قبروں کی روشنی کو تہجد میں (۳) منکر نکیر کے جوابات کو تلاوتِ قرآن میں (۴) پُل صراط پر سے سلامت گزرنے کو روزہ اور صدقہ و خیرات میں (۵) کُثر میں سایہ عرش پانے کو گوشہ نشینی میں۔ (مُلَخَّصًا مِنْ شَرْحِ الصُّدُور، ص ۱۴۶)

نمازِ تہجد ادا کرنا ایک مدنی انعام بھی ہے چنانچہ مدنی انعام نمبر 19 ہے:

کیا آج آپ نے نمازِ تہجد، اشراق و چاشت اور اَوَائِبِ ادا فرمائے؟

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

﴿17﴾ ایک ہزار انوار

سَيِّدُ الْمُبْلَغِينَ، رَحْمَةُ لِّلْعَالَمِينَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ارشاد فرماتے ہیں کہ ”جس شخص نے عید کے دن تین سو مرتبہ سُبْحَنَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہِ پڑھا اور فوت ہو جانے والے مسلمانوں کی روحوں کو اس کا ثواب ہدیہ کیا تو ہر مسلمان کی قبر میں ایک ہزار انوار داخل ہوتے ہیں اور جب وہ مرے گا اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اس کی قبر میں ایک ہزار انوار داخل فرمائے گا۔“ (مکاشفة القلوب، ص ۳۰۸)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

﴿18﴾ نیکی کی دعوت

اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف وحی فرمائی: ”بھلائی کی باتیں خود بھی سیکھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ، میں بھلائی سیکھنے اور سکھانے والوں کی قبروں کو روشن فرماؤں گا تا کہ ان کو کسی قسم کی وحشت نہ ہو۔“ (حلیۃ الاولیاء ج ۶، ص ۵، رقم ۷۶۲۲)

مُبْلِغِین کی قبریں اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جگمگائیں گی

امیر اہلسنت وامت برکاتہم العالیہ اس روایت کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں: اس روایت سے نیکی کی بات سیکھنے سکھانے کا اجر و ثواب معلوم ہوا۔ سنتوں بھرا بیان کرنے یا درس دینے اور سننے والوں کے توارے ہی نیارے ہو جائیں گے، اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن کی قبریں اندر سے جگمگ جگمگ کر رہی ہوں گی اور انہیں کسی قسم کا خوف محسوس نہیں ہوگا۔ انفرادی کوشش کرتے ہوئے نیکی کی دعوت دینے والوں، مَدَنی قافلے میں سفر اور فکرِ مدینہ کر کے مَدَنی انعامات کا رسالہ روزانہ پُر کرنے کی ترغیب دلانے والوں اور سنتوں بھرے اجتماع کی دعوت پیش کرنے والوں نیز مُبْلِغِین کی نیکی کی دعوت کو سننے والوں کی ثُبُور بھی اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ حُضُور مُفِیضُ النُّور صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے صدقے نور علی نور ہوں گی۔

عطا ہو ”نیکی کی دعوت“ کا خوب جذبہ کہ

دوں دھوم سنتِ محبوب کی مچا یا رب

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہ تعالیٰ علی محمد

﴿19﴾ دنیا میں مصیبت اٹھانا

کسی بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت سیدنا حسن بن ذکوان علیہ رحمۃ الرحمن کو ان کی وفات کے ایک سال بعد خواب میں دیکھا تو استفسار کیا: کوئی قبر میں زیادہ روشن ہیں؟ فرمایا، دُنیا میں مصیبتیں اُٹھانے والوں کی۔

(تنبیہ المغترین، الباب الثالث، ص ۱۶۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! وہ گھپ اندھیری قبر جسے دنیا کا کوئی برقی بلب روشن نہیں کر سکتا ان شاء اللہ عزوجل وہ میٹھے میٹھے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے نور کے صدقے پریشان حالوں کیلئے نور نور ہو کر جگمگا اُٹھے گی۔

خواب میں بھی ایسا اندھیرا کبھی دیکھا نہ تھا جیسا اندھیرا ہماری قبر میں سرکار ہے
یا رسول اللہ آ کر قبر روشن کیجئے ذات بے شک آپ کی تو منبجِ انوار ہے
صلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿20﴾ لوگوں کو تکلیف نہ پہنچانے کا انعام

حضرت سیدنا ابوبکریل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جو لوگوں کو تکلیف پہنچانے سے باز رہا، اللہ عزوجل اُسے قبر کی تکلیف سے بچائے گا۔

(المعجم الكبير، الحديث ۹۲۸، ج ۱۸، ص ۳۶۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی مسلمان کی بلاوجہ شرعی دل آزاری کبیرہ گناہ

حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ سلطانِ دو جہان صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ”مَنْ أَذَى مُسْلِمًا فَقَدْ أَذَانِي وَمَنْ أَذَانِي فَقَدْ أَذَى اللّٰهِ“ یعنی جس نے (بلا وجہ شرعی) کسی مسلمان کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ایذا دی۔“

(المعجم الاوسط، ج ۲ ص ۳۸۶ الحدیث ۳۶۰۷)

﴿21﴾ ایصالِ ثواب

شفیعُ الْمُذْنِبِینِ، جنابِ رحمۃُ الْعَالَمِینِ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ قَبْرِ میں مِیت ڈوبتے ہوئے فریادی کی طرح ہوتی ہے کہ ماں باپ بھائی یا دوست کی دعائے خیر کے پہنچنے کی منتظر رہتی ہے، پھر جب اُسے دعا پہنچ جاتی ہے تو یہ اسے دنیا کی تمام نعمتوں سے زیادہ پیاری ہوتی ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ زمین والوں کی دعا سے قَبْرِ والوں کو ثواب کے پہاڑ دیتا ہے اور یقیناً زندہ کامردوں کے لئے دعائے مغفرت کرنا ان کے لئے تحفہ ہے۔ (شعب الایمان، باب فی بر الوالدین، الحدیث ۷۹۰۵، ج ۶، ص ۲۰۳)

زندوں کا تحفہ

حضرت سیدنا انس رَضِیَ اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے سنا کہ ”جب کوئی مِیت کو ایصالِ ثواب کرتا ہے تو جبرائیل (عَلِیْہِ السَّلَام) اسے ایک نورانی طباق میں رکھ کر قَبْرِ کے کنارے کھڑے ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں: ”اے گہری قَبْرِ کے ساتھی! یہ تحفہ تیرے گھر والوں نے بھیجا ہے، اسے قبول کر لے۔“ پھر جب وہ ثواب اس کی قبر میں داخل ہوتا ہے تو وہ

مردہ اس سے بے حد خوش محسوس کرتا ہے اور اس کے وہ پڑوسی غمگین ہو جاتے ہیں جن کی طرف کوئی شے ہدیہ نہیں کی گئی ہوتی۔“

(المعجم الاوسط للطبرانی، باب من اسمه محمد، الحدیث ۶۵۰۴، ج ۵، ص ۳۷)

”کرم“ کے تین حُرُوف کی نسبت سے ایصالِ ثواب کی 3 حکایات

(۱) باغِ صدقہ کر دیا

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رَضِيَ اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک صحابی نے عرض کی: ”یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! میری ماں فوت ہو چکی ہے اگر میں اس کی طرف سے صدقہ دوں تو کیا وہ اسے نفع پہنچائے گا؟“ رحمتِ ذارین، تاجدارِ رحمتین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”ہاں۔“ انہوں نے عرض کی: ”میرے پاس ایک باغ ہے، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم گواہ رہئے میں نے یہ باغ اُس کی طرف سے صدقہ کر دیا۔“

(الترمذی، کتاب الزکوٰۃ، باب ماجاء فی الصدقة، الحدیث ۶۶۹ ج ۲، ص ۱۴۸)

(۲) فسادِی کی مغفرت

حضرت سیدنا عبد اللہ بن صالح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابونواس کو (اس کے مرنے کے بعد) خواب میں دیکھا کہ وہ بڑی نعمتوں میں ہے۔ میں نے اس سے کہا کہ ”اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا؟“ اس نے جواب دیا کہ ”اللہ تعالیٰ نے میری بخشش فرمانے کے ساتھ ساتھ یہ نعمتیں بھی عطا فرمائی ہیں۔“

میں نے دریافت کیا کہ ”تیری مغفرت کا سبب کیا چیز بنی حالانکہ تُو تو فسادِی تھا؟“ اس نے کہا کہ ”در اصل ایک نیک شخص رات کو قبرستان میں آیا اور اپنی چادر بچھا کر اس پر دو رکعت نماز پڑھی اور ان دونوں رکعتوں میں دو ہزار مرتبہ سورہ اخلاص یعنی **قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ** پڑھ کر اس کا ثواب تمام قبرستان والوں کو بخش دیا۔ چنانچہ اس کی برکت سے **اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ** نے تمام قبرستان والوں کی مغفرت فرمادی اور چونکہ میں بھی ان تمام میں شامل تھا لہذا مجھے بھی بخش دیا۔ (شرح الصدور، ص ۲۹۲)

(۳) روزانہ ایک قرآن پاک ایصالِ ثواب کرنے والا نوجوان

ایک بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ کسی شخص نے خواب میں دیکھا کہ قبرستان کی تمام قبریں پھٹ گئی ہیں اور مردے ان سے باہر نکل کر جلدی جلدی زمین سے کوئی چیز سمیٹ رہے ہیں، لیکن مردوں میں سے ایک شخص فارغ بیٹھا ہوا ہے، وہ کچھ نہیں چنتا۔ اس شخص نے اسے جا کر سلام کیا اور پوچھا: ”یہ لوگ کیا چن رہے ہیں؟“ اس نے جواب دیا: ”زندہ لوگ جو کچھ صدقہ، دُعا یا دُرود وغیرہ اس قبرستان والوں کو بھیجتے ہیں، اس کی برکات سمیٹ رہے ہیں۔“ اس نے کہا: تم کیوں نہیں چنتے؟“ جواب دیا: ”مجھے اس وجہ سے فراغت ہے کہ میرا ایک بیٹا حافظِ قرآن ہے جو فلاں بازار میں حلوہ بیچتا ہے، وہ روزانہ ایک قرآن پاک پڑھ کر مجھے بخشا (یعنی ایصالِ ثواب کرتا) ہے۔“ یہ شخص صبح اُسی بازار میں گیا، دیکھا کہ ایک نوجوان حلوہ بیچ رہا ہے اور اس کے ہونٹ ہل رہے ہیں۔ اس شخص نے جب نوجوان سے پوچھا ”تم کیا پڑھ

رہے ہو؟“ تو اس نے جواب دیا کہ میں روزانہ ایک قرآن پاک پڑھ کر اپنے والدین کو بخشا (یعنی ایصالِ ثواب کرتا) ہوں، اسی کی تلاوت کر رہا ہوں۔ کچھ عرصے بعد اس نے خواب میں دوبارہ اسی قبرستان کے مُردوں کو کچھ چنتے ہوئے دیکھا، اس مرتبہ وہ شخص بھی چنتے میں مصروف تھا کہ جس کا بیٹا اسے قرآن پاک پڑھ کر بخشا (یعنی ایصالِ ثواب) کرتا تھا، اُسے چنتے دیکھ کر اسے بہت تعجب ہوا، اتنے میں اس کی آنکھ کھل گئی۔ صبح اٹھ کر اسی بازار میں گیا اور تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ حلوہ بیچنے والے نو جوان کا بھی انتقال

ہو چکا ہے۔ (روض الریاحین، الحکایۃ السابعة والخمسون بعد المائة، ص ۱۷۷)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

﴿22﴾ صدقہ دینے سے قبر کی گرمی دور ہوتی ہے

حضرت سیدنا عقیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سید المبلغین، رَحْمَةُ اللّٰعَلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”بیشک کسی شخص کا صدقہ اس کی قبر سے گرمی کو دور کر دیتا ہے اور قیامت کے دن مؤمن اپنے صدقے کے سائے

میں ہوگا۔“ (المعجم الکبیر، الحدیث ۷۸۸، ج ۱۷، ص ۲۸۶)

راہِ خدا میں خرچ کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! راہِ خدا عزَّ وَجَلَّ میں خرچ کرنے میں فائدہ ہی فائدہ ہے، آخرت میں اجر و ثواب کی حق داری تو ہے ہی، بعض اوقات دنیا میں بھی اضافے کے ساتھ ہاتھوں ہاتھ اس کا نِعْمَ الْبَدَل عطا کیا جاتا ہے اور یہ

یقینی بات ہے کہ راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں دینے سے بڑھتا ہے گھٹتا نہیں جیسا کہ حضرت سیدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ مال میں کمی نہیں کرتا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ مُعاف کرنے کی وجہ سے بندے کی عزت ہی بڑھاتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر انکساری کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے بلندی عطا فرماتا ہے۔

(صحیح مسلم ص ۱۳۹۷ حدیث ۲۵۸۸)

اپنے صدقاتِ دعوتِ اسلامی کو دیجئے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر تحریک دعوتِ اسلامی 41 سے زیادہ شعبہ جات میں مدنی کام کر رہی ہے۔ برائے کرم! اپنی زکوٰۃ و عشر اور صدقات و خیرات دعوتِ اسلامی کو دینے کے ساتھ ساتھ اپنے رشتہ داروں، پڑوسیوں اور دوستوں پر بھی انفرادی کوشش فرما کر ان کے زکوٰۃ و عشر اور دیگر عطیات و دعوتِ اسلامی کے مدنی مرکز پر پہنچا کر یا کسی ذمہ دار اسلامی بھائی کو دے کر یا مدنی مرکز پر فون کر کے کسی اسلامی بھائی کو طلب فرما کر انہیں عنایت فرما دیجئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا سینہ مدینہ بنائے۔

امین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ کراچی، پاکستان

فون: 91-4921389

www.dawateislami.net / www.dawateislami.org

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہ تعالیٰ علی محمد

﴿23 تا 29﴾ ختم نہ ہونے والے 7 عمل

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِيَ اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”مومن کے انتقال کے بعد اس کے عمل اور نیکیوں میں سے جو کچھ اسے ملتا رہے گا، وہ یہ ہے: (۱) اس کا وہ علم جسے اس نے سکھایا اور پھیلایا اور (۲) نیک بیٹا جسے اس نے چھوڑا، یا (۳) وہ قرآن پاک جسے ورثہ میں چھوڑا، یا (۴) وہ مسجد جسے اس نے بنایا، یا (۵) مسافر خانہ بنایا، یا (۶) کسی نہر کو جاری کیا، یا (۷) وہ صدقہ جاریہ جسے اس نے حالتِ صحت اور زندگی میں اپنے مال سے دیا، ان کا ثواب اسے موت کے بعد بھی ملتا رہے گا۔“

(ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب ثواب معلم الناس الخیر، الحدیث ۲۴۲، ج ۱، ص ۱۵۸)

علم قبر میں ساتھ رہے گا

سید المرسلین، جنابِ رحمۃ اللّٰلّٰمین صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب عالم فوت ہوتا ہے تو اس کا علم قیامت تک قبر میں اس کو مانوس کرنے کے لئے مُتَشَکِّل ہو کر (یعنی شکل اختیار کر کے) رہتا ہے اور زمین کے کیڑوں کو دور کرتا ہے۔

(شرح الصدور للسیوطی، باب احادیث الرسول ﷺ فی عدة امور، ص ۱۵۸)

اولاد کو علم دین سکھانے کی برکت

حضرت سیدنا عیسیٰ رُوح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ایک قبر کے پاس سے گزرے تو دیکھا کہ قبر میں مُردے کو عذاب ہو رہا تھا۔ کچھ دیر بعد پھر گزرے تو دیکھا کہ قبر میں نور ہی نور ہے اور وہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت برس رہی ہے۔ آپ عَلَیْہِ

السلام بہت حیران ہوئے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کی: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اس کا راز بتا دے کہ پہلے اس پر عذاب کیوں ہو رہا تھا اور اب اسے جنت کی نعمتیں کیسے مل گئیں؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ”اے عیسیٰ! یہ سخت گنہگار اور بدکار تھا، اس وجہ سے عذاب میں گرفتار تھا، مرنے کے بعد اس کے گھر لڑکا پیدا ہوا اور آج اس کو مدرسے بھیجا گیا، استاذ نے اسے بِسْمِ اللہ پڑھائی، مجھے حیا آئی کہ میں زمین کے اندر اس شخص کو عذاب دوں جس کا بچہ زمین پر میرا نام لے رہا ہے۔“

(التفسیر الکبیر، الباب الحادی عشر، ج ۱، ص ۱۵۵)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ علم دین سکھانے کا ایک ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدارس المدینہ اور جامعات المدینہ بھی ہیں جہاں پر ہزار ہا طلبہ و طالبات الگ الگ علم دین حاصل کرتے ہیں۔

مری آنے والی نسلیں تیرے عشق ہی میں مچلیں

انہیں نیک تم بنانا مدنی مدینے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿30﴾ مسلمان کے دل میں خوشی داخل کرنے کا ثواب

نبی رحمت، شفیع اُمت، قاسم نعمت صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص کسی مؤمن کے دل میں خوشی داخل کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس خوشی سے ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت اور ذکر میں مصروف رہتا ہے۔ جب وہ بندہ اپنی قبر میں چلا جاتا ہے تو وہ فرشتہ اس کے پاس آ کر پوچھتا ہے: ”کیا تو

مجھے نہیں پہچانتا؟“ وہ کہتا ہے کہ ”تو کون ہے؟“ تو وہ فرشتہ کہتا ہے کہ ”میں وہ خوشی ہوں جسے تو نے فلاں کے دل میں داخل کیا تھا، آج میں تیری وحشت میں تجھے اُلس پہنچاؤں گا اور سوالات کے جوابات میں ثابت قدم رکھوں گا اور تجھے روزِ قیامت کے مناظر دکھاؤں گا اور تیرے لئے تیرے رب عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سفارش کروں گا اور تجھے جنت میں تیرا ٹھکانا دکھاؤں گا۔“ (الترغیب والترہیب، کتاب البر والصلة، باب الترغیب فی قضاء حوائج المسالین، الحدیث ۲۳، ج ۳، ص ۲۶۶)

سُبْحَنَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! کسی کے دل میں خوشی داخل کرنا کتنا آسان مگر اس کا انعام کتنا شاندار ہے، مگر یہ فضیلت اسی وقت حاصل ہو سکے گی جب وہ خوشی عین شریعت کے مطابق ہو چنانچہ اگر عورت نے شوہر کو خوش کرنے کے لئے بے پردگی کی یا بیٹے نے باپ کو خوش کرنے کے لئے داڑھی منڈادی یا ایک مٹھی سے گھٹادی تو وہ اس فضیلت کا ہرگز حقدار نہیں ہوگا بلکہ مبتلائے عذابِ نار ہوگا۔ ہم اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے غضب سے پناہ مانگتے ہیں اور اس سے رحمت کا سوال کرتے ہیں۔

کسی کے دل میں خوشی داخل کرنے کے چند کام

❀ کسی پیاسے کو پانی پلا دینا ❀ کسی بھوکے کو کھانا کھلا دینا ❀ کوئی دعا کے لئے کہے تو فوراً اس کے لئے دعا کر دینا ❀ ضرورت مند کی مدد کرنا ❀ حاجت مند کو قرض دینا ❀ تنگدست مقروض کو قرض ادا کرنے میں مہلت دینا ❀ غریب مریض کی عیادت کو جانا ❀ مسکرا کر بات کرنا ❀ کوئی غلطی کر بیٹھے تو اس سے درگزر

کرنا ❀ پسندیدہ چیز کھلانا ❀ اہم مواقع پر تحفہ دینا ❀ والدین کی خدمت کرنا ❀ مظلوم کی مدد کرنا ❀ دوران سفر بیٹھنے کے لئے جگہ دے دینا۔

رہیں بھلائی کی راہوں میں گامزن ہر دم

کریں نہ رُخ مرے پاؤں گناہ کا یارب

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

عذابِ قبر سے محفوظ رہنے والے خوش نصیب

(۱) شہید عذابِ قبر سے محفوظ رہتا ہے

حضرت سیدنا مقدم بن معدی کرب رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ ”شہنشاہِ خوشِ نصال، پیکرِ حُسن و جمال صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”بیشک اللہ عَزَّوَجَلَّ شہید کو چھ انعام عطا فرماتا ہے: (۱) اس کے خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی اس کی مغفرت فرما دیتا ہے اور جنت میں اسے اس کا ٹھکانا دکھا دیتا ہے (۲) اسے عذابِ قبر سے محفوظ فرماتا ہے (۳) قیامت کے دن اسے بڑی گھبراہٹ سے امن عطا فرمائے گا (۴) اس کے سر پر وقار کا تاج رکھے گا جس کا یا قوت دنیا اور اس کی ہر چیز سے بہتر ہوگا (۵) اس کا حُوروں میں سے ۷۲ حوروں کے ساتھ نکاح کرائے گا (۶) اس کی ستر رشتہ داروں کے حق میں شفاعت قبول فرمائے گا۔“

(ابن ماجہ، کتاب الجہاد، باب فضل الشہادۃ فی سبیل اللہ، الحدیث ۲۷۹۹، ج ۳، ص ۳۶۰)

(۲) پیٹ کے مرض میں مرنے والا

سَيِّدُ الصَّالِحِينَ، سَيِّدُ الْمُرْسَلِينَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ جسے اس کے پیٹ نے مارا (یعنی جسے پیٹ کی تکلیف کی وجہ سے موت آئی) تو اسے عذابِ قبر نہ ہوگا۔

(جامع الترمذی، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی الشهداء من ہم، الحدیث ۱۰۶۶، ج ۲، ص ۳۳۴)

مُفَسِّرِ شَهِيرِ حَکِيمُ الْأُمَمَاتِ حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں: پیٹ کی بیماری سے مرنے والا عذابِ قبر سے محفوظ ہے کیونکہ اسے دنیا میں اس مرض کی وجہ سے بہت تکلیف پہنچ چکی ہے، یہ تکلیفِ قبر کا دفعیہ بن گئی۔

(مرآۃ المناجیح، ج ۲، ص ۴۳۵، ۴۳۶)

(۳) جمعہ کے دن فوت ہونے والا

مصطفیٰ جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”جو مسلمان جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات فوت ہو جائے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو عذابِ قبر سے محفوظ رکھتا ہے۔“

(جامع الترمذی، کتاب الجنائز، باب فیمن مات یوم الجمعة، الحدیث ۱۰۷۶، ج ۲، ص ۳۳۹)

مُفَسِّرِ شَهِيرِ حَکِيمُ الْأُمَمَاتِ حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں: یعنی جمعہ کی شب یا جمعہ کے دن مرنے والے مومن سے نہ حسابِ قبر ہو نہ عذابِ قبر کیونکہ اس دن کی موت شہادت کی موت ہے اور شہید حساب و عذاب سے

محفوظ ہے جیسا کہ دیگر روایات میں ہے ہم پہلے بتا چکے ہیں کہ آٹھ شخصوں سے حساب قبر نہیں ہوتا جن میں سے ایک یہ بھی ہے۔ (مراۃ المناجیح، ج ۲، ص ۳۲۸، ۳۲۹)
 صَلُّوا عَلَى الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۴) قبر میں وحشت نہ ہوگی

شَفِیعُ الْمُذْنِبِیْنَ، اَنِیسُ الْغُرِیْبِیْنَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے دن میں سو مرتبہ ”لَا اِلٰهَ اِلَّا اللہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْن“ پڑھا تو وہ فقر سے محفوظ رہے گا، اسے قبر میں وحشت نہ ہوگی اور جنت کے دروازے اس کیلئے کھل جائیں گے۔ (کنز العمال، الحدیث ۳۸۹۳، ج ۲، ص ۱۰۳)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قبر میں خوشخبری پانے والوں کی حکایات

(۱) کلمہ شہادت کی تصدیق کرنے والے کی بخشش ہوگی

ایک بصری بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بھتیجا غلط صحبت میں پڑ گیا اور طوائفوں کے پاس آنے جانے لگا۔ وہ جب بھی اپنے بھتیجے کو نصیحت کرتے وہ سنی اُن سنی کر دیتا۔ بعد انتقال جب اس لڑکے کو قبر میں اتار دیا گیا تو لوگوں کو کچھ شبہ ہوا، چنانچہ ایک اینٹ ہٹا کر اندر دیکھا گیا تو معلوم ہوا کہ اس کی قبر بصرہ کے گھڑ دوڑ کے میدان سے بھی وسیع ہے اور وہ درمیان میں کھڑا ہے۔ اینٹ کو اسی جگہ واپس لگا دیا گیا اور گھر آ کر جب اس کی بیوی سے اس کے اعمال کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اس نے کہا کہ یہ جب موزن کو یہ کہتے سنتا: ”أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ

مُحَمَّدًا رَسُولَ اللَّهِ (یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے سوا کوئی معبود نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے رسول ہیں) ”تو کہا کرتا: ”وَإِنَّا أَشْهَدُ بِمَا شَهِدْتَ بِهِ“ یعنی جس کی تو گواہی دیتا ہے اسی کی گواہی میں بھی دیتا ہوں۔“ اور دوسروں سے بھی کہتا تھا کہ یہی کہو۔

(الموسوعة لابن ابی الدنيا، الحديث ۳۱۹، ج ۵، ص ۵۰۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح ہر برائی سے بچنا ضروری ہے اسی طرح چھوٹی سے چھوٹی نیکی چھوڑنی نہیں چاہئے کیا معلوم کہ وہ نیکی جو بظاہر بہت آسان نظر آتی ہے ہماری بخشش کا وسیلہ بن جائے۔ اس حکایت سے کسی کو یہ غلط فہمی نہ ہو جائے کہ مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ خوب جی بھر کے گناہ کرتے رہیں گے، تھوڑی بہت نیکیاں کر لیا کریں گے کوئی نہ کوئی نیکی بخشش کا سبب بن ہی جائے گی، ایسا سوچنا نادانی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے وہ چاہے تو نیکیوں کے پہاڑ کھڑے کرنے والے کو صرف ایک گناہ کی وجہ سے جہنم میں بھیج دے اور اگر چاہے تو گناہوں کے دفتر بھرے ہونے کے باوجود کسی کو محض ایک نیکی کی وجہ سے بخش دے، بہر حال یہ سب اس کی مرضی پر موقوف ہے، ہمیں خوب خوب نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کی سعی کرنی چاہئے۔ نیز اس حکایت سے ضمناً اذان کا جواب دینے کا فائدہ بھی معلوم ہوا، جواب اذان کی احادیث مبارکہ میں بڑی فضیلت آئی ہے چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ رسالے ”فیضانِ اذان“ میں ہے:

اذان کے جواب کی فضیلت

مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ایک بار فرمایا: اے عورتو! جب تم بلال کو اذان و اقامت کہتے سنو تو جس طرح وہ کہتا ہے تم بھی کہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے لئے ہر کلمہ کے بدلے ایک لاکھ نیکیاں لکھے گا اور ایک ہزار درجات بلند فرمائے گا اور ایک ہزار گناہ مٹائے گا۔ خواتین نے یہ سُن کر عرض کی، یہ تو عورتوں کیلئے ہے مردوں کیلئے کیا ہے؟ فرمایا: مردوں کیلئے دُگنا۔

(تاریخ دمشق لابن عساکر ج ۵ ص ۷۵)

3 کروڑ 24 لاکھ نیکیاں کمائیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت پر قربان! اُس نے ہمارے لئے نیکیاں کمانا، اپنے درجات بڑھوانا اور گناہ بخشوانا کس قدر آسان فرمادیا ہے مگر افسوس! اتنی آسانیوں کے باوجود بھی ہم غفلت کا شکار رہتے ہیں۔ پیش کردہ حدیث مبارک میں جوابِ اذان کی جو فضیلت بیان ہوئی ہے اُس کی تفصیل ملاحظہ فرمائیے:

”اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ“ یہ دو کلمات ہیں اس طرح پوری اذان میں ۱۵ کلمات ہیں۔ اگر کوئی اسلامی بہن ایک اذان کا جواب دے یعنی مُؤَدِّن جو کہتا جائے اسلامی بہن بھی دوہراتی جائے تو اُس کو ۱۵ لاکھ نیکیاں ملیں گی۔ ۱۵ ہزار درجات بلند ہونگے اور ۱۵ ہزار گناہ مُعَاف ہونگے۔ اور اسلامی بھائیوں کیلئے یہ سب دُگنا ہے۔

فجر کی اذان میں دو مرتبہ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ التَّوْمِ ہے تو فجر کی اذان میں ۱۷ کلمات ہو گئے اور یوں فجر کی اذان کے جواب میں ۱۷ لاکھ نیکیاں، ۱۷ ہزار درجات کی بلندی اور ۱۷ ہزار گناہوں کی معافی ملی اور اسلامی بھائیوں کیلئے دُگنا۔ اقامت میں دو مرتبہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ بھی ہے یوں اقامت میں بھی ۱۷ کلمات ہوئے تو اقامت کے جواب کا ثواب بھی فجر کی اذان کے جواب جتنا ہوا۔ الحاصل اگر کوئی اسلامی بہن، اہتمام کیساتھ روزانہ پانچوں نمازوں کی اذانوں اور پانچوں اقامتوں کا جواب دینے میں کامیاب ہو جائے تو اُسے روزانہ ایک کروڑ باسٹھ لاکھ نیکیاں ملیں گی، ایک لاکھ باسٹھ ہزار درجات بلند ہو گئے اور ایک لاکھ باسٹھ ہزار گناہ معاف ہو گئے اور اسلامی بھائی کو دُگنا یعنی 3 کروڑ 24 لاکھ نیکیاں ملیں گی، 3 لاکھ 24 ہزار درجات بلند ہو گئے اور 3 لاکھ 24 ہزار گناہ معاف ہو گئے۔

اذان و اقامت کے جواب کا طریقہ

مُؤَذِّن صاحب کو چاہئے کہ اذان کے کلمات ٹھہر ٹھہر کر کہیں۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ دونوں مل کر (بغیر سکتے کے ایک ساتھ پڑھنے کے اعتبار سے) ایک کَلِمہ ہیں دونوں کے بعد سکتے کرے (یعنی چُپ ہو جائے) اور سکتے کی مقداریہ ہے کہ جواب دینے والا جواب دے لے، سکتے کا ترک مکروہ ہے اور ایسی اذان کا اعادہ مُسْتَحَب ہے۔ (دُرِّمُخْتَار وَرَدُ الْمُخْتَار ج ۲ ص ۶۶) جواب دینے والے کو چاہئے کہ جب مُؤَذِّن صاحب اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر سکتے کریں یعنی خاموش ہوں اُس وقت اَللّٰهُ اَكْبَرُ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے۔ اسی طرح دیگر کلمات کا جواب دے۔ جب مُؤَدِّن پہلی بار اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہے یہ کہے: صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ترجمہ: آپ پر دُرود

ہو یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) (رَدُّ الْمُحْتَار ج ۲ ص ۸۴)

جب دوبارہ کہے، یہ کہے:

قُرَّةَ عَيْنِي بِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! آپ سے میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اور ہر بار اُنکوٹھوں کے ناخن آنکھوں سے لگا لے، آخر میں کہے:

اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِالسَّعَةِ وَالْبَصْرِ اے اللہ عزَّ وَّجَلَّ! میری سننے اور دیکھنے کی قُوَّت سے مجھے نفع عطا فرما۔ (اَيْضًا)

جو ایسا کرے سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اسے اپنے پیچھے پیچھے

جَنّت میں لے جائیں گے۔ (اَيْضًا)

حَتّٰی عَلٰی الصَّلٰوةِ اور حَتّٰی عَلٰی الْفَلَاحِ کے جواب میں (چاروں بار) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں کہے (یعنی مُؤَدِّن نے جو کہا وہ بھی کہے اور لَا حَوْلَ بھی) بلکہ مزید یہ بھی ملا لے:

مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ ترجمہ: جو اللہ عزَّ وَّجَلَّ نے چاہا ہوا، جو نہیں چاہا نہ ہوا

(دُرِّ مُخْتَار وَرَدُّ الْمُحْتَار ج ۲ ص ۸۲، عالمگیری ج ۱ ص ۵۷)

الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کے جواب میں کہے:

صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ وَبِالْحَقِّ نَطَقْتَ ترجمہ: تُو سچا اور نیکو کار ہے اور تُو نے حق کہا ہے۔

(دُرِّ مُخْتَار وَرَدُّ الْمُحْتَار ج ۲ ص ۸۳)

اقامت کا جواب مُسْتَحَب ہے۔ اس کا جواب بھی اسی طرح ہے فرق اتنا ہے کہ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کے جواب میں کہے:

أَقَامَهَا اللَّهُ وَأَدَامَهَا مَا دَامَتِ السَّلَاطَةُ وَالْأَرْضُ
ترجمہ: اللہ عزوجل اس کو قائم رکھے جب تک آسمان اور زمین ہیں۔

(بہار شریعت ج ۱ ص ۴۷۳، عالمگیری ج ۱ ص ۵۷) (نماز کے احکام ص ۹۴۳)

(۲) سورہ کہف کی تلاوت کی برکت

سیف الدین بلبان کا بیان ہے کہ میں نے قبرستان میں ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ایک قبر کے پاس روتے ہوئے تلاوت کر رہا ہے اور دعائیں مانگ رہا ہے، میرے پوچھنے پر اس نے بتایا: یہ میرے دوست کی قبر ہے، اس نے تلاوت کرتے ہوئے میری نگاہوں کے سامنے دم توڑا، تدفین کے بعد میں نے اسے خواب میں دیکھا تو حال دریافت کیا، اس نے بتایا: جب تم لوگ مجھے قبر میں رکھ کر چلے گئے تو ایک غضبناک کتا میری طرف بڑھا، قریب تھا کہ وہ مجھ پر حملہ کر دیتا مگر ایک انتہائی خوبصورت و پاکیزہ بزرگ وہاں تشریف لے آئے اور کتے کو وہاں سے بھگا دیا اور میرے پاس بیٹھ گئے، ان کی صحبت سے مجھے بہت سکون ملا، میں نے ان سے پوچھا: آپ کون ہیں؟ فرمایا: تم جمعہ کے دن سورہ کہف پڑھا کرتے تھے میں اُسی کا

ثواب ہوں۔ (الدر الکامنة فی اعیان المائة لابن حجر عسقلانی ج ۵ ص ۳۵۲)

(۳) قبر میں لائبریری

حافظ ابوالعلاء ہمدانی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْعَظِیْمِ کو ان کی وفات کے بعد کسی نے ایک ایسے شہر علم میں دیکھا کہ جس کے درود یو اسب کتابوں کے بنے ہوئے تھے۔ ان سے اس کا سبب پوچھا گیا تو بتایا کہ میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کی تھی کہ جس طرح میں دنیا میں علم میں مصروف ہوں اسی طرح آخرت میں بھی مصروف رہوں۔ لہذا یہاں پر بھی مجھے یہی مصروفیت نصیب ہوئی ہے۔ (شرح الصدور ص ۱۹۰)

(۴) شیخین کے دیوانے کی نجات

شیخ طریقت امیر اہلسنت وامت برکاتہم العالیہ اپنے رسالے ”مردے کے صدے“ صفحہ 38 پر لکھتے ہیں: ”ایک شخص کو انتقال کے بعد خواب میں دیکھ کر پوچھا گیا: مَا فَعَلَ اللہُ بِکَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ جواب دیا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میری مغفرت فرمادی۔ پوچھا: مُنْکَرِ نَکِر کے ساتھ کیسی گزری؟ جواب دیا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کرم سے میں نے اُن سے عرض کی، حضرات ابو بکر صدیق و عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے وسیلے سے مجھے چھوڑ دیجئے۔ تو ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: اس نے بہت ہی بزرگ ہستیوں کا وسیلہ پیش کیا ہے لہذا اس کو چھوڑ دو۔ چنانچہ وہ مجھے چھوڑ کر تشریف لے گئے۔

(مُلَخَّصًا مِنْ شَرْحِ الصُّدُور، باب فتنۃ القبر الخ، ص ۱۴۱)

(۵) اولیاء کے نام لیوا کی نجات

ایک نیک شخص جو حضرت سیدنا ابو یزید عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْمَجِید کے دیوانے اور

آپ کے غاشیہ بردار یعنی فرماں بردار خادم تھے، اُن کی وفات ہو گئی، تدفین کے بعد قبر شریف کے پاس موجود بعض افراد نے سنا وہ منکر نکیر سے کہہ رہے تھے: ”مجھ سے کیوں سوالات کرتے ہو میں تو ابو یزید کے غاشیہ برداروں میں سے ہوں۔“ پُچنانچہ منکر نکیر انہیں چھوڑ کر تشریف لے گئے۔ (مُلَخَّصًا مِنْ شَرْحِ الصُّدُور، باب فتنۃ القبر الخ، ص ۱۴۲)

دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے لئے مَدَنی قافلوں میں سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر ماہ اپنے یہاں کے ذیلی نگران کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔ ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے ایمان کی حفاظت اور سنتوں پر عمل کا ذہن بنے گا نیز عذابِ قبر سے نجات کا سامان ہوگا۔ (مُرَدے کے صدمے، ص ۹۳)

(۶) بے شک مجھے دو جنتیں عطا کی گئیں

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ مبارک میں ایک نوجوان بہت متقی و پرہیزگار و عبادت گزار تھا۔ حضرت عمر رَضِيَ اللہ تعالیٰ عنہ بھی اس کی عبادت پر تعجب کیا کرتے تھے۔ وہ نوجوان نمازِ عشاء مسجد میں ادا کرنے کے بعد اپنے بوڑھے باپ کی خدمت کرنے کے لئے جایا کرتا تھا۔ راستے میں ایک خوب رو عورت اسے اپنی طرف بلاتی اور چھیڑتی تھی، لیکن یہ نوجوان اس پر توجہ دیئے بغیر نگاہیں جھکائے جایا کرتا تھا۔ آخر کار ایک دن وہ نوجوان شیطان کے دُغلا نے اور اس عورت کی دعوت پر برائی کے ارادے سے اس کی جانب بڑھا، لیکن جب

دروازے پر پہنچا تو اسے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانِ عالیشان یاد آ گیا:

إِنَّ الَّذِينَ اتَّقَوْا إِذَا مَسَّهُمْ طَٰفٌ
مِّنَ الشَّيْطَانِ تَذَكَّرُوا فَإِذَا هُمْ
مُبْصِرُونَ ۝

ترجمہ کنز الایمان: بے شک وہ جو ڈروالے
ہیں جب انہیں کسی شیطانی خیال کی ٹھیس لگتی
ہے ہوشیار ہو جاتے ہیں اسی وقت ان کی

آنکھیں کھل جاتی ہیں۔ (پ ۹، الاعراف ۲۰۱)

اس آیتِ پاک کے یاد آتے ہی اس کے دل پر اللہ تعالیٰ کا خوف اس قدر
غالب ہوا کہ وہ بے ہوش ہو کر زمین پر گر گیا۔ جب یہ بہت دیر تک گھر نہ پہنچا تو اس کا
بوڑھا باپ اسے تلاش کرتا ہوا وہاں پہنچا اور لوگوں کی مدد سے اسے اٹھوا کر گھر لے
آیا۔ ہوش آنے پر باپ نے تمام واقعہ دریافت کیا، نوجوان نے پورا واقعہ بیان کر کے
جب اس آیتِ پاک کا ذکر کیا تو ایک مرتبہ پھر اس پر اللہ تعالیٰ کا شدید خوف غالب ہوا،
اس نے ایک زوردار چیخ ماری اور اس کا دم نکل گیا۔ راتوں رات ہی اس کے غسل و کفن
و دفن کا انتظام کر دیا گیا۔ صبح جب یہ واقعہ حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللہ تعالیٰ عنہ کی
خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ اس کے باپ کے پاس تعزیت کے لئے تشریف لے
گئے۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ ”ہمیں رات کو ہی اطلاع کیوں نہیں دی، ہم بھی
جنازے میں شریک ہو جاتے؟“ اس نے عرض کی، ”امیر المومنین! آپ کے آرام کا
خیال کرتے ہوئے مناسب معلوم نہ ہوا۔“ آپ نے فرمایا کہ ”مجھے اس کی قبر پر لے
چلو۔“ وہاں پہنچ کر آپ رَضِيَ اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ آیتِ مبارکہ پڑھی:

وَلَمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتٍ ۖ تَرْمَهُ كُنُزُ الْأَيِّمَانِ : اور جو اپنے رب کے

(پ ۲۷، الرحمن: ۴۶) حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اس کے

لئے دو جنتیں ہیں۔

توقبدر میں سے اس نو جوان نے بلند آواز کے ساتھ پکار کر کہا: ”یا امیر المؤمنین! بیشک میرے رب عَزَّوَجَلَّ نے مجھے دو جنتیں عطا فرمائی ہیں۔“

(شرح الصدور ص ۲۱۳)

(۷) درجات میں فرق

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں نے خدا تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ مجھے اہل قبور کے مقامات دکھا دے۔ ایک روز کیا دیکھتا ہوں کہ قبریں پھٹ گئیں۔ اب ان میں سے کچھ مردے تو ”ریشم“ پر سو رہے ہیں اور کچھ ”دیباچ“ پر، کچھ ”پھولوں کی سیج“ پر اور کچھ ”تختوں“ پر، کچھ ہنس رہے ہیں تو کچھ رو رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر میں نے عرض کی: **يَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ** اگر تو چاہتا تو ان سب کو ایک ہی مقام عطا فرما دیتا! **توقبدر** والوں ہی میں سے کسی نے پکارا کہ اے فلاں! یہ قبریں اعمال کی منازل ہیں، جو ”سُنْدُس نشین“ ہیں وہ خوش خلق تھے، جو ”حریر و دیباچ نشین“ ہیں وہ شہداء ہیں، جو ”پھولوں کی سیج“ پر سونے والے ہیں وہ روزہ دار ہیں اور ”تخت والے“ **اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ** کے لئے آپس میں محبت کرنے والے ہیں، جبکہ رونے والے گنہگار اور ہنسنے والے توبہ شعار ہیں۔

(شرح الصدور، ص ۱۸۷)

(۸) مفتی دعوتِ اسلامی کی جب قبر کھلی

شیخ طریقت، امیر اہلسنت وامت برکاتہم العالیہ اپنی کتاب ”غیبت کی تباہ کاریاں“ صفحہ 466 پر لکھتے ہیں: تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کی ”مرکزی مجلس شوریٰ“ کے رکن مفتی دعوتِ اسلامی الحاج الحافظ اقلقاری حضرت علامہ مولانا مفتی محمد فاروق العطار المدنی علیہ رحمۃ اللہ العفی کے بارے میں میرا احسن ظن ہے کہ وہ دعوتِ اسلامی کے مخلص مبلغ اور اللہ عزوجل سے ڈرنے والے بزرگ تھے اور گویا اس حدیث پاک کے مصداق تھے: ”كُنْ فِي الدُّنْيَا كَمَا تَكُ غَرِيبٌ“ یعنی دنیا میں اس طرح رہو کہ گویا تم مسافر ہو۔“ (صحیح البخاری ج ۴ ص ۲۲۳ حدیث ۶۴۱۶) ۸ محرم الحرام ۱۴۲۷ھ بمطابق 17-2-2006 بروز جمعہ نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے بعد اپنی قیام گاہ (واقع گلشنِ اقبال، باب المدینہ کراچی) میں اچانک حرکتِ قلب بند ہونے کے سبب بعمُر تقریباً 30 برس جوانی کے عالم میں انتقال فرما گئے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو صحرائے مدینہ، باب المدینہ کراچی میں دفن کیا گیا۔ وصال شریف کے تقریباً 3 سال 7 مہینے 10 دن بعد یعنی 25 رجب المرجب ۱۴۳۰ھ بمطابق 18-7-2009 ہفتہ اور اتوار کی درمیانی رات باب المدینہ کراچی میں کئی گھنٹے تک موسلا دھار برسات ہوئی جس کی وجہ سے مفتی دعوتِ اسلامی حافظ محمد فاروق عطار علیہ رحمۃ اللہ الباری کی قبر درمیان سے کھل گئی۔ جو اسلامی بھائی صحرائے مدینہ میں حفاظتی امور پر متعین ہیں انہوں نے صبح کے وقت دیکھا کہ قبر سے سبز رنگ کی روشنی نکل رہی ہے۔ عارضی طور پر قبر دُرُست کرنے والے اسلامی بھائیوں کا حلفیہ (یعنی قسم کھا کر) کچھ یوں بیان

ہے کہ ہم نے دیکھا کہ تدفین کے تقریباً ساڑھے تین سال بعد بھی مفتی دعوتِ اسلامی قُدسِ سرُّہ السَّامی کی مبارک لاش اور کفنِ اس طرح سلامت تھے کہ گویا ابھی انتقال ہوا ہو، تکفین کے وقت سر پر رکھا جانے والا سبز سبز عمامہ شریف آپ کے سر مبارک پر اپنے جلوے لٹا رہا تھا، عمامے شریف کی سیدھی جانب کان کے نزدیک آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زلفوں کا کچھ حصہ اپنی بہاریں دکھا رہا تھا، پیشانی نورانی تھی اور چہرہ مبارک بھی قبلہ رخ تھا۔ مفتی دعوتِ اسلامی کی قبور مبارک سے خوشبو کی ایسی لپٹیں آرہی تھیں کہ ہمارے مشامِ جاں مُعطر ہو گئے۔ قبر میں بارش کا پانی اتر جانے کی وجہ سے یہ امکان تھا کہ قبور مزید صُحنس جائے اور سلیں مرحوم کے وجوہِ مسعود و مَصدمہ پہنچائیں لہذا اس واقعے کے تقریباً دس روز بعد یعنی شبِ بدھ ۶ شعبان المعظم ۱۴۳۰ھ (28-7-2009) بَشْمُول مفتیانِ کرام و علمائے عظام ہزار ہا اسلامی بھائیوں کا کثیر مجمع ہوا، غلامزادہ ابوالسید حاجی عبید رضا ابنِ عطار مدنی سَلَّمُ اللہُ الغنی پہلے سے موجود شگاف کے ذریعے قبور کے اندر اترے تاکہ یہ اندازہ لگائیں کہ آیا منتقلی کیلئے جسم مبارک باہر نکالنے کی حاجت ہے یا اندر رہتے ہوئے بھی قبور شریف کی تعمیرِ نو ممکن ہے۔ انہوں نے اندر کا جائزہ لیا اور اندر ہی سے دعوتِ اسلامی کے دارالافتاء اہلسنت کے مفتی صاحب کو صورتِ حال بیان کی انہوں نے بدن مبارک باہر نہ نکالنے کا حکم فرمایا، غلامزادہ حاجی عبید رضا کو مودی کیمبرہ دیا گیا چنانچہ پرانی قبر کے اندرونی ماحول اور اوپر سے مٹی وغیرہ گرنے کے باوجود اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ انہوں نے عمامہ شریف، پیشانی مبارک اور زلفوں کے بعض حصے کی کامیاب مووی بنالی جو کہ کچھ ہی دیر بعد ”صحرائے مدینہ“ میں لگائی گئی مختلف اسکریٹوں پر

ہزاروں اسلامی بھائیوں کو دکھا دی گئی، اُس وقت لوگوں کے جذبات دیدنی تھے، یہ روح پرور منظر دیکھ کر بے شمار اسلامی بھائی اشکبار ہو گئے۔ اس کے بعد آنے والی رات یعنی بدھ اور جمعرات کی درمیانی شب ۷ شعبان المعظم ۱۴۳۰ھ (29-7-2009) کو دعوت اسلامی کے مدنی چینل پر براہ راست ”خصوصی مدنی مکالمہ“ نشر کیا گیا جس میں دنیا کے مختلف ممالک کے لاکھوں ناظرین کو کمرے کے اندر محفوظ کردہ قبر کا اندرونی منظر اور مفتی دعوت اسلامی قدس سرہ السامی کی تقریباً ساڑھے تین سال پرانی صحیح سلامت لاش مبارک کے عمامہ شریف، پیشانی مبارک اور گیسو مبارک کے کچھ بالوں کی زیارت کروائی گئی۔ چونکہ یہ خبر ہر طرف جنگل کی آگ کی طرح پھیل چکی تھی لہذا مختلف شہروں کے جدا جدا علاقوں کے اسلامی بھائیوں کے بیانات کا لپ لبا ہے کہ ”خصوصی مدنی مکالمے کے دوران کئی گلیاں اور بازار اس طرح سونے ہو گئے تھے جس طرح مسلمانوں کے علاقوں میں رمضان المبارک میں افطار کے وقت ہوتے ہیں اور T.V پر گر گھر سے ”خصوصی مدنی مکالمے“ کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ ہوٹلوں، نائی کی دکانوں وغیرہ میں جہاں جہاں T.V سیٹ موجود تھے وہاں عوام ہجوم درہجوم جمع ہو کر مدنی چینل پر مفتی دعوت اسلامی قدس سرہ السامی کی مدنی بہاروں کے نظارے کر رہے تھے۔ ایک اطلاع کے مطابق مدنی چینل پر ”خصوصی مدنی مکالمہ“ سن کر اور مفتی دعوت اسلامی قدس سرہ السامی کی تقریباً ساڑھے تین سال پرانی مبارک لاش کی روح پرور جھلکیاں دیکھ کر ایک غیر مسلم مشرف بہ اسلام ہو گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ نے اس سلسلے میں شب براءت ۱۴۳۰ھ کے مبارک موقع

پرايک تاريخی V.C.D بنام ”مفتی دعوتِ اسلامی کی جب قبر کھلی“ جاری کردی چند ہی روز میں بہت بڑی تعداد میں V.C.Ds فروخت ہو گئیں۔

جہیں میلی نہیں ہوتی دَسَں میلا نہیں ہوتا

غلامانِ محمد کا کفن میلا نہیں ہوتا

اللہ ربُّ الْعَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت

ہو، اَمین بِجَاہِ النَّبِيِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہ تعالیٰ عَلَی مُحَمَّد

قبر میں میت کے ساتھ تبرکات رکھنے

جب کسی اسلامی بھائی یا اسلامی بہن کا انتقال ہو جائے تو تدفین کے وقت

کچھ نہ کچھ تبرکات میت کے ساتھ رکھ دیجئے، اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ یہ عمل میت کے لئے

سکون و اطمینان اور نکیرین کے سوالات کے جواب دینے میں مددگار ثابت ہوگا۔

حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہ تعالیٰ عنہ کی وصیت

حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے انتقال کے وقت

وصیت فرمائی: ”ایک دن حضور اقدس صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم حاجت کے لئے

تشریف لے گئے۔ میں لوٹا لے کر ہمراہ رکاب سعادت مآب ہوا۔ حضور پر نور صَلَّی

اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اپنا پہنا ہوا ایک کُرتا مجھے بطور انعام عطا فرمایا، وہ کُرتا میں

نے آج کے لئے سنبھال رکھا تھا۔ اور ایک روز حضور پر نور صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے

ناخن و مُوئے مبارک تراشے، وہ میں نے لے کر اس دن کے لئے سنبھال رکھے تھے، جب میں مرجاؤں تو قمیص سرپا تقدیس کو میرے کفن میں رکھنا اور موئے مبارک و ناخن ہائے مقدسہ کو میرے منہ اور آنکھوں اور پیشانی وغیرہ مواضع بُجود پر رکھ دینا۔“

(الاستیعاب فی معرفة الاصحاح، ترجمہ معاویہ بن سفیان، ج ۳، ص ۳۷۴)

تَبَرُّکَاتِ رَکھنے کا طریقہ

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: ”شجرہ طیبہ (اور دیگر تبرکات) قبر میں طاق بنا کر رکھیں خواہ سرہانے کہ نکیرین پابینتی کی طرف سے آتے ہیں اُن کے پیش نظر ہو، خواہ جانبِ قبلہ کہ میت کے پیش رو (یعنی سامنے) رہے اور اس کے سکون و اطمینان و اعانتِ جواب کا باعث ہو۔“

(فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۳۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قبر پر تلقین کا طریقہ

حدیث میں ہے حضور سید عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: جب تمہارے کسی مسلمان بھائی کا انتقال ہو اور اس کی قبر پر مٹی برابر کر چکو تو تم میں سے ایک شخص اس کی قبر کے سرہانے کھڑا ہو کر کہے: یَا فُلَانُ ابْنَ فُلَانَةٍ کہ وہ سُنے گا اور جواب نہ دے گا۔ پھر کہے: یَا فُلَانُ ابْنَ فُلَانَةٍ وہ سیدھا ہو کر بیٹھ جائے گا، پھر کہے: یَا فُلَانُ ابْنَ فُلَانَةٍ کہ وہ کہے گا: ہمیں ارشاد کر، اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے۔ مگر

تمہیں اس کے کہنے کی خبر نہیں ہوتی۔ پھر کہے: اُذْکُرْ (اُذْکُرِی) مَا خَرَجْتَ (خَرَجْتَ) عَلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا شَهَادَةً اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمْ وَاَنْتَکَ رَضِیْتَ (اَنْتَکَ رَضِیْتَ) بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمْ نَبِیًّا وَبِالْقُرْآنِ اِمَامًا“ نکیرین ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر کہیں گے: چلو ہم اس کے پاس کیا بیٹھیں جسے لوگ اس کی حجت سکھا چکے۔ اس پر کسی نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! اگر اس کی ماں کا نام معلوم نہ ہو، فرمایا: تو وہ اکی طرف نسبت کرے۔“

(المعجم الكبير للطبرانی ج ۸، حدیث ۷۹۷۹، ص ۲۵۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قبر پر اذان دیجئے

مٹی برابر کرنے کے بعد قبر پر اذان دیجئے مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: ”یہ وقت امتحان قبر کا ہے، اذان میں نکیرین کے سارے سوالات کے جوابات کی تلقین بھی ہے اور اس سے میت کے دل کو تسکین بھی ہوگی اور شیاطین کا دفعیہ بھی ہوگا اور اگر قبر میں آگ ہے تو اس کی برکت سے بجھادی جائے گی، اسی لئے پیدائش کے وقت بچے کے کان میں، دل کی گھبراہٹ، آگ لگنے، جنات کے غلبے وغیرہ پر اذان سنت ہے۔“ (مرآة المناجیح، ج ۲، ص ۴۴۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کفن کیلئے تین انمول تحفے

(۱) جو ہر نماز (یعنی فرض سنتیں وغیرہ پڑھنے) کے بعد عہد نامہ پڑھے، فرشتہ اسے لکھ کر مہر لگا کر قیامت کے لئے اٹھا رکھے، جب اللہ عزوجل اس بندے کو قبر سے اٹھائے، فرشتہ وہ نوشتہ (یعنی دستاویز) ساتھ لائے اور ندا کی جائے: عہد والے کہاں ہیں؟ انہیں وہ عہد نامہ دیا جائے۔ امام حکیم ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسے روایت کر کے فرمایا: ”امام طاووس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وصیت سے یہ عہد نامہ اُن کے کفن میں لکھا گیا۔“ (الدر المنثور، ج ۵، ص ۵۴۲ دار الفکر بیروت) امام فقیہ ابن عجل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسی دعائے عہد نامہ کی نسبت فرمایا، جب یہ عہد نامہ لکھ کر میت کے ساتھ قبر میں رکھ دیں تو اللہ تعالیٰ اُسے سُوَالِ نَکیرِین و عذابِ قبر سے امان دے، عہد نامہ یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ اِنِّیْ اَعْهَدُ اِلَيْكَ فِیْ هَذِهِ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحَدَّكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ فَلَا تُكَلِّبْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ فَاِنَّكَ اِنْ تُكَلِّبْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ تُقَرِّبْنِیْ مِنَ الشَّرِّ وَتُبَاعِدْنِیْ مِنَ الْخَيْرِ وَاِنِّیْ لَا اَتَّقِ اِلَّا بِرَحْمَتِكَ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ لِیْ عَهْدًا عِنْدَكَ تُؤَدِّیْهِ اِلٰی یَوْمِ الْقِيَمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ“ (الدر المنثور، ج ۵، ص ۵۴۲ دار الفکر بیروت)

(۲) جو یہ دعائیت کے کفن میں لکھ لے اللہ عزوجل قیامت تک اس سے عذاب اٹھالے۔ وہ دعایہ ہے: ”اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ یَا عَالِمَ السِّرِّ یَا عَظِيْمَ الْخَطْرِ یَا خَالِقَ

الْبَشَرِ يَا مُؤَمِّعَ الظُّفْرِ يَا مَعْرُوفَ الْأَثْرِ يَا ذَا الطَّوْلِ وَالْمَنْ يَا كَاشِفَ الصَّبْرِ وَالْمَحْنِ
يَا إِلَهَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فَرِّجْ عَنِّي هُمُومِي وَاكْشِفْ عَنِّي غُمُومِي وَصَلِّ اللَّهُمَّ
عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَسَلِّمْ“

(فتاویٰ رضویہ مخرجہ بحوالہ فتاویٰ کبریٰ، ج ۹، ص ۱۱۰ مرکز الاولیاء لاہور)

(۳) جو یہ دُعا کسی پرچہ پر لکھ کر سینہ پر کفن کے نیچے رکھ دے اُسے عذابِ قبر نہ ہو نہ منکر
نکیر نظر آئیں، اور وہ دعا یہ ہے ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ،
لَا شَرِيكَ لَهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ“

(فتاویٰ رضویہ مخرجہ بحوالہ فتاویٰ کبریٰ، ج ۹، ص ۱۰۸ مرکز الاولیاء لاہور)

مَدَنی پھول: بہتر یہ ہے کہ عہد نامہ (بلکہ یہ پرچہ اور شجرہ وغیرہ) میت کے منہ کے
سامنے قبلہ کی جانب (قبر کی اندرونی دیوار میں) طاق کھود کر اس میں رکھیں۔

(بہار شریعت، حصہ ۴، ص ۱۶۴ مکتبہ رضویہ باب المدینہ کراچی)

مَدَنی مشورہ: دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ اور اس کی تمام
شاخوں سے ”کفن کے تین اَمَول تحفے“ کے پرچے ہدیۃً طلب کیجئے، کچھ پرچے
اپنے پاس رکھ لیجئے اور مسلمانوں کی فوٹگی کے مواقع پر پیش کر کے ثواب کمائیے نیز کفن
فروشوں اور تجہیز و تکفین کرنے والے سماجی اداروں کو بھی پیش کیجئے کہ وہ ہر مسلمان
کیلئے کفن کے ساتھ ایک پرچہ فی سبیل اللہ دے دیا کریں۔

ماخذ ومراجع

(۱)	قرآن مجید	کلام باری تعالیٰ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
(۲)	کَتَبُوا الْإِيمَانِ فِي تَرْجَمَةِ الْقُرْآنِ	آنحضرت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
(۳)	الْحَاجُّمُ لَا حُكَّامَ الْقُرْآنِ	ابو عبد اللہ محمد بن احمد الانصاری قرطبی متوفی ۶۷۱ھ	دار الفکر بیروت
(۴)	روح البیان	امام اسماعیل حقی الحنفی متوفی ۱۱۳۷ھ	کوئٹہ
(۵)	خزائن العرفان	سید نعیم الدین مراد آبادی متوفی ۱۳۲۷ھ	ضیاء القرآن کراچی
(۶)	صَحِيحُ الْبُخَارِيِّ	امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
(۷)	صحيح مسلم	امام مسلم بن حجاج بن مسلم القشیری متوفی ۲۶۱ھ	دار ابن حزم بیروت
(۸)	جامع الترمذی	امام ابو نعیم محمد بن عیسیٰ الترمذی متوفی ۲۸۹ھ	دار الفکر بیروت
(۹)	سُنَنِ أَبِي دَاوُدَ	امام ابو داؤد سليمان بن ايعاذ متوفی ۵۵۷ھ	دار احیاء التراث العربی
(۱۰)	الْمُعْجَمُ الْكَبِيرُ	امام سلیمان بن احمد طبرانی متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی
(۱۱)	الْمُعْجَمُ الْأَوْسَطُ	امام سلیمان بن احمد طبرانی متوفی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
(۱۲)	شُعَبُ الْإِيمَانِ	امام احمد بن حنبل متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
(۱۳)	الجامع الصغير	امام عبد الرحمن جلال الدین السیوطی متوفی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
(۱۴)	كَنْزُ الْعَمَالِ	علامہ اعطاء الدین علی بن ابی الصدیق متوفی ۹۷۵ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
(۱۵)	الْمُسْنَدُ لِامَامِ أَحْمَدَ	امام احمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت
(۱۶)	الْمُسْنَدُ لِأَبِي عَالِيٍ الْمَوْصِلِي	شیخ الاسلام ابو علی احمد الموصلی متوفی ۳۰۷ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
(۱۷)	المستدرک على الصحيحين	امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ شیبہ اپوری متوفی ۳۰۵ھ	دار المعرفہ بیروت
(۱۸)	مُصَنَّفُ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ	ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی حمزہ الکوفی متوفی ۲۴۵ھ	دار الفکر بیروت
(۱۹)	مَجْمَعُ الزَّوَائِدِ	حافظ نور الدین علی بن ابی بکر عیسیٰ متوفی ۸۰۷ھ	دار الفکر بیروت
(۲۰)	التَّوَهُد	امام احمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت
(۲۱)	جَلِيدُ الْأَوَّلِيَاءِ	امام ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اسفہانی متوفی ۴۲۰ھ	المکتبۃ العصریہ بیروت
(۲۲)	الزَّوْاجِرُ اعتراف الكبائر	امام ابی نعیم ابن حجر مکی متوفی ۹۷۳ھ	دار المدینہ بیروت
(۲۳)	شرح صحيح البخاري لابن بطال	ابو الحسن علی بن خلف بن ابی طالب القرطبی متوفی ۸۵۵ھ	مکتبۃ الرشید عرب شریف
(۲۴)	فيض القدير	علامہ عبد الرؤف المناوی متوفی ۱۰۳۱ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
(۲۵)	مرقاة المفاتيح	علامہ ملا علی قاری متوفی ۱۰۱۴ھ	دار الفکر بیروت
(۲۶)	مرآة المناجیح	مفتی احمد یار خان نعیمی متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن مرکز الایاد و لیاہ لاہور
(۲۷)	تاريخ بغداد	الحافظ احمد بن علی الخطیب متوفی ۴۶۳ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت

- (۲۸) تاریخ دمشق امام ابی القاسم علی ابن عساکر متوفی ۵۷۱ھ دارالفکر بیروت
- (۲۹) تاریخ الخلفاء امام عبدالرحمن جلال الدین السیوطی متوفی ۹۱۱ھ باب المدینہ کراچی
- (۳۰) احیاء العلوم امام محمد غزالی متوفی ۵۰۵ھ دارصادر بیروت
- (۳۱) التَّدْبِیْقَةُ النَّدِیَّةُ علامہ عبدالقنی تلمیسی متوفی ۱۱۴۳ھ پشاور
- (۳۲) تَذْکِرَةُ الْأَوْلِيَاءِ شیخ فرید الدین عطار متوفی ۶۰۶ / ۶۱۶ھ انتشارات تجنید ایران
- (۳۳) مشنوی مولانا روم مولانا جلال الدین رومی متوفی ۶۷۲ھ خدیجہ پبلی کیشنز مرکز الاولیاء لاہور
- (۳۴) حیات اعلیٰ حضرت مولانا ظفر الدین قادری متوفی ۱۳۸۲ھ مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی
- (۳۵) حیات محمد شاہ اعظم حافظ محمد عطاء الرحمن قادری رضافاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور
- (۳۶) جامع العلوم والحکم ڈاکٹر محمد بک اسماعیل متوفی ۷۹۵ھ الفیصلیہ مکتبہ کرمہ
- (۳۷) روحانی حکایات علامہ عبدالصغیٰ اعظمی متوفی ۱۲۰۶ھ مکتبہ غوثیہ باب المدینہ کراچی
- (۳۸) منہاج العابدین امام محمد غزالی متوفی ۵۰۵ھ دارالکتب العلمیہ بیروت
- (۳۹) الرسالة القشیریة امام ابوالقاسم عبدالکریم القشیری متوفی ۳۶۵ھ دارالکتب العلمیہ بیروت
- (۴۰) الابریر علامہ عبدالعزیز الدباغ متوفی ۱۱۳۲ھ
- (۴۱) الْقَوْلُ الْبَدِیعُ علامہ امام حافظ محمد بن عبدالرحمن السبائی متوفی ۹۰۲ھ مؤسسۃ الیران بیروت
- (۴۲) رَدُّ الْمَحْتَارِ علامہ سید محمد امین بن علی متوفی ۱۲۵۲ھ دارالمعرفہ بیروت
- (۴۳) فتاویٰ ہندیہ علامہ ملا نظام الدین متوفی ۱۱۶ھ کونیر
- (۴۴) فتاویٰ رَضَوِیَہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا متوفی ۱۳۳۰ھ رضافاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور
- (۴۵) بہار شریعت صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی متوفی ۱۳۷۶ھ مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی
- (۴۶) ملفوظات اعلیٰ حضرت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی
- (۴۷) کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب علامہ محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی
- (۴۸) غیبت کی تاواکاریاں علامہ محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی
- (۴۹) 101 مدنی پھول علامہ محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی
- (۵۰) وَظِیفَةُ الْکَرِیمَةِ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان ادارہ تحقیقات باب المدینہ کراچی
- (۵۱) فیضانِ سنت علامہ محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی
- (۵۲) ماہنامہ اشرفیہ علمائے اہلسنت مبارک پور یونی انڈیا
- (۳۵) الْمُشْفَرَّاتُ لِلرَّاعِبِ علامہ راغب الاصفہانی متوفی ۲۰۵ھ دارالاشامیہ بیروت

مجلس المدینۃ العلمیۃ کی طرف سے پیش کردہ 201 کتب ورسائل مع عنقریب آنے والی 14 کتب ورسائل

﴿شعبۂ کتب اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت﴾

اردو کتب:

- 1..... المملووظ المعروف بملفوظات اعلیٰ حضرت (مکمل چار حصے) (کل صفحات: 561)
- 2..... کرنی نوٹ کے شرعی احکامات (کِفْلُ الْفَقِيهِ الْفَاهِمِ فِي أَحْكَامِ قِرْطَاسِ الدَّرَاهِمِ) (کل صفحات: 199)
- 3..... فضائل وعار (أَحْسَنُ الْوِغَاءِ لِأَذَابِ الدُّعَاءِ مَعَ ذَيْلِ الْمُدْعَا لِأَحْسَنِ الْوِغَاءِ) (کل صفحات: 326)
- 4..... والدین، زوجین اور ساستہ کے حقوق (الْحَقُوقُ لِبَطْرِحِ الْعُقُوقِ) (کل صفحات: 125)
- 5..... اعلیٰ حضرت سے سوال جواب (إِظْهَارُ الْحَقِّ الْحَقْلِيِّ) (کل صفحات: 100)
- 6..... ایمان کی پہچان (حاشیہ تمہید ایمان) (کل صفحات: 74)
- 7..... ثبوت ہلال کے طریقے (طُرُقُ اثْبَاتِ هِلَالٍ) (کل صفحات: 63)
- 8..... ولایت کا آسان راستہ (تصویر شیخ) (الْيَاقُوتَةُ الْوَاسِطَةُ) (کل صفحات: 60)
- 9..... شریعت و طریقت (مَقَالُ الْعُرَفَاءِ بِإِعْزَازِ شَرْعٍ وَعِلْمَاءِ) (کل صفحات: 57)
- 10..... عیدین میں گلے ملنا کیسا؟ (وَسَّاحُ الْجِدِيدِ فِي تَحْلِيلِ مُعَانَقَةِ الْعِيدِ) (کل صفحات: 55)
- 11..... حقوق العباد کیسے معاف ہوں (اعجب الامداد) (کل صفحات: 47)
- 12..... معاشی ترقی کا راز (حاشیہ و تشریح تدبیر فلاح و نجات و اصلاح) (کل صفحات: 41)
- 13..... راہِ دعا و دعاؤں میں خرچ کرنے کے فضائل (رَأْدُ الْقَحْطِ وَالْوَبَاءِ بِدَعْوَةِ الْحَيَّرَانِ وَمُؤَاسَاةِ الْفُقَرَاءِ) (کل صفحات: 40)
- 14..... اولاد کے حقوق (مشعلۃ الارشاد) (کل صفحات: 31)
- 15..... الوظیفۃ الکریمة (کل صفحات: 46)

عربی کتب:

- 16, 17, 18, 19, 20..... جَدُّ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى رَدِّ الْمُحْتَارِ (المجلد الاول والثاني والثالث والرابع والخامس) (کل صفحات: 483, 650, 713, 672, 570)
- 21..... الزَّوْمَةُ الْقَمَرِيَّةُ (کل صفحات: 93)
- 22..... تَهْمِيدُ الْإِيمَانِ (کل صفحات: 77)
- 23..... كِفْلُ الْفَقِيهِ الْفَاهِمِ (کل صفحات: 74)
- 24..... أَجَلَى الْأَعْلَامِ (کل صفحات: 70)
- 25..... إِقَامَةُ الْيَاسَمَةِ (کل صفحات: 60)
- 26..... الْإِحَاذَاتُ الْمَيْتَةُ (کل صفحات: 62)
- 27..... الْفَضْلُ الْمَوْهَبِيُّ (کل صفحات: 46)
- 28..... التعليق الرضوي على صحيح البخاري (کل صفحات: 458)

عنقریب آنے والی کتب

- 1..... جَدُّ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى رَدِّ الْمُحْتَارِ (المجلد السادس)
- 2..... اولاد کے حقوق کی تفصیل (مشعلۃ الارشاد)

﴿شعبہ تراجم کتب﴾

- 1..... جنہم میں لے جانے والے اعمال (جلداول) (الزواج عن اقرار الکبائر) (کل صفحات: 853)
- 2..... جنت میں لے جانے والے اعمال (الْمُتَجَرُّ الرَّابِعُ فِي ثَوَابِ الْعَمَلِ الصَّالِحِ) (کل صفحات: 743)
- 3..... احیاء العلوم کا خلاصہ (لباب الاحیاء) (کل صفحات: 641)
- 4..... عُيُونُ الْحِكَايَاتِ (مترجم، حصہ اول) (کل صفحات: 412)
- 5..... آنسوؤں کا دریائے بحر الدُمُوعِ (کل صفحات: 300)
- 6..... الدعوة الى الفكر (کل صفحات: 148)
- 7..... نیکوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں (فَرْدُ الْعُيُونِ وَمَنْعُ الْقَلْبِ الْمَحْزُونِ) (کل صفحات: 138)
- 8..... مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے روشن فیصلے (الْبَاهِرُ فِي حُكْمِ النَّبِيِّ بِالْبَاطِنِ وَالظَّاهِرِ) (کل صفحات: 112)
- 9..... راہِ علم (تَعْلِيمُ الْمُتَعَلِّمِ طَرِيقُ التَّعَلُّمِ) (کل صفحات: 102)
- 10..... دنیا سے بے رغبتی اور امیدوں کی کمی (الرُّهْلُو قُصْرُ الْأَمَلِ) (کل صفحات: 85)
- 11..... حسن اخلاق (مَكَارِمُ الْأَخْلَاقِ) (کل صفحات: 74)
- 12..... بیہ کوفہ صحت (أَيُّهَا الْوَلَدُ) (کل صفحات: 64)
- 13..... شاہراہ اولیاء (مِنْهَاجُ الْعَارِفِينَ) (کل صفحات: 36)
- 14..... سایہ عرش کس کس کو ملے گا...؟ (تَمْهِيدُ الْفَرُشِ فِي الْحَصَالِ الْمُوجِبَةِ لِظِلِّ الْعَرْشِ) (کل صفحات: 28)
- 15..... حکایتیں اور نصیحتیں (الروض الفائق) (کل صفحات: 649)
- 16..... آداب دین (الأدب فی الدین) (کل صفحات: 63)
- 17..... عیون الحکایات (مترجم، حصہ دوم) (کل صفحات: 413)
- 18..... امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وصیتیں (وصایا امام اعظم) (کل صفحات: 46)
- 19..... نیکی کی دعوت کے فضائل (الامر بالمعروف ونہی عن المنکر) (کل صفحات: 98)
- 20..... نصیحتوں کے مدنی پھول بوسیلہ احادیث رسول (المواعظ فی الاحادیث القدسیہ) (کل صفحات: 54)
- 21..... اچھے برے عمل (رسالة المذاكرة) (کل صفحات: 120)
- 22..... اصلاح اعمال جلد اول (الْحَدِيقَةُ النَّبْدِيَّةُ شَرْحُ طَرِيقَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ) (کل صفحات: 866)
- 23..... شکر کے فضائل (الشُّكْرُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ) (کل صفحات: 122)

عنقریب آنے والی کتب

- 1..... راہِ نجات و ہمہ گات جلد دوم (الحديقة الندية)
- 2..... حلیۃ الاولیاء (مترجم، جلد 1)

﴿شعبہ درسی کتب﴾

- 1..... اتقان الفراسة شرح دیوان الحماسہ (کل صفحات: 325)
- 2..... نصاب الصرف (کل صفحات: 343)

- 3..... اصول الشاشی مع احسن الحواشی (کل صفحات: 299) 4: نحو میرمع حاشیہ نحو منیر (کل صفحات: 203)
- 5..... دروس البلاغة مع شمس البراعة (کل صفحات: 241) 6..... خاصیات ابواب (کل صفحات: 141)
- 7..... مراح الارواح مع حاشیہ قضیاء الاصباح (کل صفحات: 241) 8..... نصاب التجوید (کل صفحات: 79)
- 9..... نزهة النظر شرح نخبة الفكر (کل صفحات: 280) 10..... صرف بهائی مع حاشیہ صرف بنائی (کل صفحات: 55)
- 11..... عنایة النحو فی شرح هداية النحو (کل صفحات: 175) 12..... تعریفات نحویہ (کل صفحات: 45)
- 13..... الفرح الكامل علی شرح مئة عامل (کل صفحات: 158) 14..... شرح مئة عامل (کل صفحات: 44)
- 15..... الاربعین النوویة فی الأحادیث النبویة (کل صفحات: 155) 16..... المحادثة العربیة (کل صفحات: 101)
- 17..... نصاب النحو (کل صفحات: 288) 18..... نصاب المنطق (کل صفحات: 168)
- 19..... مقدمة الشيخ مع التحفة المرضیة (کل صفحات: 119) 20..... تلخیص اصول الشاشی (کل صفحات: 144)
- 21..... نورا الیضاح مع حاشیة النورو الضیاء (کل صفحات: 392)
- 22..... نصاب اصول حدیث (کل صفحات: 95)
- 23..... شرح العقائد مع حاشیة جمع الفرائد (کل صفحات: 384)

عنقریب آنے والی کتب

- 1..... قصیدہ بردہ مع شرح خریوتی 2..... انوار الحدیث (مع تحریر و تحقیق) 3..... نصاب الادب

شعبہ تخریج

- 1..... بہار شریعت، جلد اول (حصہ اول تا ششم، کل صفحات: 1360) 2..... جنتی زیور (کل صفحات: 679)
- 3..... عجائب القرآن مع غرائب القرآن (کل صفحات: 422) 4..... بہار شریعت (سولہواں حصہ، کل صفحات: 312)
- 5..... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم (کل صفحات: 274)
- 6..... علم القرآن (کل صفحات: 244) 7..... جہنم کے خطرات (کل صفحات: 207)
- 8..... اسلامی زندگی (کل صفحات: 170) 9..... تحقیقات (کل صفحات: 142)
- 10..... اربعین حنفیہ (کل صفحات: 112) 11..... آئینہ قیامت (کل صفحات: 108)
- 12..... اخلاق الصالحین (کل صفحات: 78) 13..... کتاب العقائد (کل صفحات: 64)
- 14..... اُہمات المؤمنین (کل صفحات: 59) 15..... اچھے ماحول کی برکتیں (کل صفحات: 56)
- 16..... حق و باطل کا فرق (کل صفحات: 50) 17..... فتاوی اہل سنت (سات حصے)
- 24..... بہشت کی کنیاں (کل صفحات: 249) 25..... سیرت مصطفیٰ (کل صفحات: 875)
- 26..... بہار شریعت حصہ ۷ (کل صفحات: 133) 27..... بہار شریعت حصہ ۸ (کل صفحات: 206)
- 28..... کرامات صحابہ علیہم السلام (کل صفحات: 346) 29..... سوانح نجر بلا (کل صفحات: 192)

- 30..... بہار شریعت حصہ ۹ (کل صفحات: 218)
 32..... بہار شریعت حصہ ۱۱ (کل صفحات: 280)
 34..... منتخب حدیثیں (246)
 36..... بہار شریعت جلد دوم (2) (کل صفحات: 1304)
 38..... بہار شریعت حصہ ۱۵ (کل صفحات: 219)
 40..... آئینہ عبرت
- 31..... بہار شریعت حصہ ۱۰ (کل صفحات: 169)
 33..... بہار شریعت حصہ ۱۲ (کل صفحات: 222)
 35..... بہار شریعت حصہ ۱۳ (کل صفحات: 201)
 37..... بہار شریعت حصہ ۱۴ (کل صفحات: 243)
 39..... گلدستہ عقائد و اعمال (کل صفحات: 244)

عنقریب آنے والی کتب

- 1..... بہار شریعت حصہ ۱۳، ۱۴..... معمولات الابرار..... 3..... جواہر الحدیث

﴿شعبہ اصلاحی کتب﴾

- 1..... ضیائے صدقات (کل صفحات: 408)
 3..... دینائے جہل برائے مدنی قافلہ (کل صفحات: 255)
 5..... نصاب مدنی قافلہ (کل صفحات: 196)
 7..... فکر مدینہ (کل صفحات: 164)
 9..... جنت کی دو چابیاں (کل صفحات: 152)
 11..... فیضانِ چہل احادیث (کل صفحات: 120)
 13..... مفتی دعوتِ اسلامی (کل صفحات: 96)
 15..... احادیثِ مبارکہ کے انوار (کل صفحات: 66)
 17..... آیات قرآنی کے انوار (کل صفحات: 62)
 19..... کامیاب استاذ کون؟ (کل صفحات: 43)
 21..... تنگ دستی کے اسباب (کل صفحات: 33)
 23..... امتحان کی تیاری کیسے کریں؟ (کل صفحات: 32)
 25..... فیضانِ زکوٰۃ (کل صفحات: 150)
 27..... عشر کے احکام (کل صفحات: 48)
 29..... نور کا کھلونا (کل صفحات: 32)
 31..... قومِ پختا اور امیرِ اہلسنت (کل صفحات: 262)
 33..... تعارفِ امیرِ اہلسنت (کل صفحات: 100)
- 2..... فیضانِ احیاء العلوم (کل صفحات: 325)
 4..... انفرادی کوشش (کل صفحات: 200)
 6..... تربیتِ اولاد (کل صفحات: 187)
 8..... خوفِ خدا عز و جل (کل صفحات: 160)
 10..... توبہ کی روایات و حکایات (کل صفحات: 124)
 12..... نبوتِ پاک رضی اللہ عنہ کے حالات (کل صفحات: 106)
 14..... 40 فرامینِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم (کل صفحات: 87)
 16..... کامیاب طالب علم کون؟ (کل صفحات: تقریباً 63)
 18..... بدگمانی (کل صفحات: 57)
 20..... نماز میں اترے کے مسائل (کل صفحات: 39)
 22..... ٹی وی اور مودی (کل صفحات: 32)
 24..... طلاق کے آسان مسائل (کل صفحات: 30)
 26..... ریا کاری (کل صفحات: 170)
 28..... اعلیٰ حضرت کی انفرادی کوششیں (کل صفحات: 49)
 30..... تکبر (کل صفحات: 97)
 32..... شرح شجرہ قادریہ (کل صفحات: 215)

﴿شعبہ امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ﴾

- 1..... آدابِ مرشدِ کامل (مکمل پانچ حصے) (کل صفحات: 275)
 3..... دعوتِ اسلامی کی مدنی بہادریں (کل صفحات: 220)
 2..... معذور بچی بلفو کیسے بنی؟ (کل صفحات: 32)
 4..... مدینے کا مسافر (کل صفحات: 32)

- 5..... فیضانِ امیرِ اہلسنت (کل صفحات: 101)
- 7..... گوگامبلغ (کل صفحات: 55)
- 9..... تذکرہ امیرِ اہلسنت قسط (2) (کل صفحات: 48)
- 11..... غافلِ روزی (کل صفحات: 36)
- 13..... کریمین مسلمان ہو گیا (کل صفحات: 32)
- 15..... ساس بہو میں صلح کا راز (کل صفحات: 32)
- 17..... بد نصیب دوہا (کل صفحات: 32)
- 19..... حیرت انگیز حادثہ (کل صفحات: 32)
- 21..... قبرستان کی چڑیل (کل صفحات: 24)
- 23..... 25 کریمین قیدیوں اور پارٹی کا قبولِ اسلام (کل صفحات: 33)
- 25..... کریمین کا قبولِ اسلام (کل صفحات: 32)
- 27..... سرکارِ سلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا پیغامِ عطا کر کے نام (کل صفحات: 49)
- 29..... نو مسلم کی درو بھری داستان (کل صفحات: 32)
- 31..... تذکرہ امیرِ اہلسنت قسط 4 (کل صفحات: 49)
- 33..... کفن کی سلامتی (کل صفحات: 33)
- 35..... وضو کے بارے میں دوسے اور ان کا علاج (کل صفحات: 48)
- 36..... پانی کے بارے میں اہم معلومات (کل صفحات: 48)
- 38..... کفن کی سلامتی (کل صفحات: 33)
- 40..... مخالفتِ محبت میں کیسے بدلے؟ (کل صفحات: 33)
- 42..... اصلاحِ کاراز (مدنی چینل کی بہاریں حصہ دوم) (کل صفحات: 32)
- 44..... شرابی، مؤذن کیسے بنا؟ (کل صفحات: 48)
- 46..... نادان عاشق (کل صفحات: 32)
- 48..... بابرکتِ روثی (کل صفحات: 32)
- 50..... خوش نصیبی کی کرینس (کل صفحات: 32)
- 52..... ناکام عاشق (کل صفحات: 32)
- 54..... میوزیکل شو کا متوالا (کل صفحات: 32)
- 6..... بے قصور کی مدد (کل صفحات: 32)
- 8..... تذکرہ امیرِ اہلسنت قسط (1) (کل صفحات: 49)
- 10..... قبر کھل گئی (کل صفحات: 48)
- 12..... میں نے مدنی برقع کیوں پہنا؟ (کل صفحات: 33)
- 14..... ہیر و منجی کی توبہ (کل صفحات: 32)
- 16..... مردہ بول اٹھا (کل صفحات: 32)
- 18..... عطاری جن کا غسل میت (کل صفحات: 24)
- 20..... دعوتِ اسلامی کی جیل خانہ جات میں خدمات
- 22..... تذکرہ امیرِ اہلسنت قسط سوم (سنت نکاح)
- 24..... فلمی اداکار کی توبہ (کل صفحات: 32)
- 26..... جنوں کی دنیا (کل صفحات: 32)
- 28..... صلوة و سلام کی عا شقہ (کل صفحات: 33)
- 30..... شرابی کی توبہ (کل صفحات: 32)
- 32..... خوفناک داستانوں والا پچ (کل صفحات: 32)
- 34..... مقدس تحریرات کے ادب کے بارے میں سوال جواب
- 35..... بجا بد آواز سے ذکر کرنے میں حکمت (کل صفحات: 48)
- 37..... گمشدہ دوہا (کل صفحات: 33)
- 39..... ماڈرن نوجوان کی توبہ (کل صفحات: 32)
- 41..... چل مدینہ کی سعادت مل گئی (کل صفحات: 32)
- 43..... اغوا شدہ بچوں کی واپسی (کل صفحات: 32)
- 45..... بدکردار کی توبہ (کل صفحات: 32)
- 47..... میں نیک کیسے بنا؟ (کل صفحات: 32)
- 49..... ولی سے نسبت کی برکت (کل صفحات: 32)
- 51..... نورانی چہرے والے بزرگ (کل صفحات: 32)
- 53..... آنکھوں کا تارا (کل صفحات: 32)

عنقریب آنے والے رسائل

- 1..... V.C.D کی مدنی بہاریں قسط 3 (کشتہ ڈرائیور کیسے مسلمان ہوا؟)
- 2..... اولیائے کرام کے بارے میں سوال جواب
- 3..... دعوتِ اسلامی اصلاحِ امت کی تحریک

سُنَّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مدنی التجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں بہ بیتِ ثواب سنّتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مدنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیں، اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے گلو ہننے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اصلاح کی کوشش کے لیے ”مدنی انعامات“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ”مدنی قافلوں“ میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ



مکتبہ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: شہید مسجد، کھارادر۔ فون: 021-34250168
- لاہور: داتا دار مارکیٹ، گنج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- سرمد آباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
- کشمیر: چوک شہیدان میر پور۔ فون: 058274-37212
- حیدر آباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- ملتان: نزدیکی والی مسجد، اندرون بوہڑ گٹ۔ فون: 061-4511192
- گجرات: میلاد (خاور) چوک نزد لاری ڈال۔ فون: 053-3021911
- راولپنڈی: فضل داد پلازہ، کھلی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
- پشاور: فیضانِ مدینہ، گیگ برک نمبر ۹، انور اسٹریٹ، صدر۔
- خان پور: ڈرائی چوک، نہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
- نواب شاہ: چکرا بازار، نزد MCB۔ فون: 0244-362145
- سکسر: فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ۔ فون: 071-5619195
- گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ، شورو پورہ، گوجرانوالہ۔ فون: 055-4225653
- گزار طیب (مرگودھا): نیپا مارکیٹ، باغیچہ، جامع مسجد، جامعہ علی شاہ۔ فون: 048-6007128

مکتبہ المدینہ
(دعوتِ اسلامی)
MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
فون: 021-34921389-93 Ext: 1284

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net